عمران سیریز
ڈارک نائٹ
محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام
ظہیر احمد
ماورائی نمبر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ——— محمد یوسف قریشی
اہتمام ——— محمد بلال قریشی
قانونی مشیران ——— غلام مصطفےٰ قریشی ملتان
——— ملک محمد اشرف لاہور
طابع ——— پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ——— -/40 روپے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

سرراہ

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا مادورائی ناول "ڈارک نائٹ" ملاحظہ فرمائیں۔ گزشتہ ناول "کرائم سٹی" میں اس ناول کے بارے میں جو باتیں میں نے لکھی تھیں ان کے رزلٹ کا وقت آ گیا ہے۔ یقیناً آپ اسے پڑھنے کے لیے بہت بے چین ہوں گے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط ملاحظہ فرمائیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کچھ کم نہیں۔

شیخوپورہ سے رضیہ علی نواز لکھتے ہیں "مجھے آپ سے سخت شکایت ہے۔ آپ وہی خط شائع کرتے ہیں جس میں آپ کی تعریف کی جائے۔ تنقید والا خط آپ ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں۔ میں نے آٹھ دس خط آپ کو لکھے لیکن آپ نے میرا ایک بھی خط شائع نہیں کیا۔ گزشتہ خط میں میں نے آپ سے کہا تھا کہ اگر آپ نے میرا یہ خط شائع نہیں کیا تو میں آئندہ آپ کو کبھی خط نہیں لکھوں گا۔ پھر میں نے سوچا کہ آپ کو ایک چانس اور دے دوں اور میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرا یہ خط ضرور شائع کریں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آپ ظہیر احمد کے ناول اتنے اچھے کیسے بنا لیتے ہیں حالانکہ میں نے ظہیر احمد کے ناول پڑھنے چھوڑ دیئے ہیں۔ اب صرف آپ کے شائع کردہ ناول پڑھتا ہوں۔"

محترم رضیہ علی نواز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

شکریہ۔ ہماری پہلے دن سے یہ کوشش ہے کہ خوب سے خوب تر ناول شائع کئے جائیں۔ ہم اپنے ناولوں کو ہر لحاظ سے بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ جو کام محنت، لگن اور خلوص نیت سے کیا جائے اس میں اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو جاتی ہے اور ہم ایسے خط شائع کرتے ہیں جن میں مقصدیت ہو، محض تعریفیں نہ ہوں مگر کیا کریں ہر خط میں تعریف ہی تعریف ہوتی ہے۔ آپ اپنے خط کو دیکھ لیں آپ نے بھی تعریف ہی کی ہے جبکہ ہم کہانی کے بارے میں آپ کی رائے جاننا چاہتے ہیں۔ آپ ہمارے شائع کردہ مظہر کلیم ایم اے، فاروق سلیم، ظہیر احمد اور صلاح الدین اتفاقی صاحبان میں سے کسی رائٹر کا کوئی بھی ناول پڑھ لیں۔ آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔ اب اگلے ماہ تک کے لئے اجازت دیجئے۔

والسلام

یوسف قریشی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

آدھی رات کا وقت تھا۔ ان دنوں دارالحکومت شدید سردی کی لپیٹ میں تھا۔ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی ایک درجہ نیچے جا رہا تھا جس سے شہر دھند کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا۔ دھند کے سفید بادل گلیوں، بازاروں میں چکراتے نظر آ رہے تھے جس سے سٹریٹ پولوں کے بلبوں کی روشنی صرف ان بلبوں تک ہی محدود ہو کر رہ گئی تھی اور تاریکی کا یہ عالم تھا کہ ان دنوں ہاتھ کو ہاتھ بھی سجھائی نہیں دیتا تھا۔

دھند کے بادل ہر شام ہی چھانا شروع ہو جاتے تھے جس سے شہر کی زندگی میں ہر سو خاموشی اور سنسانی سی چھا جاتی تھی۔ شام کے بعد گلیوں اور بازاروں میں انسان تو انسان آوارہ کتے بھی کہیں نظر نہیں آتے تھے اور شہر جیسے ویران اور خاموش قبرستان کا سا ماحول پیش کرنے لگتا تھا۔

شہر سے ہٹ کر تقریباً ساٹھ کلومیٹر کی دوری پر ایک پرانی اور انتہائی

وسیع قبرستان جہاں رات کے وقت آوارہ کتے بھونکتے تھے وہاں تک گہرا سناٹا طاری ہو جاتا تھا۔ ایسے ماحول میں لوگ اپنے گھروں میں گرم لحافوں میں گھس کر کمروں میں الیکٹرک اور گیس ہیٹر آن کر کے خود کو سردی سے بچانے کا انتظام کرتے تھے۔

عمران بھی سردی کے اس موسم میں گرم لحاف میں گھسا گہری نیند سو رہا تھا۔ کمرے میں زیرو پاور کے بلب کے ساتھ ایک الیکٹرک ہیٹر آن تھا جس کی سرخ سرخ روشنی فرش کو بھی تپتا ہوا اور سرخ ظاہر کر رہی تھی۔ کمرے میں لگے دیوار گیر کلاک کی سوئیاں ٹک ٹک کر رہی تھیں جو اس خاموش اور پرسکون ماحول میں واضح طور پر سنائی دے رہی تھیں۔

وال کلاک میں دو بجنے میں بارہ سیکنڈ باقی تھے۔ سیکنڈ بتانے والی سوئی ٹک ٹک کرتی ہوئی بارہ کے ہندسے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ پھر جیسے ہی سیکنڈوں والی سوئی بارہ کے ہندسے پر پہنچی اچانک اس کی حرکت رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی نہ صرف لائٹ آف ہو گئی بلکہ الیکٹرک ہیٹر بھی بند ہو گیا۔ الیکٹرک ہیٹر کے ایلیمنٹ جو آگ کی طرح سرخ ہو رہے تھے آہستہ آہستہ ان کی سرخی معدوم ہونے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کمرہ انتہائی تاریکی میں ڈوب گیا۔ جیسے ہی لائٹ آف اور الیکٹرک ہیٹر بند ہوا عمران کی آنکھ کھل گئی۔

''شاید بجلی آف ہو گئی ہے''۔۔۔۔۔ کمرے میں تاریکی دیکھ کر اس کے منہ سے نکلا پھر اس نے کروٹ بدلی اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔ سڑک کی طرف کھلنے والی کھڑکی بند تھی اور اس پر دبیز پردے

لگے ہوئے تھے۔ ویسے بھی ہیٹر اور لحاف سے عمران ابھی خاصی حرارت محسوس کر رہا تھا۔ اس لئے لائٹ اور ہیٹر آف ہونے کا اس نے کوئی نوٹس نہیں لیا تھا۔ دوسری طرف کروٹ بدل کر عمران نے ابھی آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ یکلخت اسے تیز گونج کی آواز سنائی دی۔ ساتھ ہی اس کا بیڈ ہلنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود چیزوں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دینے لگی۔

''اوہ۔ شاید زلزلہ آ رہا ہے''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لرزش معمولی قسم کی تھی مگر کمرے کی چیزیں یوں کھڑکھڑ کر رہی تھیں جیسے کوئی انہیں پکڑ کر ہلا رہا ہو۔ زلزلہ محسوس کرتے ہی عمران کی زبان پر بے اختیار کلمہ طیبہ کا ورد آ گیا۔ جیسے ہی اس نے کلمہ طیبہ کا ورد شروع کیا کمرے میں یکلخت خاموشی چھا گئی اور زمین کی لرزش یکدم تھم گئی۔ عمران اندھیرے میں آنکھیں پھاڑے کلمہ پڑھتا رہا۔ پھر سکون دیکھ کر وہ دوبارہ لیٹ گیا۔ جیسے ہی وہ لیٹا اسی لمحے ایک بار پھر زمین لرزنے لگی اور کمرے کی چیزیں ایک بار پھر کھڑکھڑانا شروع ہو گئیں۔ اس بار زمین کی لرزش پہلے سے قدرے زیادہ تھی۔ عمران ایک بار پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک بار پھر کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد زمین کی لرزش پھر رک گئی اور ماحول یکلخت پرسکون ہو گیا۔

عمران چند لمحے اسی طرح بیٹھا رہا۔ چار پانچ منٹ گزر گئے اور دوبارہ لرزش نہ ہوئی تو اس نے سکون کا سانس لیا اور ایک بار پھر لیٹ گیا۔ مگر اس کے لیٹنے کی دیر تھی کہ اسی لمحے ایک بار پھر گونج سنائی دی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

اور اس کا پلنگ زور زور سے ہلنے لگا۔ کمرے کی چیزوں کی کھڑکھڑاہٹ کی آوازیں پہلے سے زیادہ تیز ہو گئیں اور پھر جیسے شیلفوں پر رکھی ہوئی چیزیں نیچے گرنا شروع ہو گئیں۔ عمران بوکھلا کر فوراً اٹھ بیٹھا۔

”حیرت ہے۔ میرے بیٹھتے ہی زلزلہ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ کہیں یہ زلزلہ میرے ساتھ مذاق تو نہیں کر رہا“ ——— عمران نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا مگر اس بار لرزش میں بے پناہ اضافہ ہو گیا تھا اور اس بار جس طرح عمران کا پلنگ ہچکولے کھا رہا تھا عمران کو صاف لگ رہا تھا کہ اس بار زلزلے کی شدت بہت زیادہ ہے اور اس کے فوراً رکنے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔ عمران فوراً بستر سے اترا اور اندھیرے میں تیزی سے دروازے کی طرف لپکا۔ دروازے کا ہینڈل پکڑتے ہی اس نے دروازہ کھول دیا۔ دوسرے ہی لمحے اسے یوں لگا جیسے زوردار گڑگڑاہٹ سے اس کے کمرے کی دیواریں ٹوٹ رہی ہوں۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ زمین کی لرزش میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور عمران اندھیرے میں فلیٹ کے در و دیوار ہلتے اور ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے صاف محسوس کر رہا تھا۔ عمران کا ذہن تیزی سے سوچنے لگا۔

کچھ سال قبل جس طرح شمالی علاقہ جات میں تباہ کن زلزلہ آیا تھا اور اس زلزلے نے شہروں کے شہر جس طرح تباہ کر دیے تھے۔ عمران کو یہ زلزلہ بھی اسی بڑی ایکٹر اسکیل درجے کا زلزلہ معلوم ہو رہا تھا۔ ایک تو لائٹ گئی ہوئی تھی اور جس طرح فلیٹ میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل ہو رہا تھا عمران سوچے سمجھے بغیر ہی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف

بھاگتا چلا گیا۔ پھر بیرونی دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ فلیٹ سے باہر نکلا اسے اندر چھت گرنے کی تیز آواز سنائی دی۔ خوفناک گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ جیسے عمارت منہدم ہو رہی تھی۔ عمران جھٹکے انداز میں راہداری میں بھاگتا ہوا سڑک کی طرف موجود گیلری کی طرف آیا اور دائیں طرف سیڑھیوں کی طرف بھاگنے لگا۔ مگر اچانک اسے یوں لگا جیسے کسی نے اسے دونوں ہاتھوں میں دبوچ کر پوری قوت سے اوپر اچھال دیا ہو۔ عمران یکبارگی فضا میں بلند ہوا اور پھر وہ گیلری کے اوپر سے ہوتا ہوا سڑک کی طرف گرتا چلا گیا۔

گرتے ہوئے اس نے فوراً اپنے حواس پر قابو پا لیا تھا جیسے ہی وہ نیچے گیا اس نے فوراً اپنے جسم کو گھمایا اور پیراٹروپنگ کے انداز میں قدموں کے بل سڑک پر آ گیا۔ اور پھر جیسے ہی اس کے قدم زمین سے لگے نہ صرف زمین کی لرزش ختم ہو گئی بلکہ گونج اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں بھی یوں رک گئیں جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

سڑک پر قدم رکھتے ہی عمران جھکا اور پھر وہ زمین پر کروٹیں بدلتا ہوا عمارت سے خاصے فاصلے پر آ گیا۔ باہر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی اور باہر آتے ہی سرد ہوا کا جھونکا عمران کے جسم سے ٹکرایا تو ایک لمحے کے لئے جیسے اس کا جسم سنسنا اٹھا۔ اس نے سلیپنگ گاؤن پہن رکھا تھا۔ جس سے بھلا وہ یخ بستہ ہواؤں کو کیسے روک سکتا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ بغلوں میں دبا لئے اور اس کے دانت بجنے لگے۔ وہ اٹھ کر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس طرف دیکھنے لگا جہاں اس کے فلیٹ کی عمارت

ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تھی۔ اب وہاں ایک بار پھر سکون اور خاموشی تھی۔

عمران شدید سردی میں چند لمحے کھڑا اسی طرح دانت بجاتا رہا پھر وہ اچانک بری طرح سے چونک اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں شدید حیرت جاگ اٹھی تھی۔ وہ اندھیرے میں حیرت زدہ انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہاں جس شدت کا خوفناک زلزلہ آیا تھا۔ اس زلزلے کے خوف سے تو لوگوں کی نیندیں حرام ہو جانی چاہئیں تھیں۔ لوگوں کو گھروں کے بجائے باہر ہونا چاہیے تھا اور ہر طرف افراتفری کا عالم اور شور ہونا چاہیے تھا مگر وہاں بدستور خاموشی اور سناٹا تھا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ زلزلہ صرف میرے فلیٹ تک ہی محدود تھا۔ یہاں تو یوں خاموشی چھائی ہوئی ہے جیسے لوگوں کو زلزلے کا علم ہی نہ ہوا ہو۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ اس قدر خوفناک زلزلہ اور لوگ اس طرح پرسکون پڑے سوتے رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ قطعی ناممکن ہے۔'' عمران نے پریشانی اور حیرت کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہاں واقعی گہری خاموشی مسلط تھی۔

کہر نے تاریکی کو اس قدر گہرا کر رکھا تھا کہ عمران کو اپنا جسم بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ سردی کی تیز لہریں اسے اپنے رگ و پے میں سرایت کرتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اور اس کے دانتوں کے بجنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔ اس کے پیروں میں جوتے بھی نہیں تھے۔ یخ بستہ زمین اسے کسی برف کے بلاک کی طرح معلوم ہو رہی تھی۔

''یہاں کوئی ہے۔'' ـــــــ عمران نے اندھیرے میں ادھر ادھر

دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ مگر جواب میں اسے کوئی آواز نہ سنائی دی۔

سردی عمران کے لئے ناقابل برداشت ہو گئی تھی۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر وہ آگے بڑھنے لگا۔ اس نے اندازاً اپنے قدم اپنے فلیٹ کی طرف ہی بڑھائے تھے۔ اس کا فلیٹ جس عمارت میں تھا وہ عمارت اس کے چند قدموں کے فاصلے پر ہونی چاہیے تھی۔ مگر عمران قدم اٹھا رہا تھا اور اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کسی خالی میدان میں چل رہا ہو۔ اس کے ننگے پیروں کے نیچے ابھی تک ایک معمولی کنکری بھی نہیں آئی تھی یا پھر شاید سردی کی شدت سے اس کے پیر ہی سن ہو گئے تھے جس سے اسے اپنے پیروں کے نیچے کسی چیز کا احساس ہی نہیں ہو رہا تھا۔

''حیرت ہے۔ یہ میرا فلیٹ کہاں غائب ہو گیا ہے۔'' ـــــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ نہایت دھیمی رفتار سے آگے بڑھ رہا تھا جہاں اس کے فلیٹ کی طرف جاتی والی سیڑھیاں تھیں۔ وہ اس جگہ سے اپنے خیال کے مطابق کافی آگے بڑھ آیا تھا۔ تاریکی میں اس کی آنکھوں کے گرد دھند کے مرغولے سے تیرتے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ آگے بڑھتا رہا۔ بڑھتا رہا۔ مگر واقعی جیسے وہ کسی وسیع اور سپاٹ میدان میں آ گیا ہو۔ اس نے سلیپنگ گاؤن پہن رکھا تھا اور اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے وہ وہاں معمولی سی بھی روشنی پیدا کر سکتا ہو۔ وہ رکا نہیں تھا۔ مسلسل آگے بڑھ رہا تھا اور جس طرح وہ قدم

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

اٹھا رہا تھا اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ اپنے فلیٹ سے کافی فاصلے پر آ گیا ہے۔

اس کے تمام تر احساسات بیدار تھے۔ اس بات کا اسے قطعی کوئی مغالطہ نہیں تھا کہ وہ کسی غلط سمت میں جا رہا ہے۔ لیکن وہ اگر غلط سمت کی طرف نہیں جا رہا تھا تو پھر اس کا فلیٹ کہاں غائب ہو گیا تھا۔ چند قدم مزید آگے بڑھتے رہنے کے بعد آخر کار وہ رک گیا۔

”نہیں۔ اب مغالطے والی کوئی بات باقی نہیں رہ گئی۔ میں شہر سے دور کسی ویرانے میں ہوں۔ اگر میں اپنے علاقے میں ہوتا اور کسی غلط سمت بھی جا رہا ہوتا تو میرے راستے میں کسی نہ کسی چیز کو تو حائل ہونا ہی چاہیے تھا۔“ ــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے جھک کر زمین کو ہاتھ لگا کر انگلیوں سے چیک کیا اور پھر اسے یقین ہو گیا کہ اس کا اندازہ غلط نہیں ہے۔ اس کے پیروں کے نیچے بھربھری زمین تھی جبکہ وہاں ٹھوس زمین ہونی چاہیے تھی۔ عمران کے فلیٹ کے ارد گرد ایسی کوئی جگہ نہیں تھی جہاں ایسی بھربھری اور کچی زمین ہو۔

”لگتا ہے۔ میں پھر کسی ماورائی چکر میں پھنستا جا رہا ہوں۔“ عمران نے ہونٹ بھینچ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ فلیٹ میں مسلسل زلزلے کے جھٹکے لگنا۔ اس کا فلیٹ سے باہر آنا اور پھر فلیٹ سے باہر آ کر کسی کا اسے اچانک اٹھا کر نیچے پھینک دینا۔ وہاں اس کا اکیلا ہونا پھر ہر طرف تاریکی اور خاموشی کا راج ہونا اور اب خود کو ایک میدانی علاقے میں موجود پانا۔ یہ سب باتیں اس کی کھوپڑی میں چٹخا رہی تھیں اور اس کی چھٹی

حس اس سے چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ وہ ایک بار پھر پراسرار اور ماورائی معاملے میں پھنس گیا ہے۔

”کوئی ہے۔ کوئی ہے یہاں۔“ ــــــ عمران نے پیروں پر گھومتے ہوئے اونچی آواز میں کہا تو اسے اپنی آواز دور دور تک جاتی ہوئی محسوس ہوئی۔ آواز دور دور تک جانے کا مطلب واضح تھا کہ وہ کسی گنجان آباد علاقے میں موجود نہیں ہے اور پھر چند لمحوں بعد عمران کو اپنی آواز کی بازگشت سنائی دی تو اس کی پیشانی پر بے اختیار بل آ گئے۔

”رک کیوں گئے ہو۔ آگے بڑھو۔ ابھی تمہیں بہت دور جانا ہے۔“ اچانک ایک نسوانی اور سریلی آواز سنائی دی تو عمران چونک کر بری طرح سے اچھل پڑا۔ یہ آواز اسے اپنے بالکل سامنے اور قریب سے سنائی دی تھی جیسے کوئی لڑکی بالکل اس کے سامنے کھڑی ہو۔

”تم۔ کون ہو تم۔“ ــــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”کنیز۔“ ــــــ آواز آئی اور عمران کو اپنے جسم میں سنسناہٹ کی لہریں سی اترتی ہوئی معلوم ہونے لگیں۔

”کنیز۔ کیا مطلب۔ کیا یہ تمہارا نام ہے۔“ ــــــ عمران نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اب اسے کوئی شک نہیں رہ گیا تھا کہ وہ لازماً کسی پراسرار اور ماورائی چکر میں پھنس گیا ہے۔ یہ پراسرار اور ماورائی چکر کیا تھا اور اس کے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے لئے یہ ابھی دھاگوں کا ایسا الجھاؤ تھا جس کا کوئی سرا اس کے سامنے نہیں تھا

ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

اور وہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ سرا کہاں تھا اور یہ پراسرار معاملہ کس حد تک الجھا ہوا ہے۔

"تم آگے چلو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ میرا نام کیا ہے۔" ـــــــ وہی آواز سنائی دی۔

"سردی کے مارے میرا جسم اکڑتا جا رہا ہے۔ اگر میں اسی طرح آگے بڑھتا رہا تو مزید چند قدم چل پاؤں گا اور پھر میرا دہیں پتلا بن جائے گا۔ برف کا پتلا۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"برف کا پتلا۔ اوہ نہیں۔ اگر تم برف کے پتلے بن گئے تو تم آگے کیسے بڑھو گے۔ مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں قنقفار تک تمہارے قدموں پر ہی لانا ہے۔" ـــــــ اس آواز نے کہا۔

"قنقفار۔ یہ قنقفار سے تمہاری کیا مراد ہے۔" ـــــــ عمران نے حیران ہو کر کہا۔ ایسا عجیب وغریب نام وہ پہلی مرتبہ سن رہا تھا۔

"قنقفار۔ تم قنقفار کے بارے میں نہیں جانتے۔" ـــــــ لڑکی کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ تم شاید کوئی اور نام لے رہی ہو۔ مگر سردی میں تمہارے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر میرے کانوں تک پہنچ رہے ہیں۔ اسی لئے مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم کوئی بدروح ہو اور اپنی کسی خاص زبان میں مجھ سے باتیں کر رہی ہو۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"بدروح۔ نہیں۔ میں بدروح نہیں ہوں۔" ـــــــ آواز آئی۔

"تو کیا تم کسی بدروح کی نانی ہو۔" ـــــــ عمران نے اپنے

مخصوص لہجے میں کہا۔ اس قدر خوفناک اور پر اسرار ماحول میں بھی اس نے اپنی قوت برداشت اور دلیری کا دامن نہیں چھوڑا تھا۔ اس کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو اس تاریک اور سرد ماحول میں لڑکی کی آواز سنتے ہی وہ خوف سے بے ہوش ہو گیا ہوتا۔ مگر یہ عمران کا ہی حوصلہ تھا جو اس قدر خوفناک ماحول میں بھی اپنے مخصوص انداز میں باتیں کر رہا تھا۔

"بدروح کی نانی۔ یہ بدروح کی نانی کیا ہوتا ہے۔" ـــــــ لڑکی نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہوتا ہے نہیں۔ ہوتی ہے۔" ـــــــ عمران نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"ہوتی ہے۔ مگر کیا ہوتی ہے۔" ـــــــ لڑکی نے جیسے اس سے الجھ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"تمہاری کوئی ماں ہے۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"ماں۔ ہاں۔ میری ماں ہے۔ اس کا نام سیاؤ ہے۔" ـــــــ لڑکی نے کہا۔

"سیاؤ۔ بڑا عجیب وغریب نام ہے۔ پھر تو تمہارا نام چیاؤ ہونا چاہیے۔" ـــــــ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ چیاؤ میری ماں کی ماں کا نام ہے۔ میرا نام شیاؤ ہے۔" لڑکی نے کہا۔

"اوہ۔" ـــــــ عمران کے منہ سے نکلا۔ لڑکی نے جو نام بتائے تھے۔ کم از کم وہ انسانی نام ہرگز نہیں ہو سکتے تھے۔ ایسے عجیب وغریب

محمد مریم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نام اس نے افریقی قبیلوں کے وحشیوں کے بارے میں سنے تھے۔ قدیم افریقی قبیلوں کے وحشی ایسے ہی نام رکھتے تھے۔ لڑکی نے اسے اپنا جو نام بتایا تھا وہ یقینی طور پر کسی افریقی قبیلے کی کسی قدیم لڑکی کا ہی تھا اور وہ لڑکی کم از کم انسان نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن وہ عمران سے مقامی زبان میں بات کر رہی تھی۔ اس کے لفظوں میں کہیں کوئی گڑبڑ یا لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔

''تم خاموش کیوں ہو گئے ہو۔ میرا نام سن کر خوف سے تمہاری زبان گنگ تو نہیں ہو گئی۔'' ـــــــ لڑکی نے کہا۔ اس کا صاف لہجہ سن کر عمران کا ذہن جیسے ہواؤں میں اڑنے لگا۔ اگر لڑکی بدروح تھی اور اس کا تعلق افریقہ کے کسی قدیم قبیلے سے تھا تو وہ اس سے اس طرح مقامی زبان میں بات کیسے کر رہی تھی۔

''دیکھو۔ میڈم شیاؤ۔ یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔ کون ہو تم۔ کہاں سے آئی ہو۔ مجھے کیسے جانتی ہو اور میرے ساتھ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے پیچھے تمہارا مقصد کیا ہے۔'' عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''قفقار تک چلو۔ تمہیں سب کچھ بتا دیا جائے گا۔'' ـــــــ لڑکی نے اسی طرح پرسکون لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ کس قفقار کی بات کر رہی ہو۔ اور وہ کہاں ہے۔'' عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''ابھی یہاں سے خاصا دور ہے۔ تم آگے بڑھو۔ میں تمہاری

راہنمائی کروں گی۔ جب تم وہاں پہنچو گے تو تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ قفقار کیا ہے۔'' ـــــــ اس نے کہا۔

''اور اگر میں آگے نہ جاؤں تو۔'' ـــــــ عمران نے کہا۔

''تم خود کہہ رہے ہو کہ تمہیں شدید سردی لگ رہی ہے۔ اگر آگے بڑھو گے تو تمہارے جسم کی رگوں میں خون گردش کرتا رہے گا اور تمہارا جسم سرد نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم یہیں رکے رہے تو تم سچ مچ اس شدید سردی سے اکڑ جاؤ گے۔'' ـــــــ شیاؤ نے کہا۔

''اکڑ گیا تو تم مجھے اپنے قفقار تک تو نہیں لے جا سکو گی نا۔'' عمران نے طنزیہ لہجہ میں کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں اٹھا کر وہاں تک نہیں لے جا سکتی۔ لیکن اگر تم اکڑ گئے تو پھر مجھے مجبوراً جاسوموں کو یہاں لانا پڑے گا۔ وہ خود ہی تمہیں یہاں سے اٹھا کر لے جائیں گے۔'' ـــــــ شیاؤ نے کہا۔

''جاسوسے۔ اب یہ جاسوسے کون ہیں۔'' ـــــــ عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''اندھیرے کے غلام۔'' ـــــــ شیاؤ نے کہا۔

''تو تم مانتی ہو کہ تمہارا تعلق تاریکی سے ہے۔'' ـــــــ عمران نے جبڑے بھینچ کر کہا۔

''ہاں۔ میں تاریکی کی رانی ہوں۔'' ـــــــ شیاؤ نے کہا۔

''اور تاریکی کا راجہ یقیناً شیطان ہوگا۔'' ـــــــ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''شیطان اعظم تاریکی کے شہنشاہ ہیں احمق انسان۔ تاریکی کا راجہ لاشاما ہے۔ لاشاما''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔

''اور تم اب اس کی ذریت ہو''۔۔۔۔۔ عمران نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے ہنس کر کہا۔ اس کی ہنسی میں عجیب سی کھنک تھی جیسے دور کسی سنسان مندر میں گھنٹیاں سی بج رہی ہوں۔

''اور تم مجھے اپنے تاریکی کے اس راجہ کے پاس لے جا رہی ہو۔ ہے نا''۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ قفقتار میں جاسوسوں کے ساتھ تمہارا انتظار کر رہا ہے''۔ شیاؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ وہ میرا انتظار کیوں کر رہا ہے''۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''اس کا جواب تمہیں آقا خود دیں گے''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہاں تک تو میں اپنی مرضی بلکہ اپنے فلیٹ کی تلاش کی مجبوری سے آیا ہوں۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارا تعلق شیطان سے ہے اور تم مجھے کسی شیطانی معاملے میں پھنسانا چاہتی ہو۔ میں تم پر تمہارے راجہ اور شیطان بدروحوں پر ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ میں آگے نہیں جاؤں گا''۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے وہیں رک گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم۔ ہمارے آقاؤں اور مجھ پر لعنت بھیج رہے ہو۔ تم۔ تم ایک معمولی انسان۔ تمہاری یہ مجال''۔۔۔۔۔ اچانک شیاؤ کی لرزتی ہوئی اور غضبناک آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں ایک بار نہیں ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں بار تم پر لعنت بھیجتا ہوں''۔۔۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا تو اچانک اسے اپنے چاروں طرف سے تیز اور خوفناک غراہٹیں سنائی دینے لگیں۔ یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے عمران کے اردگرد سینکڑوں خونخوار بھیڑیے جمع ہو گئے ہوں اور وہ غرا رہے ہوں۔

''کاش۔ آقا نے مجھے اجازت دی ہوتی''۔۔۔۔۔ اچانک شیاؤ کی غضبناک اور انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

''پھر کیا ہوتا''۔۔۔۔۔ عمران نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

''پھر میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کرتی کہ تمہاری روح تک کانپ اٹھتی''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔

''میرا دماغ خراب مت کرو۔ جاؤ یہاں سے۔ دفع ہو جاؤ۔ میں ابھی تک بے حد شرافت اور بردباری سے کام لے رہا ہوں۔ اگر مجھے غصہ آ گیا تو میں تمہیں یہیں فنا کر دوں گا''۔۔۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم۔ ایک معمولی انسان۔ شیاؤ کو فنا کرو گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ لگتا ہے تم پر میرا خوف غالب آ گیا ہے۔ اسی لئے تم اس قدر بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ بہرحال تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ میرے ساتھ چلو۔ میں

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

تمہیں ہر حال میں قنقتار تک لے جانا چاہتی ہوں۔ وہاں آقا تمہارے ساتھ کیا کرتا ہے کیا نہیں۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔“ ـــــ شیاؤ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ خود کو بڑی مشکلوں سے روک پا رہی ہے ورنہ وہ عمران کے وہیں ٹکڑے اڑا دے گی۔

”میں نہیں جاؤں گا۔ اور نہ ہی تم اور تمہارا شیطان آقا مجھے یہاں سے لے جا سکتا ہے۔“ ـــــ عمران نے کہا۔

”کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔“ ـــــ شیاؤ غرائی۔

”ہاں۔“ ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی کسی خونخوار درندے کی سی کاٹ تھی۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں آقا کے غلام جاسوسوں کو یہاں بلانے کے لئے مجبور ہو گئی ہوں۔ اب وہ خود ہی تمہیں یہاں سے لے جائیں گے۔“ ـــــ شیاؤ کی آواز سنائی دی۔ پھر اچانک عمران نے تیز زناٹے دار آواز سنی۔ تیز ہوا کا جھونکا سا اس سے ٹکرایا اور پھر وہاں یکلخت خاموشی چھا گئی۔

”ہونہہ۔“ ـــــ عمران نے ہنکارا بھرا اور پھر وہ مڑا جیسے وہ واپس جانا چاہتا ہو۔ مگر دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے زمین نے اچانک اس کے پیر پکڑ لئے ہوں۔ اس نے پیر اٹھانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا۔

”اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ میرا پیر زمین سے اٹھ کیوں نہیں رہا۔“

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ زور لگا رہا تھا مگر اس کے پیر جیسے واقعی زمین سے چپک کر رہ گئے تھے۔ سرد ہوا اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھی اور عمران کے جسم پر لرزا سا طاری ہو رہا تھا۔ عمران نے دل ہی دل میں مدد کے لئے اللہ کا نام لینا چاہا مگر دوسرے لمحے جیسے اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ اسے نہ کوئی مقدس نام یاد آ رہا تھا نہ کلام۔

”اوہ۔ لگتا ہے اس شیاؤ نے جاتے جاتے مجھ پر کوئی سحر پھونک دیا ہے۔ نہ مجھے کوئی نام یاد آ رہا ہے نہ کوئی مقدس کلام اور میرے پیر بھی زمین نے پکڑ لئے ہیں۔ اب میں کروں تو کروں کیا۔“ ـــــ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور اپنے شعور اور لاشعور کو کھنگالنے لگا۔ مگر بے سود۔ یوں لگتا تھا جیسے تمام مقدس نام اس کے لاشعور سے بھی مٹ چکے تھے۔ وہ جوں جوں اپنے دماغ پر زور دیتا رہا اسے اپنے دماغ کی رگیں پھولتی اور پھٹتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

”یہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں۔ عجیب پراسرار اور ماورائی چکر میرے ساتھ ہی کیوں شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہ سب کچھ اچانک اور میری نادانستگی میں ہی کیوں ہوتا ہے۔“ ـــــ عمران نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اچانک عمران کو اپنے ارد گرد قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بے شمار انسان چاروں طرف سے اس کی طرف بڑھتے آ رہے ہوں۔ ایک انجانے اور شیطانی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

چکر کے خیال سے عمران کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا۔ اس کے دانت دانتوں سے بجتے ہوئے وہاں عجیب سا بے ہنگم شور پیدا کر رہے تھے۔

''کک۔کون۔''۔۔۔۔۔عمران نے سردی سے کانپتے اور لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ قدموں کی آوازیں اس سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گئی تھیں اور وہاں تیز تیز سانسیں لینے کی آوازیں ابھر رہی تھیں۔ جیسے عمران کے گرد کئی انسان کھڑے ہوں۔ اسی لمحے روشنی سی چمکی اور عمران نے بے اختیار آنکھیں موند لیں۔ تیز روشنی سے اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے چندھیا سی گئیں۔ ساتھ ہی اسے اپنے نتھنوں میں کسی جانور کی بدبودار چربی جلنے کی بو محسوس ہوئی تو اس کے منہ کا زاویہ بگڑ گیا۔ اس نے بے اختیار آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

''تم زیاگو ہو۔''۔۔۔۔۔اچانک عمران نے ایک غراہٹ بھری آواز سنی۔ اس نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو اسے اپنے سامنے آگ کا شعلہ سا جلتا دکھائی دیا۔ زرد اور سرخ سرخ شعلہ جو ایک لکڑی کی مشعل میں جل رہا تھا۔ عمران کی آنکھیں جیسے ہی اس روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ ہر طرف دھند کے بادل تیر رہے تھے اور اس دھند میں آگ کی روشنی انتہائی عجیب اور پراسرار دکھائی دے رہی تھی۔ عمران کے ارد گرد دائرے میں دس سیاہ پوش انسان کھڑے تھے۔ ان انسانوں نے سیاہ رنگ کے لبادے سے پہن رکھے تھے اور ان کے سر بھی ان لبادوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان لبادوں کو سروں پر اس طرح اوڑھا ہوا تھا جس سے ان کے چہرے

بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشعل تھی جبکہ باقی افراد کے ہاتھوں میں بڑی بڑی برچھیوں والے نیزے دکھائی دے رہے تھے۔ دھند ان کے لباسوں سے ٹکرا کر دھوئیں کے مرغولوں کی طرح چکراتی دکھائی دے رہی تھی۔

''زیاگو۔ کون زیاگو۔ میں زیاگو نہیں ہوں۔ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔''۔۔۔۔۔عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہم جاسوے ہیں۔ آقا لاشاما کے غلام۔ ہمیں شیاؤ نے بھیجا ہے۔''۔۔۔۔۔مشعل بردار نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران غور سے اسے دیکھنے لگا۔

''جاسوے۔ لاشاما۔ شیاؤ۔ کیا بکواس ہے۔ میں کسی جاسوے، لاشاما اور شیاؤ کو نہیں جانتا۔ جاؤ یہاں سے دفع ہو جاؤ۔''۔۔۔۔۔عمران نے سر جھٹک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''آقا۔ اس کے پیروں میں شیاؤ کے سیاہ کڑے ہیں۔ شیاؤ نے جس انسان کو زمین سے باندھا تھا یہ وہی ہے۔ آقا نے ہمیں اس کو لینے کے لئے بھیجا ہے۔''۔۔۔۔۔ایک نیزہ بردار نے مشعل بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ واقعی اس کے پیروں میں شیاؤ کے کڑے ہیں۔ ویسے بھی یہاں دور دور تک ہمیں کوئی اور انسان دکھائی نہیں دے رہا۔ یہی زیاگو ہے جسے آقا نے قفقار میں بلایا ہے۔''۔۔۔۔۔مشعل بردار جاسوے نے کہا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''بکو مت۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں ثریا کو نہیں ہوں۔'' عمران نے غصے سے کہا۔

''اس کی بات پر دھیان نہ دو۔ اس کے پیروں سے کڑے کھولو۔ اور لے چلو اسے۔'' ——— مشعل بردار جاسوسے نے کہا تو ایک جاسوسا آگے بڑھا اور اس نے نیزے کی انی جیسے عمران کے پیروں پر چبھو دی۔ عمران کو تیز چبھن کا احساس ہوا۔ دوسرے لمحے اسے اپنے پیروں کی انگلیوں میں خون گردش کرتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اسی لمحے باقی جاسوسوں نے نیزے عمران کے جسم سے لگا دیئے۔

''ہمارے ساتھ چلو۔ ورنہ مارے کے سارے نیزے تمہارے جسم میں اتر جائیں گے۔'' ——— مشعل بردار جاسوسے نے عمران سے مخاطب ہو کر بھیانک لہجے میں کہا۔ عمران واقعی اپنے جسم میں نیزوں کی انیوں کی چبھن محسوس کر رہا تھا۔ مشعل بردار جاسوسے نے جس انداز میں اس سے بات کی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے وہ واقعی اپنی بات پر عمل کر گزرے گا۔ عمران نے ایک بار پھر اپنے ذہن کو ٹٹولا مگر اسے کوئی مقدس نام اور کلام یاد نہیں آ رہا تھا۔ اسی لمحے مشعل بردار مڑا اور اس نے آہستہ آہستہ آگے بڑھنا شروع کر دیا۔

''اگر یہ میرے پیچھے نہ آئے تو اسے ہلاک کر دینا۔'' ——— مشعل بردار جاسوسے نے غرا کر کہا۔ باقی جاسوسے عمران کے عقب میں آ گئے۔ ان کے نیزے بدستور عمران کی کمر اور گردن سے لگے ہوئے تھے۔

''چلو۔ آگے بڑھو۔ ورنہ۔'' ——— ایک جاسوسے نے عمران کی کمر پر نیزے کا دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔ عمران کا دل چاہا کہ وہ بھاگ کر آگے جائے اور سامنے جاتے ہوئے مشعل بردار جاسوسے سے جا ٹکرائے۔ لیکن پھر عمران نے خود کو اپنے اس ارادے سے روک لیا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا۔'' ——— عمران نے جان بوجھ کر ایک جاسوسے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ورنہ۔ ہم یہ نیزے تمہارے جسم میں اتار دیں گے۔'' جاسوسے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے نیزے مارو یا میرے ٹکڑے اڑا دو مگر میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔'' ——— عمران نے اٹل اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کی آواز سن کر آگے جانے والا مشعل بردار جاسوسا یکلخت ٹھٹھک گیا۔

''کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تم ہمارے ساتھ نہیں جاؤ گے۔'' ——— اس مشعل بردار جاسوسے نے پلٹ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ نہیں جاؤں گا۔'' ——— عمران نے ٹھوس انداز میں کہا۔

''کیا تمہیں اپنی زندگی عزیز نہیں ہے۔'' ——— مشعل بردار جاسوسے نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

''اس شدید سردی میں تو واقعی نہیں ہے۔'' ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''آقا۔ ہمیں حکم دیں۔ ہم نیزے اتار دیں اس کے جسم میں۔'' نیزہ بردار جاسوسے نے کہا۔

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

''نہیں ۔ رک جاؤ۔ اسے آقا نے خصوصی طور پر قشقار میں بلایا ہے۔ اگر ہم اسے ساتھ نہ لے گئے تو آقا ہمیں فنا کر دے گا''۔ مشعل بردار جاسوسے نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران کے ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ آ گئی۔

''اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ یہ تو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں رہا۔'' نیزہ بردار جاسوسے نے کہا۔

''اسے دوسرے طریقے سے ہی لے جانا پڑے گا''۔۔۔۔۔۔ مشعل بردار جاسوسے نے کہا۔

''دوسرا طریقہ۔ کیا ہے تمہارا دوسرا طریقہ''۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

''پیچھے ہٹ جاؤ۔ اسے اکیلا چھوڑ دو''۔۔۔۔۔۔ مشعل بردار جاسوسے نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو نیزہ بردار جاسوسے پیچھے ہٹنے لگے۔ جب وہ خاصے فاصلے پر چلے گئے تو مشعل بردار جاسوسا آگے بڑھا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا عمران کے قریب آ گیا۔

''تو تم نہیں جاؤ گے''۔۔۔۔۔۔ مشعل بردار جاسوسے نے عمران کے قریب آ کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں''۔۔۔۔۔۔ عمران نے بھی غرا کر کہا۔ اسی لمحے اس نے مشعل آگے کر دی۔ مشعل کا شعلہ سا بھڑکا اور عمران یکلخت بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ مگر دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنی

آنکھوں پر رکھ لئے مگر پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے تمام احساسات فنا ہوتے جا رہے ہوں۔ اسے آخری احساس یہی ہوا تھا جیسے اس کا جسم بے جان ہو گیا ہو اور پھر وہ کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح گرتا چلا گیا۔

محمد ندیم
ڈاٹ کام

کافرستان کے انتہائی جنوب میں شاروک نامی ایک گھنا جنگل تھا۔ اس جنگل میں موجود درخت عام درختوں سے کہیں زیادہ اونچے تھے اور ان کے تنے بہت بڑے بڑے تھے جن کی جڑیں دور دور تک زمین پر پھیلی نظر آرہی تھیں۔ اور درخت اوپر سے پھیل کر چھتریوں جیسے بن گئے تھے اور ان چھتری نما درختوں کی شاخیں ایک دوسرے سے الجھ گئی تھیں جس سے یوں لگ رہا تھا کہ سارے جنگل میں ہر طرف ایک بہت بڑا اور چھتری نما درخت ہو۔ جنگل کی زمین خار دار پودوں اور جھاڑیوں سے اٹی ہوئی تھی۔

ان گھنے اور چھتری جیسے درختوں سے دن کی روشنی کسی بھی طرح جنگل میں داخل نہیں ہوسکتی تھی اور تیز روشنی میں بھی اس جنگل میں جیسے اندھیرا ہی چھایا رہتا تھا اور رات کے وقت تو اس جنگل کا منظر انتہائی ہولناک ہوتا تھا۔

خاردار پودوں اور جھاڑیوں کے درمیان البتہ چھوٹے چھوٹے پگڈنڈی نما راستے سے بنے ہوئے تھے۔ اس جنگل میں تاریکی اور خاردار پودوں کی وجہ سے خونخوار درندے تو کجا ایک معمولی خرگوش بھی کہیں دکھائی نہیں دیتا تھا۔ جنگل میں گھنے درختوں پر کبھی چڑیا کا ایک بچہ تک نہیں آیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جنگل میں تاریکی کے ساتھ ہر وقت پرہول سناٹا سا طاری رہتا تھا۔ اس جنگل کی خاموشی کا یہ عالم تھا کہ اگر وہاں ایک کیڑا بھی رینگتا تو اس کے رینگنے کی آواز بھی سنائی دے سکتی تھی۔

جنگل کے وسط میں ایک بڑی سی جھیل تھی۔ جس میں سارا سال ہونے والی بارشوں کا پانی اکٹھا ہوتا رہتا تھا اور وہ پانی اسی طرح پڑا پڑا سوکھتا رہتا تھا۔ جس کے باعث جھیل ایک بڑی اور خوفناک دلدل میں تبدیل ہوچکی تھی۔ اس جنگل میں یہی نہیں ایسی بے شمار دلدلیں تھیں جو اس جھیل سے بھی بڑی تھیں اور اس قدر خطرناک تھیں کہ اگر ان میں ایک بار کوئی گر جاتا تو وہ اس سے بچ کر نکل نہیں سکتا تھا۔

جنگل کے شمالی کنارے پر لکڑی کا ایک بڑا سا کیبن تھا۔ اس کیبن کی لکڑیاں بھی سالخوردہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھیں۔ یہ کیبن بھی چاروں طرف سے درختوں میں گھرا ہوا تھا۔ کیبن کے اندر ایک دیوار پر ایک مشعل جل رہی تھی۔ جس کی سرخ سرخ روشنی کیبن میں پھیلی ہوئی تھی۔ کیبن کی دیواریوں پر مختلف اور بھیانک شیطانی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ کیبن کے درمیانی حصے میں ایک بڑا سا گول چٹان نما پتھر

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پڑا تھا جو اوپر سے بڑے ماہرانہ انداز میں تراش کر مسطح کیا گیا تھا۔ اس چٹان نما پتھر پر ایک دبلا پتلا ہڈیوں کا ڈھانچہ نما انسان بیٹھا تھا۔ اس کے سر اور داڑھی مونچھوں حتیٰ کہ بھنوؤں تک کے بال سفید اور بے تحاشہ بڑھے ہوئے اور الجھے ہوئے تھے۔ اس کا چہرہ جیسے ان بالوں کے پیچھے چھپ سا گیا تھا۔

وہ بوڑھا انسان چٹان پر آلتی پالتی مارے دونوں ہاتھ معافی مانگنے والے انداز میں جوڑے بیٹھا تھا۔ اس کے جسم پر ایک سرخ رنگ کا لنگوٹ کسا ہوا تھا اور اس نے گلے میں عجیب اور بڑی بڑی مالائیں پہن رکھی تھیں۔ جن میں چند مالائیں سیاہ لکڑی سے بنی گول موتیوں نما تھیں۔ ایک مالا میں مختلف جانوروں کی ہڈیاں پروئی ہوئی تھیں اور ایک بڑے سے سیاہ دھاگے میں سکڑی ہوئی تین انسانی کھوپڑیاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ ان کھوپڑیوں میں سے ایک کا رنگ سرخ تھا۔ ایک کا سیاہ اور ایک کھوپڑی نیلے رنگ کی تھی۔

کیبن ہر قسم کے ساز و سامان سے عاری تھا۔ یہاں تک کہ وہاں کوئی پانی کا گھڑا اور کٹورا تک نہیں نظر آ رہا تھا۔ یہ بوڑھا شیطان کا بہت بڑا پجاری شنگورا تھا جو اس ویران، خاموش، پر اسرار اور خوفناک ماحول میں پچھلے کئی سو سالوں سے اسی طرح بیٹھا گیان کرنے میں مصروف تھا۔ اس بوڑھے کی کھال جیسے سوکھ کر اس کی ہڈیوں سے چپک سی گئی تھی۔ چٹان پر بیٹھا وہ کوئی انسانی پتلا سا دکھائی دے رہا تھا۔ ساکت و صامت پتلا جس کے جسم میں سانس لینے کی معمولی سی جنبش

بھی نہیں ہو رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے ہونٹ بھی جیسے چپکے ہوئے تھے۔ اچانک جلتی ہوئی مشعل یکبارگی زور سے بھڑکی اور پھر وہ یکلخت بجھ گئی۔ مشعل کے بجھتے ہی وہاں یکلخت گھپ اندھیرا چھا گیا۔ جیسے ہی مشعل بجھی اچانک کیبن کے ایک کونے سے تیز اور انتہائی لرزہ خیز چیخ سنائی دی۔ یہ چیخ اس قدر تیز، بھیانک اور خوفناک تھی جس سے کیبن کی دیواریں اور زمین تک لرز اٹھی تھی۔

''شنگورا۔''۔۔۔۔۔۔اچانک کمرے میں تیز اور دل ہلا دینے والی چیختی ہوئی آواز ابھری تو بوڑھے شنگورا نے جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے آنکھیں کھولتے ہی کمرے میں جیسے وہ سرخ سرخ چنگاریاں سی سلگ اٹھی تھیں۔

''مم۔مہا۔ مہا شیطان۔ کیا یہ مہا شیطان کی آواز ہے۔'' بوڑھے شنگورا کے منہ سے یکلخت لرزتی ہوئی انتہائی نحیف و نزار سی آواز نکلی۔

''نہیں۔ شنگورا۔ میں مہا شیطان نہیں۔ مہا شیطان کا نائب شاملل ہوں۔ شاملل پجاری۔''۔۔۔۔۔۔چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

''شاملل پجاری۔ کک کیا مطلب۔ تم یہاں کیوں آئے ہو شاملل پجاری۔ میں تو صدیوں سے یہاں بیٹھا مہا شیطان کی پوجا کر رہا ہوں۔ اور میری پوجا یہاں بڑے شیطان کو بلانے کے لئے تھی۔ پھر تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔''۔۔۔۔۔۔بوڑھے شنگورا نے حیرت بھرے اور انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔ جیسے اسے اپنی پوجا کے بھنگ ہونے کا شدید رنج اور غصہ ہو۔

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

”مجھے مہا شیطان نے ہی تمہارے پاس بھیجا ہے شنگورا۔“ ــــــ اس چیختی ہوئی آواز نے کہا۔

”مہا شیطان نے۔ مگر کیوں۔ اگر میری پوجا پوری ہو گئی تھی تو وہ مہا شیطان خود یہاں کیوں نہیں آیا۔“ ــــــ شنگورا نے کہا۔ اس کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔

”تم بھول رہے ہو شنگورا۔ ابھی تمہاری مہا شیطان کو منانے کی پوجا کا وقت پورا نہیں ہوا ہے۔“ ــــــ شامل پجاری نے کہا تو اس کی بات سن کر شنگورا بے اختیار چونک پڑا۔

”کک۔ کیا کہا۔ ابھی میری پوجا پوری نہیں ہوئی۔“ ــــــ شنگورا نے بری طرح سے لرز کر کہا۔

”ہاں شنگورا۔ ابھی تمہاری پوجا پوری ہونے میں دو سو سال باقی ہیں۔“ ــــــ شامل پجاری نے کہا تو اس کی بات سن کر شنگورا بری طرح سے دہل کر رہ گیا۔ اس کے ہڈیوں بھرے جسم میں یکلخت لرزا سا طاری ہو گیا تھا۔

”دو۔ دو سو سال۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو شامل پجاری۔ اگر تم جانتے تھے کہ ابھی میری پوجا پوری نہیں ہوئی اور ابھی مزید دو سو سالوں تک مجھے اسی طرح سے گیان کرنا تھا تو تم نے میری پوجا بھنگ کیوں کی ہے۔ تم نے میرے ساتھ یہ ظلم کیوں کیا ہے۔ تمہاری آواز میں مہا شیطان کی آواز سمجھ بیٹھا تھا۔ یہاں تاریکی دیکھ کر میں تو خوش ہو گیا تھا کہ میری پوجا مکمل ہو گئی ہے۔ یہ تم نے کیا کیا ہے شامل

پجاری۔ کیوں ظلم کیا ہے تم نے مجھ پر۔ بولو۔ تم نے میری صدیوں کی پوجا بھرشٹ کر کے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا ہے۔“ ــــــ شنگورا رو دینے والے انداز میں کہتا چلا گیا۔ اس کا جیسے بس نہ چل رہا ہو ورنہ وہ شامل پجاری کو اس طرح دخل اندازی کرنے پر فنا کر دیتا۔

”کیوں واویلا مچا رہے ہو شنگورا۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ مجھے مہا شیطان نے بھیجا ہے۔ تمہاری پوجا بھرشٹ نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی تمہارا صدیوں کا گیان اکارت گیا ہے۔“ ــــــ شامل پجاری نے سخت لہجے میں کہا۔

”لیکن تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ میری پوجا ابھی پوری نہیں ہوئی اور پوجا مکمل ہونے میں دو سو سال باقی ہیں۔“ ــــــ شنگورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں میں نے یہی کہا ہے۔ تمہارے پوجا کا وقت ختم ہونے میں ابھی مزید دو سو سال باقی ہیں۔ مگر جس طرح تم نے گیان لگا کر مہا شیطان کی پوجا کی ہے۔ اس سے مہا شیطان تم سے بہت خوش ہوا ہے۔ مہا شیطان نے دو سو سال پہلے ہی تمہیں وہ سب کچھ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا جس کے لئے تم اس پراسرار اور ویران جنگل میں رہ کر اس کی پوجا کر رہے تھے۔“ ــــــ شامل پجاری نے کہا تو شنگورا کی آنکھوں کی سرخی اور زیادہ بڑھ گئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم سچ کہہ رہے ہو شامل پجاری۔ کیا واقعی مہا شیطان میری پوجا سے خوش ہے۔“ ــــــ شنگورا نے مسرت بھرے لہجے میں

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں۔ بولو۔ تم کیا چاہتے ہو مہا شیطان سے۔''۔۔۔۔۔ شملل پجاری نے کہا۔

''کیا تم مجھے وہ سب دے سکو گے جس کے لئے میں نے یہاں صدیاں گزاری ہیں۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''ہاں۔ مہا شیطان نے مجھے ساسائی طاقتیں دے کر یہاں بھیجا ہے۔ تم مانگو کیا مانگتے ہو۔ ساسائی طاقت سے تمہاری خواہش فوراً پوری کر دی جائے گی۔''۔۔۔۔۔ شملل پجاری کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ بہت خوب۔ بہت خوب۔ یہ کہہ کر تم نے میرا حوصلہ بڑھا دیا ہے شاملل پجاری کہ مہا شیطان نے تمہیں میری خواہش پوری کرنے کے لئے خاص طور پر تمہیں ساسائی طاقتیں دے کر بھیجا ہے۔'' شنگورا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اپنی خواہش بتاؤ شنگورا۔''۔۔۔۔۔ شاملل پجاری نے تیز اور خوفناک آواز میں کہا۔

''میں جوانی، طاقت، ہزاروں سال کی زندگی اور ساسائی طاقتوں کا مالک بننا چاہتا ہوں۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے ایک ایک لفظ جیسے رک رک کر کہا۔ اس کی بات سن کر وہاں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی۔

''شاملل پجاری۔ کیا تم یہیں ہو۔''۔۔۔۔۔ چند لمحے بعد جب شاملل پجاری نے کوئی جواب نہیں دیا تو شنگورا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں یہیں ہوں۔''۔۔۔۔۔ شملل پجاری کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں انتہائی حیرت، پریشانی اور خوف کا عنصر تھا جیسے وہ شنگورا کی انہونی خواہشات کا سن کر گنگ رہ گیا ہو۔

''بتاؤ۔ کیا تم میری یہ ساری خواہشات پوری کر سکتے ہو۔'' شنگورا نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''ساسائی طاقتوں کو چھوڑ کر میں تمہاری باقی تمام خواہشات پوری کر سکتا ہوں شنگورا۔''۔۔۔۔۔ چند لمحے توقف کے بعد شاملل پجاری کی آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ مجھے ساسائی طاقتیں بھی چاہیے۔ ہر صورت میں۔ ہر حال میں۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے سر جھٹک کر تیز لہجے میں کہا۔

''شنگورا۔ تم ساسائی طاقتوں کے بارے میں کیا جانتے ہو۔'' شاملل پجاری نے سرسراتے ہوئے لہجے میں شنگورا سے پوچھا۔

''ساسائی طاقت، مہا شیطان کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ اس طاقت کے زور سے مہا شیطان ایک لمحے میں تخت کے تخت پلٹ سکتا ہے۔ ایک لمحے میں لاکھوں، کروڑوں ذریات پیدا کر سکتا ہے۔ ساری دنیا کی بدروحوں کو اپنا غلام بنا سکتا ہے۔''۔۔۔۔۔ شنگورا کہتا چلا گیا۔

''یہ سب کام مہا شیطان کرتا ہے۔ کیا تم اس کی جگہ لینا چاہتے ہو۔''۔۔۔۔۔ شاملل پجاری نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں بھلا مہا شیطان کی جگہ کیسے لے سکتا ہوں۔ میں تو بس اس جیسے برابر کی طاقتیں چاہتا ہوں۔''

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

شنگورا نے کہا۔

''شنگورا۔''—— شاملل پجاری نے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

''چلاؤ مت۔ تم مہا شیطان کے نائب ہو۔ مہا شیطان نے تمہیں میری خواہشات پوری کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ بولو۔ کر سکتے ہو میری خواہشات پوری۔''—— شنگورا نے جواباً غرا کر کہا۔

''تم اپنی اوقات سے زیادہ مانگ رہے ہو شنگورا۔''—— شاملل پجاری نے کہا۔

''میں اپنی اوقات جانتا ہوں۔ تم نے خود ہی آ کر میری پوجا بھنگ کی ہے۔ اگر تم نہ آتے تو میں اور دو سو سالوں تک اسی طرح سے پوجا کرتا رہتا۔ پھر مہا شیطان خود یہاں آتا تب بھی میں اس سے یہی مانگتا۔''—— شنگورا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم مہا شیطان کا مہا درجہ پانے کی بات کر رہے ہو شنگورا۔ تمہاری قسمت اچھی ہے کہ یہاں میں آیا ہوں۔ اگر یہاں مہا شیطان خود آتا اور تم اس سے ساسائی طاقتیں مانگتے تو وہ تمہارا اس قدر بھیانک حشر کرتا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔''—— شاملل پجاری نے غصے، نفرت اور انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔

''غلط خیال ہے تمہارا۔ اگر مہا شیطان خود یہاں آتا تو وہ میری خواہشیں ضرور پوری کر دیتا۔''—— شنگورا نے کہا۔

''بہرحال۔ میں تمہیں سب کچھ دے سکتا ہوں۔ مگر ساسائی طاقتیں نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے مجھے جا کر مہا شیطان سے بات کرنی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

پڑے گی۔''—— شاملل پجاری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جاؤ۔ کر لو مہا شیطان سے مشورہ۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔''—— شنگورا نے یوں ہاتھ لہرا کر کہا جیسے مکھی اڑا رہا ہو۔

''جانے سے پہلے میں تمہیں ایک رائے دینا چاہتا ہوں شنگورا۔'' شاملل پجاری نے کہا۔

''بولو۔''—— شنگورا نے بے حد اکھڑ مزاجی سے کہا جیسے مہا شیطان کے نائب کی اس کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہ ہو۔

''تم مہا شیطان سے ساسائی طاقتیں حاصل کرنے کا خیال چھوڑ دو۔ مہا شیطان سب کچھ کر سکتا ہے مگر وہ تمہیں ساسائی طاقتیں کبھی نہیں دے گا۔ کیونکہ اگر اس نے تمہیں ساسائی طاقتیں دے دیں تو وہ خود بے دست و بے پا ہو جائے گا اور اسے کئی صدیوں تک تاریکیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں جانا پڑے گا۔ کیونکہ جب تک ساسائی طاقتیں تمہارے پاس رہیں گی وہ اپنا کوئی شیطانی عمل پورا نہیں کر سکے گا۔'' شاملل پجاری نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اپنا مشورہ اور اپنی رائے اپنے پاس رکھو۔ سمجھے تم۔ جاؤ اور جا کر مہا شیطان سے بات کرو۔ مہا شیطان نے میری خواہشیں پوچھی تھیں۔ اب اگر اس نے تمہیں بھیج کر میری پوجا خود ہی بھنگ کرا دی ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ اسے اب ہر صورت میں میری خواہشات پوری کرنی ہوں گی۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو بھی ساسائی طاقتیں خود بخود مجھے مل جائیں گی اور پھر وہ چند صدیوں کے بجائے ہمیشہ ہمیشہ

کے لئے تاریکیوں میں گم ہو جائے گا۔ تاریکیوں میں ہمیشہ کے لئے گم ہونے سے بہتر ہے کہ وہ خود ہی ساسائی طاقتیں مجھے دے دے۔ اس میں چند صدیوں کے لئے اگر اسے تاریکیوں میں رہنا بھی پڑے تو اس سے اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔"۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

"اوہ۔ تم تو مہا شیطان کے غضب کو للکار رہے ہو۔ کہیں صدیوں سے اس جگہ تنہائی میں مہا شیطان کی پوجا کرتے کرتے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔"۔۔۔۔۔۔ شلمل پجاری کی حیرت زدہ اور لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ میرا دماغ درست حالت میں ہے۔ میں نے جو کہا ہے بالکل ایسا ہی ہوگا۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو جاؤ اور جا کر خود ہی مہا شیطان سے پوچھ لو۔"۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے تمہارے فنا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ مہا شیطان کے غضب کو للکار کر تم نے اپنے تابوت میں آخری کیل ٹھونک لی ہے۔ اب تم اس کے غضب سے نہیں بچ سکو گے۔ وہ تمہیں بے حد بھیانک سزائیں دے گا۔ ایسی بھیانک سزائیں جنہیں سن کر تمہاری نسلیں تک کانپ اٹھیں گی۔"۔۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے کہا۔

"ایسا نہیں ہوگا۔ اب مہا شیطان میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تمہیں وقت سے پہلے یہاں بھیج کر اور میری پوجا بھنگ کرا کر اس نے خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی مار لی ہے۔ جاؤ۔ جاؤ۔ جا کر مہا شیطان سے

بات کرو اور پھر میرے پاس آ جانا۔"۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے تضحیک آمیز لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں غرور ہی غرور بھرا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جانتا ہوں۔ تمہارا انجام کیا ہوتا ہے۔ اب اس کا فیصلہ مہا شیطان خود کرے گا۔"۔۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے نفرت اور انتہائی غضبناک لہجے میں کہا۔ پھر ماحول ایک بار پھر تیز اور کریہہ چیخوں سے گونج اٹھا۔ ساتھ ہی ایک شعلہ سا بھڑکا اور غائب ہو گیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ مہا شیطان۔ اب میں مہا شیطان بنوں گا۔ ساسائی طاقتیں حاصل ہوتے ہی مہا شیطان کی تمام طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور مہا شیطان ہمیشہ کے لئے تاریکیوں میں گم ہو جائے گا۔ ساسائی طاقتیں حاصل کر کے میں ان طاقتوں کو اس قدر پُر اثر بنا دوں گا کہ مہا شیطان کبھی تاریکیوں سے باہر نہیں آ سکے گا اور اس دنیا پر مجھ جیسے شیطان کی حکومت ہو گی۔ مہا شیطان شنگورا کی حکومت۔"۔۔۔۔۔۔ شلمل پجاری کے وہاں سے جاتے ہی شنگورا نے زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا اسی لمحے ایک بار پھر شعلہ چمکا۔ تیز اور خوفناک غراہٹ کی آواز سنائی دی اور کمرہ یکلخت تیز اور لرزہ خیز چیخوں سے تھرا اٹھا۔

"میں آ گیا ہوں شنگورا۔"۔۔۔۔۔۔ شلمل پجاری کی دوبارہ آواز سنائی دی تو شنگورا کے ہونٹوں پر شیطانی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"کیا کہا ہے مہا شیطان نے۔"۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے بے حد دبنگ لہجے میں کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''مہا شیطان کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وقت سے پہلے اس نے مجھے تمہارے پاس بھیج کر اور تمہاری پوجا بھنگ کر کے واقعی اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔''______ شاملل پجاری نے کہا۔ یہ کہتے ہوئے اب اس کی آواز میں وہ گھن گرج، غضبناکی اور نفرت نہیں تھی جو پہلے تھی۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں جانتا تھا۔ مجھے معلوم تھا۔ مہا شیطان یہی کہے گا۔''______ شنگورا نے فاخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

''مہا شیطان نے تمہیں ساسائی طاقتیں نہ دیں تو واقعی وہی کچھ ہو گا جو تم نے مجھے بتایا تھا۔ اب اگر مہا شیطان تمہیں ساسائی طاقتیں دیتا ہے تو اسے کم از کم دس صدیوں تک تمہیں مہا شیطان بنانا پڑے گا اور اسے خود تاریکیوں میں جانا پڑے گا۔ دس صدیوں بعد ساسائی طاقتیں خود بخود مہا شیطان کو واپس مل جائیں گی۔ پھر دس صدیوں بعد وہ تاریکیوں سے نکل کر جب واپس آئے گا تو وہ تمہارا اس قدر بھیانک اور ہولناک حشر کرے گا جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ تم جانتے ہو شنگورا۔ مہا شیطان کے لئے دس صدیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس نے قیامت تک زندہ رہنا ہے۔ مہا شیطان نے مجھے پیغام دے کر بھیجا ہے کہ اگر تم خود ساسائی طاقتیں لینے سے انکار کر دو تو وہ تمہیں اپنا بڑا اور خاص نائب بنانے کو تیار ہے اور تمہیں بے پناہ مراعات دے سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے تمہیں ساسائی طاقتیں لینے کے حق سے دستبردار ہونا پڑے گا۔'' شاملل پجاری نے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہوں۔ پیچھے نہیں ہٹتا۔ اگر مہا شیطان مجھے ساسائی طاقتیں نہیں دینا چاہتا تو ٹھیک ہے۔ میں کالگا کا منتر شروع کر دیتا ہوں۔ کالگا کا جاپ زیادہ سے زیادہ تین دنوں کا ہے۔ اس کے مکمل ہوتے ہی ساسائی طاقتیں خود بخود میرے پاس آ جائیں گی۔ لیکن اس طرح ساسائی طاقتیں کا میرے پاس آنے کا مطلب ہو گا کہ مہا شیطان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریکیوں میں جانا ہو گا۔ پھر وہ مجھ سے دوبارہ ساسائی طاقتیں حاصل نہیں کر سکے گا۔''______ شنگورا نے کہا۔ اس کے لہجے میں واضح دھمکی تھی۔

''اوہ۔ اوہ۔ ایسا مت کرنا۔ تم کالگا کا جاپ نہ کرنا۔ رکو۔ میں جا کر مہا شیطان سے پھر بات کرتا ہوں۔ تم کالگا کا سوچنا بھی مت۔'' شاملل پجاری نے کالگا منتر کا سنتے ہی گھبرا کر کہا۔

''ہاں۔ جا کر بات کر لو۔ کالگا کا جاپ کرنے کا مطلب مہا شیطان کی تباہی ہو گا۔ مکمل تباہی۔ اب میں نے چونکہ کالگا کا نام لے لیا ہے۔ اس لئے مہا شیطان اور اس کی شیطانی ذریات چاہیں بھی تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔ اور مجھے کالگا کا جاپ کرنے میں بھی کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ لیکن یہ جاپ میں اسی صورت میں شروع کر سکتا ہوں اگر مہا شیطان مجھے ساسائی طاقتیں دینے سے قطعی طور پر انکار کر دے۔''______ بوڑھے شنگورا نے بڑے پر اسرار اور خوفناک لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ تم رکو۔ میں ابھی آتا ہوں۔''

محمد ندیم
اردو پوائنٹ
ڈاٹ کام

شلمل پجاری نے پریشانی سے کہا۔ پھر تیز چیخ اور زناٹے دار آواز آئی۔ وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

''ہونہہ۔ کاش۔ مہا شیطان مجھے ساسائی طاقتیں دینے سے انکار کر دے۔ کاش۔ اگر ایسا ہو جائے تو مہا شیطان کی جگہ لینے میں مجھے کوئی مشکل نہیں آئے گی۔ میں مکمل طور پر مہا شیطان بن جاؤں گا اور پھر مہا شیطان کو قیامت تک تاریکیوں میں ہی رہنا پڑے گا۔ کاش ایسا ہو جائے۔ اے کاش۔'' ـــــ شنگورا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے شلمل پجاری واپس آ گیا۔

''میں آ گیا ہوں شنگورا۔'' ـــــ شلمل پجاری کی پھر آواز سنائی دی۔

''جانتا ہوں۔ بولو۔ کیا کہا ہے مہا شیطان نے۔'' ـــــ شنگورا نے اپنے مخصوص دبنگ لہجے میں کہا۔

''مہا شیطان نے تمہیں ساسائی طاقتیں دینے کا اعلان کر دیا ہے۔'' شلمل پجاری نے بجھے بجھے لہجے میں کہا تو اس کا جواب سن کر بوڑھے شنگورا کی آنکھوں کی چمک میں بھی کمی آ گئی جیسے وہ مہا شیطان کے اس فیصلے سے خوش نہ ہوا ہو۔

''اوہ۔ کیا واقعی مہا شیطان مجھے ساسائی طاقتیں دے کر خود تاریکیوں میں جانے کے لئے تیار ہو گیا ہے۔'' ـــــ بوڑھے شنگورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مہا شیطان نے تمہاری پوجا میں رخنہ اندازی کر کے جو غلطی

کی ہے اس کا خمیازہ تو بہرحال اب اسے بھگتنا ہی ہے۔'' ـــــ شلمل پجاری نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اچھا فیصلہ کیا ہے مہا شیطان نے۔ بتاؤ ساسائی طاقتیں مجھے اب کیسے اور کس طرح ملیں گی۔'' ـــــ بوڑھے شنگورا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ساسائی طاقتوں کے لئے تمہیں دو چھوٹی چھوٹی شرطیں پوری کرنا ہوں گی شنگورا۔ ان شرطوں کے پورا ہوتے ہی ساسائی طاقتیں خود بخود تمہارے پاس آ جائیں گی اور تم دس صدیوں کے لیے مہا شیطان بن جاؤ گے۔'' ـــــ شلمل پجاری نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''بتاؤ۔ کیا شرطیں ہیں۔'' ـــــ بوڑھے شنگورا نے کہا۔

''کوئی زیادہ بڑی شرطیں نہیں ہیں۔ پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک صدیوں پرانا قبرستان ہے۔ اس قبرستان کے وسط میں ایک عورت کی صدیوں پرانی قبر ہے۔ اس قبر میں موجود عورت کی ہڈیاں صد سالہ ہونے کے باوجود بالکل صحیح حالت میں ہیں۔ اس عورت کے دائیں ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا دھاگہ بندھا ہوا ہے۔ تمہارا پہلا کام تو یہ ہے کہ اس ڈھانچے کے ہاتھ سے اس دھاگے کو ایک نوجوان کے ذریعے کھلوانا ہے۔ پھر اس دھاگے کو تمہیں اسی نوجوان کے ذریعے اس کی بوڑھی ماں کی دائیں ہاتھ پر بندھوانا ہے۔ جیسے ہی وہ نوجوان اس سیاہ دھاگے کو اپنی مرضی سے قبر میں موجود عورت کے ڈھانچے کے ہاتھ سے کھول کر اپنی بوڑھی ماں کے ہاتھ پر باندھے گا تمہاری دونوں شرطیں

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

پوری ہو جائیں گی اور تمہیں اسی وقت ساسائی طاقتیں مل جائے گی۔'' شاملِ پجاری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو واقعی بے حد معمولی کام ہیں۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ بے حد معمول کام ہیں۔''۔۔۔۔۔ شاملِ پجاری نے جواباً کہا۔ اس کے لہجے میں گہرا طنز اور بے پناہ پراسراریت کا عنصر تھا۔

''وہ لاش کس عورت کی ہے۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے شاملِ پجاری کے لہجے میں طنز اور پراسراریت کو محسوس نہ کرتے ہوئے پوچھا۔

''ایک عام عورت کی لاش ہے۔''۔۔۔۔۔ شاملِ پجاری نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''اور وہ نوجوان کون ہے جو اس سیاہ دھاگے کو قبر سے نکال کر اپنی بوڑھی ماں کے ہاتھ پر باندھے گا۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے بارے میں تمہیں تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔'' شاملِ پجاری نے کہا۔

''تو بتاؤ۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا تو شاملِ پجاری اسے عمران کے بارے میں بتانے لگا۔

''اوہ۔ اگر وہ نوجوان اس قدر قوت ارادی کا مالک ہے اور اس کے ساتھ روشنی کی طاقتیں بھی ہیں تو پھر وہ بھلا اپنی ماں کے ہاتھ پر قبر سے نکلا ہوا وہ سیاہ دھاگہ کیونکر باندھے گا اور تم بتا رہے ہو کہ اس کی بوڑھی ماں بھی بے حد نیک پارسا اور روشنی کی دنیا کے نمائندوں کی

خاص منظور نظر ہے۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے ساری باتیں سن کر حیران لہجے میں کہا۔

''یہ کیسے ہوگا۔ کیوں ہوگا اور اس کے لئے تمہیں کیا کرنا ہے۔ یہ سب سوچنا تمہارا کام ہے شنگورا۔ مہا شیطان سے تم اس کا رتبہ اور اس کی ساری طاقتیں چھین رہے ہو۔ مہا شیطان بھی تمہیں ساسائی طاقتیں دینے کے لئے رضامند ہے۔ گو کہ اس نے تم جیسے چالاک انسان کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی غلطی کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ مگر اسے یہ حق ابھی بھی حاصل ہے کہ وہ تم جیسے انسان کو ساسائی طاقتیں دے کر یہ پرکھ سکے کہ تم واقعی ساسائی طاقتیں حاصل کرنے کا حق رکھتے بھی ہو یا نہیں۔ اس کے لئے اس نے دو چھوٹی چھوٹی شرائط رکھی ہیں۔ جسے پوری کرتے ہی تم مہا شیطان بن جاؤ گے اور مہا شیطان کو دس صدیوں کے لئے ہی سہی گھر تاریکیوں میں جانا ضرور پڑے گا۔ کیا اتنا بڑا اور عظیم رتبہ پانے کے لئے تم یہ دو چھوٹے کام بھی نہیں کر سکتے۔''۔۔۔۔۔ شاملِ پجاری رکے بغیر کہتا چلا گیا۔

''کر سکتا ہوں۔ میرے سامنے یہ کام بے حد معمولی ہیں۔ اگر مہا شیطان میرے سامنے اس سے بھی بڑی شرطیں رکھتا تو میں اسے بھی پوری کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے فوراً کہا۔

''تو پھر۔ شرائط پوری کرو اور پھر کر لو ساسائی طاقتیں حاصل۔'' شاملِ پجاری کی مکروہ مسکراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''کیا یہ شرطیں خود مجھے پوری کرنی ہوں گی یا میں اس کے لئے اپنی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

شیطانی طاقتوں کا بھی استعمال کر سکتا ہوں۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

''جیسے چاہے کرو۔ جو چاہے کرو۔ اس کے لئے مہا شیطان نے تمہیں مکمل طور پر آزادی دے دی ہے۔''۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے کہا۔

''بہت خوب۔ تب تو میں یہ کام چٹکیوں میں کر لوں گا۔''۔۔۔۔۔ شنگورا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ایک بات اور''۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے کہا۔

''وہ کیا''۔۔۔۔۔ شنگورا نے چونک کر پوچھا۔

''اپنے کام کو سرانجام دینے کے لئے مہا شیطان نے تمہیں کھلی چھٹی تو دے دی ہے۔ مگر شیطانی اصولوں کے تحت تمہیں یہ کام زیادہ سے زیادہ چار راتوں میں پورا کرنا ہوگا''۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے کہا۔

''چار راتیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ چار راتوں سے تمہاری کیا مراد ہے''۔۔۔۔۔ شنگورا نے حیران ہو کر کہا۔

''ساسائی طاقتیں تاریکیوں کی طاقتیں ہیں۔ ان طاقتوں کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں چار انتہائی تاریک راتوں کا سہارا لینا پڑے گا۔ دن کی روشنی میں اگر تم اور تمہاری طاقتیں حرکت میں آئیں تو وہ سیاہ دھاگہ جو قبر میں عورت کی لاش کے ہاتھ پر بندھا ہوا ہے۔ اس کا سارا اثر زائل ہو جائے گا۔ اس دھاگے کو رات کی تاریکی میں ہی قبر سے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نکالا جائے گا اور رات کی تاریکی میں ہی وہ نوجوان وہ دھاگہ اپنی ماں کے ہاتھ پر باندھے گا''۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا بات ہوئی۔ رات کی تاریکیوں کا علم تو بے حد عجیب و غریب ہے۔ اور تم نے مجھے چار انتہائی تاریک راتوں کا بتایا ہے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ آنے والی اگلی چاروں راتیں انتہائی تاریک ہوں''۔۔۔۔۔ شنگورا نے برہم ہوتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ آنے والی چار راتیں تمہیں انتہائی تاریک اور سیاہ مل جائیں گی۔ ان دنوں پاکیشیا کا دارلحکومت شدید سردیوں کی لپیٹ میں ہے۔ وہاں سر شام ہی کہرا چھا جاتا ہے جس سے رات کی سیاہی میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ویسے بھی آنے والی چار راتیں چاند کی آخری تاریخوں کی راتیں ہیں''۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ تاریکی اور کہرے میں میرا کام تو بہت آسان ہو جائے گا''۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''ہاں۔ اور یاد رکھو تمہاری آنے والی چار راتوں کی پہلی تاریک رات اب سے چند گھنٹوں بعد شروع ہو جائے گی۔ اس لئے تم جو کرنا چاہتے ہو کر لو۔ اور مجھ سے اگر کچھ پوچھنا چاہو تو وہ بھی پوچھ سکتے ہو''۔۔۔۔۔ شلمل پجاری نے کہا۔

''باقی ساری باتیں تو میں نے سمجھ لی ہیں۔ اب صرف ایک بات اور بتا دو''۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''پوچھو۔''——— شاملی پجاری نے کہا۔

''ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے کہ میں ان معمولی شرطوں کو پورا نہ کر سکوں گا۔ مجھے خود پر اور اپنی شیطانی طاقتوں پر بے پناہ بھروسہ ہے اور میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کام میں پہلی رات میں ہی پورا کر لوں گا۔ کیا ایسی صورت میں ساسائی طاقتیں مجھے آج ہی مل جائیں گی۔''——— شنگورا نے کہا۔

''بالکل۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ جیسے ہی وہ نوجوان اپنی بوڑھی ماں کے دائیں ہاتھ پر وہ سیاہ دھاگہ رکھ کر گرہیں لگائے گا اسی لمحے ساسائی طاقتیں تمہاری ہو جائیں گی۔ یہاں میں تمہیں یہ خوشخبری بھی دیتا چلوں۔ کام پورا ہوتے ہی مہا شیطان خود تمہارے پاس آجائے گا۔ وہ نہ صرف ساسائی طاقتیں تمہارے ہاتھوں میں سونپ دے گا بلکہ اپنا تاج بھی اتار کر تمہارے سر پر رکھ دے گا۔''——— شاملی پجاری نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو میرے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ مہا شیطان خود مجھے ساسائی طاقتیں بھی دے گا اور اپنا تاج بھی میرے سر پر رکھ دے گا۔''——— شنگورا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''اب میں جا رہا ہوں۔ یاد رہے۔ تمہارے پاس صرف چار راتیں ہیں۔ اگر ان چار راتوں میں تم نے اپنا کام پورا نہیں کیا تو مہا شیطان......''——— شاملی پجاری یکلخت کہتے کہتے رک گیا جیسے وہ نادانستگی میں کوئی بات کہنے جا رہا ہو اور اسے فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو

گیا ہو۔

''تو مہا شیطان کیا۔ تم خاموش کیوں ہو گئے ہو شاملی پجاری۔ میری ناکامی کی صورت میں مہا شیطان کیا کرے گا۔''——— شنگورا نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

''اس کا فیصلہ تم خود کر سکتے ہو شنگورا۔ ناکامی کی صورت میں تم ایک معمولی اور بے ضرر انسان بن جاؤ گے۔ پھر مہا شیطان تمہارے ساتھ کیا کرے گا یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔''——— شاملی پجاری نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مگر تم میرے ناکام ہونے کا بھول کر بھی نہ سوچنا۔ جو انسان مہا شیطان کو اس طرح ساسائی طاقتوں کے لئے مجبور کر سکتا ہے اس کے سامنے ایک عام انسان اور چندر روشنی کی طاقتیں کیا حیثیت رکھتی ہیں۔ میں یہ کام ضرور کروں گا اور یہ کام آج رات میں ہی مکمل ہو جائے گا۔ ہر حال میں اور ہر صورت میں۔''——— شنگورا نے پر غرور لہجے میں کہا۔ اس کی بات کا شاملی پجاری نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اچانک تیز اور خوفناک چیخوں کی آوازوں کے ساتھ زور دار اور زناٹے دار آواز سنائی دی تھی جس سے شنگورا سمجھ گیا تھا کہ شاملی پجاری وہاں سے واپس چلا گیا ہے۔

''ہونہہ۔ مہا شیطان کی شرطیں میرے لئے واقعی بے حد معمولی ہیں۔ میرا یہ کام تو میری ایک ادنیٰ طاقت لاشاما بھی پورا کر سکتا ہے۔ میں لاشاما اور اس کے ساتھ جاسوسوں کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ اس انسان

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

جسے شلمل پجاری نے زیاگو کا نیا نام دیا ہے وہ اسے مجبور کر دے گا کہ وہ نہ صرف قبر سے عورت کی لاش کے ہاتھ پر بندھے ہوئے سیاہ دھاگے کو حاصل کرے بلکہ وہ سیاہ دھاگے کو لے جا کر اپنی بوڑھی ماں کے ہاتھ پر بھی باندھ دے۔'' ——— شلمل پجاری کے جانے کے بعد بوڑھے شنگورا نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اپنی شیطانی طاقت لاشاما کو بلانے کے لئے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

عمران کے نتھنوں میں تیز اور انتہائی ناگوار سی بو گھسی اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔ بدبو کے بھبکے بدستور اس کی ناک سے ٹکرا رہے تھے۔ عمران نے بے اختیار اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اسی طرح تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور وہ صاف محسوس کر رہا تھا جیسے وہ نرم اور بھر بھری مٹی کے ڈھیر پر پڑا ہو۔

ایک لمحے کے لئے ہزارویں حصے میں اسے وہ سابقہ منظر یاد آ گیا کہ کس طرح اس کے فلیٹ میں خوفناک زلزلہ آیا تھا اور فلیٹ کی دیواریں ٹوٹ پھوٹ رہی تھیں اور وہ اٹھ کر فلیٹ سے فوراً باہر آ گیا تھا۔ پھر باہر گیلری کی طرف آتے ہی جیسے کسی نے اسے پہلوؤں سے پکڑ کر اچھال دیا تھا۔ اس نے پختہ اور ٹھوس سڑک پر گرنے سے خود کو بچا لیا تھا۔

فلیٹ میں وہ محض ہلکا پھلکا لباس اور گاؤن پہنے سو رہا تھا۔ باہر آتے

ہی اسے شدید سردی کا احساس ہوا تھا۔ ننگے پیر ہونے کی وجہ سے اسے سڑک بھی برف کی طرح یخ بستہ محسوس ہو رہی تھی۔

ساری باتوں کے ساتھ عمران کو شیاؤ اور جاسوے بھی یاد آ گئے تھے۔ عمران ان کے ساتھ کسی قفقار میں نہیں جانا چاہتا تھا جس پر ایک مشعل بردار جاسوے نے نہ جانے کیا کیا تھا کہ اس کی مشعل کا شعلہ زور سے بھڑکا تھا جس سے عمران نے اپنی آنکھوں میں تیز مرچیں سی بھرتی ہوئی محسوس کی تھیں اور پھر اسے اپنے تمام احساسات معطل ہوتے ہوئے محسوس ہونے تھے۔ آخری احساس کے تحت اسے یوں لگا تھا جیسے وہ بے جان ہو کر زمین پر گر گیا ہو۔ اس کے بعد کیا ہوا تھا۔ وہ یہاں کیسے پہنچا تھا۔ جاسوے کہاں چلے گئے تھے اس کے بارے میں اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ وہ خود کو نرم مٹی کے ڈھیر پر پڑا محسوس کر رہا تھا اور وہاں تاریکی کے ساتھ مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ہوش میں آ کر اسے ایک بار پھر شدید سردی کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا۔ وہ نہ جانے یہاں کب سے پڑا تھا۔ شدید سردی میں اسے اپنے ہاتھ پاؤں تقریباً سن ہوتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ عمران نے اٹھنے کی کوشش کی اور پھر وہ جیسے ہی اٹھ کر اپنے قدموں پر کھڑا ہوا اسے اپنے سامنے ہلکی سی آہٹ کی آواز سنائی دی۔

''کون ہے۔ کون ہے یہاں۔''۔۔۔۔۔۔ عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

''لاشاما۔ میں لاشاما ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ اچانک اس کے کچھ فاصلے

سے ایک تیز اور گرجدار آواز سنائی دی۔

''کون ہو تم۔ اور یہاں اتنی تاریکی کیوں ہے۔ روشنی کرو۔ میں تمہیں روشنی میں دیکھنا چاہتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''مشعل والا جاسوما یہاں سے چلا گیا ہے۔ اس لئے اب یہاں روشنی نہیں ہو سکتی۔''۔۔۔۔۔۔ آواز آئی۔

''کہاں سے آئے ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔'' عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''تم مجھ سے سوال نہیں کر سکتے زیاگو۔ تم میرے رحم و کرم پر ہو۔ تم سے جو کہا جائے اس پر چپ چاپ عمل کرتے رہو گے تو تم فائدے میں رہو گے۔ دوسری صورت میں تمہارا حشر بے حد بھیانک ہو گا۔'' لاشاما نے کہا۔

''کیا بکواس کر رہے ہو۔ اور تم مجھے زیاگو کیوں کہہ رہے ہو۔ میرا نام۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا مگر نام کے بعد جیسے اچانک وہ بھول گیا کہ اس کا نام کیا ہے۔

''خبردار۔ ہماری موجودگی میں تم اپنا اصلی نام نہیں لے سکتے۔ تمہاری پہچان اب زیاگو کے نام سے ہو گی۔ سمجھے تم۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''زیاگو۔ ہونہہ۔ تم اس طرح میرا نام رکھنے والے کون ہوتے ہو۔'' عمران نے جواباً غرا کر کہا۔

''میرے بارے میں جاننا چاہتا ہو تو سنو۔ میں شیطانوں کے ایک

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

بڑے پجاری شنگورا کا غلام ہوں۔ پجاری شنگورا کا غلام جو بہت جلد مہا شیطان کا درجہ حاصل کرنے والا ہے۔ شنگورا مہا شیطان کا درجہ حاصل کرنے کے آخری مرحلے میں ہے۔ ایک چھوٹا سا کام ہوتے ہی وہ مہا شیطان ابلیس کی جگہ لے لے گا اور مہا شیطان ابلیس اپنی تمام تر طاقتیں اور تمام درجے شنگورا کو دے کر خود تاریکیوں میں چلا جائے گا۔ اس کے بعد ہر طرف مہا شنگورا کا راج ہو گا۔ صرف مہا شنگورا کا۔ اسی شنگورا نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ میں شیطان کی بہت بڑی طاقت اور ذریت ہوں۔ میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں جو چاہتا ہوں کر سکتا ہوں۔ اس لئے میرے سامنے اڑنے کی کوشش مت کرنا۔ ورنہ میں تمہیں اس قدر بھیانک اور خوفناک عذابوں میں مبتلا کر دوں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر تم نے میرے کہنے پر ایک چھوٹا سا کام کر دیا تو میں تمہاری دنیا بدل دوں گا۔ دنیا بھر کے خزانے لا کر تمہارے قدموں میں ڈال دوں گا۔ تم جو خواہش کرو گے میں اسے پورا کروں گا۔ بولو۔ کیا تم میرا وہ کام کر سکتے ہو جس کے صلے میں تمہاری دنیا عیش و عشرت اور خوشیوں میں بدل جائے گی۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما کہتا چلا گیا۔ اس کی باتیں سنتے ہوئے عمران کو اپنے دل و دماغ میں عجیب سی سنسناہٹ ہوتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ اس کا دل کچھ اور اس کا دماغ کچھ کہہ رہا تھا مگر دل و دماغ کی آوازیں جیسے وہ سن ہی نہیں پا رہا ہو۔ بس ایک تیز شور تھا جس نے یکلخت اس کے دل و دماغ میں ہلچل سی مچا دی تھی۔

''وہ کام کیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ عمران کے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی نکلا۔

''تمہیں میرے ساتھ ایک پرانے قشتار۔ اوہ۔ قشتار کا مطلب تم شاید نہ سمجھ سکو۔ میں تمہیں تمہاری سادہ اور عام زبان میں بتاتا ہوں۔ تمہیں میں اپنے ساتھ ایک پرانے قبرستان میں لے جاؤں گا۔ اس قبرستان میں ایک صدیوں پرانی قبر ہے۔ ایک عورت کی قبر۔ قبر میں عورت کا ڈھانچہ موجود ہے۔ جس کے دائیں ہاتھ پر سیاہ رنگ کا ایک دھاگہ بندھا ہوا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

''دھاگہ۔''۔۔۔۔۔۔ عمران کے منہ سے نکلا۔

''ہاں۔ سیاہ دھاگہ۔ تمہیں بس اس قبر کو کھول کر ڈھانچے کے ہاتھ سے اس دھاگے کو نکالنا ہے۔ اس کام کے بعد تمہیں بس ایک اور معمول سا کام کرنا ہوگا اور پھر میں تمہیں نہ صرف اپنے چنگل سے آزاد کر دوں گا بلکہ تمہیں مالا مال بھی کر دوں گا۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

''اوہ۔ کیا وہ کوئی خاص دھاگہ ہے۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے ذہن میں تیز آندھیاں سی چلنے لگی تھیں اور اسے اپنی رگوں میں خون کی روانگی میں شدت سے اضافہ ہوتا محسوس ہونے لگا۔

''ہاں۔ تمہارے لئے وہ ایک عام سا دھاگہ ہے۔ مگر میرے آقا شنگورا کے لئے اس دھاگے کی بہت اہمیت ہے۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

''کیا اہمیت ہے۔ ایک معمولی سیاہ دھاگے کی بھلا کیا اہمیت ہو سکتی

ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ میں اپنے فلیٹ سے تمہیں بے شمار سیاہ دھاگے دے دوں گا۔ دھاگے ہی لینے ہیں تو میں تمہیں کالے کے ساتھ ہر رنگ کے دھاگے بھی دے سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے صرف وہی دھاگہ چاہیے جو قبر میں عورت کے ڈھانچے کے دائیں ہاتھ پر بندھا ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"تم شیطانی ذریت ہو اور مجھے تمہاری باتوں سے صاف اندازہ ہو رہا ہے کہ تم یہ کام کروا کر مجھے بھی اپنے کسی شیطانی اور گھناؤنے عمل میں شامل کرنا چاہتے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے حلق کے بل غرا کر کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے برملا کہا۔

"میرے بارے میں تم کیا جانتے ہو اور یہ گھناؤنا فعل تم خاص طور پر مجھ سے ہی کیوں کروانا چاہتے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے غصے اور نفرت سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہارے کسی سوال کا جواب دینے کی اجازت نہیں ہے۔" لاشاما نے گرج کر کہا۔

"میرا نام جانتے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جانتا ہوں۔ مگر میں تمہارا نام نہیں لے سکتا۔ تم زیاگو ہو صرف زیاگو۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نہ مجھے جانتے ہو اور نہ میرا نام۔ دیکھو لاشاما یا جو بھی تمہارا نام ہے۔ تم میرے دھوکے میں غلط آدمی کو یہاں لے آئے ہو۔ میرا شیطان یا اس کے پیروکاروں سے کوئی تعلق

نہیں ہے۔ تم نے اپنے شیطانی عمل سے میرے دماغ کو معطل کر رکھا ہے جس سے مجھے تمہاری باتوں کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی۔ سیاہ دھاگہ کیا ہے۔ تم اسے کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو اور اس کام کے لئے خاص طور پر مجھے ہی کیوں آگے لایا گیا ہے۔ جب تک تم مجھے ان باتوں کا جواب نہیں دو گے۔ میں نہ تمہاری کوئی بات نہ سنوں گا اور نہ ہی ان پر عمل کروں گا۔"۔۔۔۔۔ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ایسا کر کے تم اپنی زندگی عذاب بنا لو گے۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا خیال ہے۔ محض جھوٹا خیال۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا تم اس خیال کو حقیقت میں بدلنا چاہتے ہو۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"کیسی حقیقت۔"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"تم شاید یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ تم انکار کر دو گے تو میں یہاں سے خاموشی کے ساتھ چلا جاؤں گا۔ مگر ایسا نہیں ہوگا۔ شنگورا نے مجھے یہاں تمام تر اختیارات دے کر بھیجا ہے۔ میں حقیقتاً تم پر حاوی ہو سکتا ہوں۔ تمہیں طرح طرح کے خوفناک اور بھیانک عذابوں میں مبتلا کر سکتا ہوں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ یہ کام تم اپنی مرضی اور خوشی سے کرو۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"کیا کچھ دیر کے لئے تم میرا دماغ اپنی گرفت سے آزاد کر سکتے ہو۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''نہیں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو تمہیں فوراً اپنا نام یاد آ جائے گا اور تمہیں وہ سب مقدس کلام بھی یاد آ جائیں گے جو ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔''_____ لاشاما نے کہا۔

''ڈرتے ہو۔''_____ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں۔ تمہارا دماغ ایک حد تک آزاد ہے۔ تمہیں اسی حالت میں فیصلہ کرنا ہے کہ تم میرا کام کرو گے یا نہیں۔''_____ لاشاما نے واضح الفاظ میں کہا۔

''نہیں۔ ہرگز نہیں۔ میں کسی بھی شیطانی معاملے میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔''_____ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں نہیں کہتے ہوئے معمولی سی بھی لغزش نہیں آئی تھی۔

''میں جانتا تھا۔ تم یہی کہو گے۔''_____ لاشاما نے غرا کر کہا۔

''جانتے تھے۔ تو پھر تم مجھے یہاں کیوں لائے تھے۔''_____ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''زیاگو۔ میرا یہ کام صرف تم ہی کر سکتے ہو۔ میں جانتا تھا کہ تم آسانی سے نہیں مانو گے۔ یہاں تک کہ تمہارے ذہن کو بھی میں کسی حد تک اپنے قابو میں لے لوں تب بھی تمہاری ہاں مشکل ہوگی۔ اس لئے میں یہاں پوری تیاری سے آیا ہوں۔ تمہاری ناں کو مجھے ہاں میں بدلنا آتا ہے۔ سمجھے تم۔''_____ لاشاما نے غراتے ہوئے کہا۔

''کیا کرو گے۔ کیا اب تم مجھے کسی عذاب میں مبتلا کرو گے۔'' عمران نے بھی اسی کے انداز میں غرا کر کہا۔ جیسے وہ اسے مزید غصہ دلا رہا ہو۔

''میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا کروں گا۔ اس کا تمہیں ابھی اندازہ ہو جائے گا۔''_____ لاشاما کی آواز سنائی دی۔

''کچھ کرنے سے پہلے کیا میری ایک بات مان سکتے ہو۔'' عمران نے کہا۔

''کیا۔''_____ لاشاما نے چونک کر کہا۔

''میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔''_____ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں تاریکی کی مخلوق ہوں اور تمہارے سامنے آنے کے لئے مجھے روشنی کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اور میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' لاشاما نے کہا۔

''کیوں۔ کیا روشنی تمہیں نگل لے گی۔''_____ عمران نے کہا۔

''فضول باتیں مت کرو۔ میں نے کہا نا کہ میں تمہارے سامنے ظاہر نہیں ہو سکتا۔''_____ لاشاما نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''اچھی بات ہے۔ مجھے واپسی کا راستہ بتاؤ۔ میں تمہاری فضول باتوں سے تنگ آ گیا ہوں۔ واپس اپنے فلیٹ میں جا کر میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔ ویسے بھی مجھے شدید سردی لگ رہی ہے۔ اگر میں مزید یہاں رہا تو میں یہیں برف کا پتلا بن کر رہ جاؤں گا۔''_____ عمران نے کہا۔

''تم یہاں میری مرضی سے آئے ہو۔ اب جب تک میری مرضی نہیں ہوگی تم واپس نہیں جا سکتے۔''_____ لاشاما نے غراہٹ بھرے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

لہجے میں کہا۔

"یہ قبرستان ہے کہاں۔"—— عمران نے کہا۔

"دارالحکومت سے بہت دور۔"—— لاشاما نے کہا۔

"اب لگے ہاتھوں یہ بھی بتا دو کہ شہر میرے دائیں طرف ہے یا بائیں طرف۔ آگے ہے یا پیچھے۔"—— عمران نے کہا۔

"بس۔ بہت ہو گیا۔ تم بلاوجہ میرا وقت برباد کر رہے ہو۔ مجھے رات ڈھلنے سے پہلے تم سے اپنا کام کروانا ہے۔ جاسوسو۔ جاؤ۔ جا کر اسے لے آؤ۔ فوراً۔"—— لاشاما نے پہلے عمران سے اور پھر جیسے پلٹ کر کسی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جو حکم آقا۔"—— اس کے عقب سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ عمران کچھ سوچ کر غیر محسوس انداز میں آگے کی طرف بڑھا۔ اسے لاشاما کی آواز سے اتنا اندازہ ضرور ہو گیا تھا کہ وہ اس سے پانچ یا چھ فٹ کی دوری پر موجود تھا۔

"جہاں ہو۔ وہیں رک جاؤ زیاگو۔ تم مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میں لاشاما ہوں۔ لاشاما۔ اور لاشاما اس تاریکی میں زمین پر رینگنے والی ایک معمولی چیونٹی کو بھی دیکھ سکتا ہے۔"—— اچانک لاشاما نے کرخت آواز میں کہا تو عمران ٹھٹھک گیا۔

"حیرت ہے۔ تم اس قدر اندھیرے میں بھی دیکھ رہے ہو اور مجھے کوشش کے باوجود اندھیرے کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ اس قدر ڈارک نائٹ میں تم زمین پر رینگنے والی چیونٹی کو بھی دیکھ رہے ہو کیا

تم نے آنکھوں پر نائٹ ٹیلی سکوپ لگا رکھی ہے۔"—— عمران نے کہا۔

"میری نظریں اندھیرے میں دیکھنے والے آلے سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ یہ سمجھ لو کہ تم انسانوں کو دن کی روشنی میں نظر آتا ہے اور ہمیں رات کی تاریکی میں۔"—— لاشاما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں الوؤں اور چمگادڑوں کے خاندان سے ہونا چاہئے تھا۔"—— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شیاؤ۔"—— لاشاما نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے شیاؤ کو آواز دی۔

"حکم آقا۔"—— ایک طرف سے اس لڑکی کی آواز سنائی دی جو عمران نے پہلے بھی سنی تھی۔

"تم فوراً زیاگو کے سر پر سوار ہو جاؤ۔ اب تمہیں وہی کرنا ہے جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔"—— لاشاما نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے جیسے بلا سوچے سمجھے اس طرف چھلانگ لگا دی جہاں سے اسے لاشاما کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ مگر جیسے ہی وہ اچھل کر ہوا میں بلند ہوا اسے اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اس کا جسم کسی پھرکی کی طرح گھوما اور وہ دھب سے مٹی کے ڈھیر پر آ گرا۔

نرم مٹی کے ڈھیر پر گرنے سے اسے کوئی چوٹ نہیں آئی تھی۔ وہ سانپ کی سی تیزی سے پلٹا اور اٹھنے ہی لگا تھا کہ اسے اپنے سر پر ہلکا

سا بوجھ محسوس ہوا اس کا ہاتھ بے اختیار سر کی طرف اٹھ گیا۔

''نہیں۔ نہیں۔ اپنا ہاتھ سر پر مت لے جاؤ۔ ورنہ جان سے جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے چیخ کر کہا تو عمران کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا ہے میرے سر پر۔''۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''شیاؤ''۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو عمران کے چہرے پر پریشانی لہرانے لگی۔

''شیاؤ۔ اوہ۔ مگر وہ میرے سر پر کیوں سوار ہو گئی ہے۔''۔۔۔۔۔ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تم آسانی سے کسی کے قابو میں آنے والے انسان نہیں ہو زیاگو۔ اس لئے میں نے شیاؤ کو تمہارے سر پر سوار کرا دیا ہے۔ اب تم وہی کرو گے جو شیاؤ چاہے گی۔ شیاؤ اس وقت تک تمہارے سر پر سوار رہے گی جب تک تم ہمارا کام پورا نہیں کر دیتے۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ کہتا اچانک دائیں طرف سرخ روشنی سی نمودار ہوئی۔ عمران نے چونک کر دیکھا۔ روشنی ایک بڑے دائرے کی شکل میں تھی جو اسی دائرے تک محدود تھی۔ روشنی کے دائرے میں سرخ روشنی میں لپٹا ہوا ایک انسان نظر آ رہا تھا جو انتہائی خوفزدہ انداز میں روشنی کے دائرے میں ادھر اُدھر ہاتھ پیر مارتا ہوا حلق پھاڑ کر چیخ رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے روشنی کا وہ دائرہ سرخ شیشے کا بڑا

سا ستون ہو اور وہ انسان اس ستون کے اندر ہو۔ اس کے انداز سے صاف لگ رہا تھا جیسے وہ حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہا ہو مگر حیرت کی بات تھی کہ اس کی چیخیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔

''پہچانتے ہو اسے۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ کون ہے یہ۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ سرخ روشنی کا قیدی جس طرح سرخ روشنی میں لپٹا ہوا تھا اس کا چہرہ واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''غور سے دیکھو۔ پہچان جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔ عمران آگے بڑھا اور غور سے سرخ ستون جیسی روشنی میں موجود انسان کو دیکھنے لگا جو بے تحاشا چیخ رہا تھا۔

''اوہ۔ یہ تو۔''۔۔۔۔۔ عمران نے یکلخت بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تمہارا ملازم ہے۔ وہی ملازم جو تمہارے فلیٹ میں تمہارے ساتھ ہی رہتا ہے۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو عمران کو اپنے جسم کی ریڑھ ہڈی میں سردی کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ وہ واقعی سلیمان تھا۔ مگر عمران کو اپنے نام کی طرح سلیمان کا نام بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔

''اس کا نام۔ نام۔''۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے سر میں تیز چبھن کا احساس ہوا اسے یوں

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

لگا جیسے اچانک اس کے سر میں بے شمار نوکیلے کانٹے اترتے جا رہے ہوں۔

"اب جب جب تم اپنے دماغ کو استعمال کرنے کی کوشش کرو گے تب تب تمہیں ایسی ہی اذیت برداشت کرنا ہوگی۔"——لاشاما نے کہا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا اور وہ تکلیف کی شدت کو برداشت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ چند لمحے وہ اس خوفناک اذیت کو برداشت کرتا رہا۔ پھر اچانک جیسے اس کے سر میں گڑے ہوئے نوکیلے کیل باہر نکل گئے اور وہ پرسکون ہونے لگا۔

"یہ۔ یہ سب کیا تھا۔"——عمران نے نارمل ہوتے ہی فوراً اٹھ کر شدید پریشانی اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سب شیاؤ نے کیا تھا۔ وہ تمہارے سر پر سوار ہے۔ تمہیں اور تمہارے دماغ کو قابو میں رکھنے کے لئے اس نے ہی تمہارے سر میں اپنے نوکیلے پنجے اتارے ہیں جو کیل کانٹوں کی طرح تمہارے دماغ میں اتر کر تمہارے وجود کو ہلا کر رکھ دیں گے۔"——لاشاما نے کہا۔

"اوہ۔"——عمران کے منہ سے نکلا۔

"میرا ارادہ اب بھی تمہیں اذیتیں دینے کا نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم میرا کام اپنی مرضی اور خوشی سے کر دو۔ شیاؤ نے ابھی تمہارے دماغ میں بہت ہلکے انداز میں پنجے گاڑے ہیں۔ سوچو اگر وہ اپنے سارے پنجے تمہارے سر میں اتار دے تو تمہارا کیا حشر ہو گا۔"

لاشاما نے کہا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔"——عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جو چاہے سمجھو۔ اب بتاؤ۔ کیا تم میرا کام کرو گے یا نہیں۔" لاشاما نے غصے سے کہا۔

"میں ایک بار جو فیصلہ کرتا ہوں وہ اٹل ہوتا ہے۔ تم کچھ بھی کر لو۔ میرا ارادہ نہیں بدل سکو گے۔"——عمران نے کہا۔

"تمہارا یہ جاسوس خانساماں۔ اگر میں تمہارے سامنے اس کے ٹکڑے اڑا دوں تب بھی نہیں۔"——لاشاما نے کہا۔

"نہیں۔ قطعی نہیں۔"——عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اڑا دو اس جاسوس خانساماں کے ٹکڑے۔"——لاشاما نے جیسے کسی سے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ ٹھہرو۔ رک جاؤ۔"——لاشاما کی بات سن کر عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسے سلیمان کے قریب دو سائے سے دکھائی دیئے۔ جن میں سے ایک سائے کے ہاتھ میں تلوار اور دوسرے کے پاس نیزہ تھا۔ انہیں دیکھ کر سلیمان خوفزدہ انداز میں جیسے پیچھے دیوار سے جا لگا تھا۔

"لاشاما۔ رک جاؤ۔ ان سے کہو وہ میرے ساتھی کو نہ ماریں۔" عمران نے بوکھلا کر کہا مگر اس سے پہلے کہ لاشاما کچھ کہتا۔ اچانک نیزہ بردار نے نیزہ سلیمان کے پیٹ میں مار دیا۔ دوسرے لمحے تلوار بردار

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نے بھی تلوار اوپر اٹھا لی۔ پیٹ میں نیزہ لگتے ہی سلیمان رکوع کے بل جھک سا گیا اور اس سے پہلے کہ وہ سیدھا ہوتا۔ تلوار بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ کر سلیمان کی عین گردن پر پڑی اور عمران نے سلیمان کا سر اس کے تن سے جدا ہو کر نیچے گرتے دیکھا۔ سلیمان کا بے سر کا دھڑ خون کے فوارے اگلتا ہوا گر گیا تھا۔ چند لمحے اس کا جسم بری طرح سے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

عمران آنکھیں پھاڑے اور بت بنا یہ خونی منظر دیکھ رہا تھا۔ سلیمان کو اس طرح ہلاک ہوتے دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔ دوسرے لمحے جیسے وہ ہوش میں آ گیا۔

”اوہ۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ سس۔ تم۔ تم نہیں مر سکتے۔ میں۔ میں۔“ ـــــــ عمران کے منہ سے بوکھلائی ہوئی آواز نکلی اور پھر وہ یکلخت سلیمان کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔ بھاگتے بھاگتے وہ سرخ روشنی کے پاس آیا اور پھر وہ جیسے کسی شیشے کے ستون سے ٹکرا کر گر پڑا۔ مگر گرتے ہی وہ تیزی سے سیدھا ہوا۔ اس کے سامنے سلیمان کا کٹا ہوا سر پڑا تھا۔ جس کی آنکھیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ سلیمان کا چہرہ خوف اور دہشت سے جیسے منجمد سا ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں بے نور تھیں۔

دونوں سائے پھر حرکت میں آئے اور وہ نیزہ اور تلوار مار مار کر سلیمان کے جسم کے ٹکڑے اڑانے لگے۔ اسی لمحے عمران نے اپنے عقب میں قدموں کی آہٹ سنی وہ زخمی ناگ کی طرح پلٹا مگر وہاں تاریکی تھی۔

”دیکھ لیا تم نے اپنے جاسوس خانساماں کا انجام۔“ ـــــــ اچانک لاشاما کی آواز عمران کے کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی طرح اترتی ہوئی محسوس ہوئی تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”لاشاما۔ تم نے میرے خانساماں کو ہلاک کر کے میرے غضب کو للکارا ہے۔ اب جب تک میں تم سے اپنے خانساماں کا انتقام نہیں لوں گا چین سے نہیں بیٹھوں گا۔“ ـــــــ عمران نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر لاشاما کا زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

”انتقام اور تم لو گے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ایک معمولی انسان شیطانوں کے شیطان لاشاما سے انتقام لے گا۔“ ـــــــ لاشاما نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ عمران اس کے قہقہے سن کر غراتا ہوا نہایت جارحانہ انداز میں آگے بڑھا مگر اسی لمحے اچانک جیسے زمین نے اس کے پیر پکڑ لئے۔

”احمقانہ حرکتیں مت کرو زیاگو۔ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں نے تمہارے جاسوس خانساماں کے ٹکڑے کروا دیئے ہیں۔ تمہارے سر پر شیاد سوار ہے۔ تم مکمل طور پر میرے شکنجے میں ہو۔ تمہارے لئے اب بھی یہی بہتر ہے کہ میری بات مان جاؤ۔ ورنہ میں ایک ایک کر کے تمہارے تمام سراغرساں ساتھیوں کو یہاں بلوا لوں گا۔ جاسوے ایک ایک کر کے ان کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ میں چاہوں تو یہاں لاشوں کے ڈھیر لگوا سکتا ہوں۔ اور یاد رکھنا یہاں تم بے گناہ انسانوں کی جتنی بھی لاشیں دیکھو گے ان کا خون صرف اور صرف تمہاری گردن پر

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہوگا۔'' ـــــــ لاشاما کہتا چلا گیا۔

''سراغرساں ساتھیوں سے تمہاری کیا مراد ہے۔'' ـــــــ عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں تم سے تمہاری عام اور سادہ زبان میں بات کر رہا ہوں۔ میرا مطلب تمہارے سیکرٹ سروس کے ممبران سے ہے۔'' ـــــــ لاشاما نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم ان کے بارے میں بھی جانتے ہو۔'' ـــــــ عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں تمہاری عام باتیں جانتا ہوں۔ لاشاما سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔'' ـــــــ لاشاما نے فخریہ لہجے میں کہا۔ عمران نے سر جھٹکا اور پلٹ کر دیکھا جہاں ایک لمحہ قبل سرخ روشنی کے دائرے میں اس نے سلیمان کو قتل ہوتے دیکھا تھا۔ مگر اب وہاں اندھیرا تھا۔ سرخ روشنی اور سرخ روشنی کا ستون وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔

''آقا۔'' ـــــــ اچانک عمران نے ایک بوکھلائی ہوئی آواز سنی۔

''کیا ہوا۔ کیوں چیخ رہے ہو۔'' ـــــــ لاشاما نے تیز لہجے میں کہا۔

''قفقار میں کوئی آ رہا ہے آقا۔ میں زمین پر کسی کے قدموں کی دھمک محسوس کر رہا ہوں۔'' ـــــــ پہلی آواز نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ میں بھی کسی انسان کے قدموں کی دھمک سن رہا ہوں۔ جاؤ اور جا کر معلوم کرو وہ کون ہے۔ وہ جو کوئی بھی ہو اسے جا

کر فوراً ہلاک کر دو۔'' ـــــــ لاشاما نے تیز لہجے میں کہا۔

''آقا۔ میں ہوا میں کسی شالاکی کی بو سونگھ رہا ہوں۔'' ـــــــ ایک اور آواز سنائی دی۔

''شالاکی کی بو۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کوئی شالاک یہاں آ رہا ہے۔'' ـــــــ لاشاما نے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں آقا۔ اس طرف شاید کوئی شالاک آ رہا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔'' ـــــــ وہی آواز آئی پھر اچانک ماحول میں دوڑتے بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''اوہ۔ شالاک کی بو مجھے بھی محسوس ہونی شروع ہو گئی ہے۔ مگر یہاں کسی شالاک کا کیا کام۔ شالاکی تو یہاں سے ہزاروں میل دور افریقہ کے گھنے جنگلوں میں رہتے ہیں۔'' ـــــــ لاشاما کی حیرت بھری اور پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی تو اس کے منہ سے افریقہ کے گھنے جنگلوں کا نام سن کر عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ وہاں مسلسل دوڑتے بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''آقا۔ آقا۔ یہاں سے بھاگ چلیں آقا۔ یہاں واقعی ایک شالاک آ رہا ہے۔ اس کے پاس کاسان بھی ہے۔ وہ اسی طرف آ رہا ہے آقا۔ اور وہ اکیلا نہیں ہے اس کے ساتھ ایک موشائی بھی ہے۔ اس موشائی کے دونوں ہاتھوں میں جموسے ہیں۔'' ـــــــ اچانک ایک جاسوسے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ شالاک اور موشائی کہاں سے آ گئے اور وہ کاسان

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

اور ہم سے کیوں لا رہے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

"وہ شاید ہماری تلاش میں یہاں آئے ہیں آقا۔"۔۔۔۔۔۔جاسوے نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ان دونوں کو ہمارے بارے میں کیسے پتہ چلا کہ ہم یہاں ہیں۔ کہاں ہیں وہ دونوں۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ قفقار کے دوسری طرف سے آ رہے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ یہاں پہنچ جائیں گے اور اگر وہ یہاں آ گئے تو ہمارا یہاں سے بچ کر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔۔ایک جاسوے نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ یہاں سے۔ میں بھی تمہارے پیچھے آ رہا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔ عمران حیرانی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شالاک اور موشائی کون ہیں۔ جن سے نہ صرف جاسوے اس قدر خوفزدہ ہو رہے تھے بلکہ لاشاما بھی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا اور وہ جاسوسوں کو وہاں سے بھاگنے کے لئے کہہ رہا تھا۔

"جو حکم آقا۔"۔۔۔۔۔۔جاسوے کی آواز سنائی دی۔ پھر اچانک شائیں شائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہاں سے بڑے بڑے پرندے فضا میں بلند ہو رہے ہوں۔

"شیاؤ۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے اونچی آواز میں کہا۔

"حکم آقا۔"۔۔۔۔۔۔عمران نے اپنے سر کے اوپر سے شیاؤ کی مہین

سی آواز سنی۔

"شالاک اور موشائی اس طرف آ رہے ہیں۔ مجھے ان سے خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس لئے مجھے یہاں سے جانا پڑے گا۔ تم خود کو زیاگو کے بالوں میں چھپا لو۔ تمہارے بارے میں شالاک اور موشائی کچھ نہیں جان سکیں گے۔ تمہیں ہر وقت اور ہر حال میں زیاگو کے ساتھ رہنا ہے۔ اور تمہیں ہر حال میں آقا کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور زیاگو کا خیال رکھنا ہے۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اپنا فرض جانتی ہوں آقا۔ آپ بے فکر رہیں۔ زیاگو اب وہی کرے گا جو میں چاہوں گی۔ یہ میرے حکم کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکے گا۔ اس کی باگ ڈور اب میرے ہاتھوں میں ہے۔"۔۔۔۔۔۔شیاؤ کی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ۔ میرے سر سے اتر جاؤ۔ نہیں تو تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا۔"۔۔۔۔۔۔عمران نے غصے سے کہا۔ اس نے سر پر ہاتھ مارا مگر اس کے سر پر جیسے بالوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا مگر وہاں اسے شیاؤ کی موجودگی کا کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔

"اب تم کچھ بھی کر لو زیاگو۔ شیاؤ تمہاری گرفت میں نہیں آئے گی۔ وہ تمہارے بالوں کی جڑوں میں گھس چکی ہے۔ اسے سر سے جھٹکنا یا نکالنا تمہارے لئے ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے جیسے عمران کو سمجھاتے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جواب نہ دیا۔

''باس۔ آپ کہاں ہیں باس۔''۔۔۔۔۔ اچانک دور سے ایک تیز آواز سنائی دی اور اس آواز کو سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''اوہ۔ شالاک اور موشائی قریب آ گئے ہیں۔ میں جا رہا ہوں۔'' آواز سن کر لاشاما نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور زناٹے دار تیز آواز سنائی دی۔ تیز ہوا کا جھونکا عمران کے جسم سے ٹکرایا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی بگولا سا اس کے قریب سے اٹھ کر ہوا میں بلند ہو گیا ہو۔ اسی لمحے اچانک عمران نے اپنے سر میں تیز نوکیلے پنجے چبھتے ہوئے محسوس کئے اور پھر ان کی چبھن بڑھتی ہی چلی گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے لمبے اور باریک کیل اس کے سر کی کھوپڑی توڑ کر اس کے دماغ تک گھس گئے ہوں۔ عمران کے حلق سے نہ چاہتے ہوئے بھی ایک زوردار چیخ نکلی اور پھر باہر کی تاریکی کے ساتھ اس کے دماغ میں بھی جیسے نہ ختم ہونے والی تاریکی گھستی چلی گئی۔

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

رات آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی مگر جوزف ابھی تک جاگ رہا تھا۔ وہ سونے کے لئے کئی بار کوششیں کر چکا تھا مگر آج نیند جیسے اس سے کوسوں دور تھی۔ وہ جتنا بھی سونے کی کوشش کرتا تھا نیند اتنی ہی اس سے دور بھاگ جاتی تھی۔ یہاں تک کہ جوزف کو اپنے بستر پر بھی کسی کروٹ سکون نہیں آ رہا تھا۔ وہ بار بار کروٹوں پر کروٹیں بدل رہا تھا۔ پھر اس سے رہا نہ گیا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر اسے نیند کیوں نہیں آ رہی۔ حالانکہ وہ رات زیادہ دیر جاگنے کا بھی عادی نہ تھا۔

کمرے میں زیرو پاور کے بلب کے ساتھ ایک الیکٹرک ہیٹر جل رہا تھا جس سے کمرے میں خاصی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سامنے دوسرے پلنگ پر جوانا بڑے اطمینان سے گہری نیند سو رہا تھا۔ اسے سوتا دیکھ کر جوزف اٹھ کر خاموشی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ باہر صحن میں

لائٹ جل رہی تھی۔ اس لائٹ میں دھند دھوئیں کی طرح چکراتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

جوزف کچھ دیر ننگے پاؤں صحن میں ادھر ادھر چکر کاٹتا رہا۔ پھر جب اسے سردی زیادہ محسوس ہوئی تو وہ دوبارہ کمرے میں آ گیا۔ دروازہ بند کر کے وہ اپنے پلنگ پر آ کر لیٹ گیا اور ایک بار پھر سونے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر پھر بھی اسے نیند نہیں آئی تو وہ اٹھا اور کمرے سے نکل کر کچن میں آ گیا۔ اس نے کچن میں آ کر اپنے لئے ایک ہاٹ کافی بنائی اور کافی سے بھرا مگ لے کر واپس کمرے میں آ گیا۔ پھر وہ گرم گرم کافی کے سپ لینے لگا۔ اسی لمحے جوانا نے کروٹ بدلی اور اس نے آنکھیں کھول کر جوزف کی طرف دیکھا اور پھر جوزف کو جاگتے دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

''تم ابھی تک جاگ رہے ہو۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ نیند نہیں آ رہی۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے مبہم سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ نیند کیوں نہیں آ رہی۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔ اس کے لہجے سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔

''آدھی رات گزر چکی ہے۔ اس وقت کافی پی رہے ہو۔ ایسی

صورت میں بھلا نیند کیسے آئے گی۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے اس کے ہاتھ میں کافی کا مگ دیکھتے ہوئے کہا۔

''کافی تو میں ابھی بنا کر لایا ہوں۔ نیند پہلے سے ہی نہیں آ رہی تھی۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے منہ بنا کر کہا۔

''بات کیا ہے۔ تمہارے لہجے سے پریشانی جھلک رہی ہے۔ سب ٹھیک تو ہے نا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''بظاہر تو سب ٹھیک معلوم ہو رہا ہے۔ مگر۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''مگر۔ مگر کیا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر کہا۔

''پتہ نہیں کیوں۔ مجھے یہ ڈارک نائٹ بے حد پراسرار اور خوفناک معلوم ہو رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے اس سیاہ رات میں کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے یا شاید ہو رہا ہے۔ مگر کیا ہو رہا ہے یا کیا ہونے والا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میرے دل و دماغ میں ایک عجیب سی بے چینی اور پریشانی ہے۔ جسے اس وقت میں کوئی بھی نام نہیں دے سکتا۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ احساس تمہیں کب سے ہو رہا ہے اور کیوں۔'' جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''بہت دیر سے۔ مگر جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے۔ میری پریشانی اور بے چینی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا"۔۔۔۔۔ جوانا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے کافی کا مگ ایک طرف رکھی تپائی پر رکھتے ہوئے کہا۔

"طبیعت ٹھیک ہے تو پھر تمہاری یہ فیلنگز کیوں ہیں۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے حیرت سے کہا۔

"میں نہیں جانتا۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے بیزاری سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کہاں جا رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ اسے اٹھتے دیکھ کر جوانا نے پوچھا۔

"باہر۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"باہر کہاں۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

"لانگ ڈرائیو پر۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"لانگ ڈرائیو پر۔ اس تاریکی اور سردی میں۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے اور زیادہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رکو۔ میری بات سنو۔ باہر شدید سردی کے ساتھ دھند بھی ہے۔ ایسے ماحول میں تم ڈرائیونگ کیسے کرو گے۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔ مگر جوزف نے جیسے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

"لگتا ہے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ہونہہ۔ آدھی رات میں

اسے لانگ ڈرائیو پر جانے کا شوق چرا رہا ہے۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد جوزف دوبارہ اندر آیا تو اس نے گرم لباس اور سر پر اونی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ وہ شاید دوسرے کمرے میں جا کر لباس بدل آیا تھا۔ کمرے میں واپس آ کر اس نے اپنے پلنگ کے نیچے سے لانگ شوز نکالے اور انہیں پہننے میں مصروف ہو گیا۔

"تم سچ مچ باہر جا رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا جو خاموشی سے اسے جوتے پہنتے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے مبہم انداز میں کہا۔

"لیکن جاؤ گے کہاں۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"معلوم نہیں۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

"احمق مت بنو جوزف۔ باہر گھپ اندھیرا اور شدید سردی اور دھند ہے۔ اس قدر اندھیرے اور دھند میں تم کار کیسے چلا سکو گے۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تاریکی اور دھند جوزف دی گریٹ کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔ جوزف دی گریٹ کا تعلق افریقہ کے گھنے اور تاریک جنگلوں سے ہے جہاں اس سے بھی زیادہ دھند اور تاریکی ہوتی ہے اور جوزف دی گریٹ کی نظریں دھند اور اندھیرے کو بھی چیر سکتی ہیں۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے بڑے فخر سے کہا۔

"آخر مسئلہ کیا ہے۔ تم باہر جانے کے لئے اس قدر بضد کیوں ہو رہے ہو۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے سر جھٹک کر کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''اگر معلوم ہوتا تو تمہیں ضرور بتا دیتا۔ تم آرام کرو۔ میں جلد واپس آنے کی کوشش کروں گا۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جوتے پہن لئے تھے۔

''حیرت ہے۔ تم تو واقعی بے حد سنجیدہ دکھائی دے رہے ہو۔'' جوانا نے کہا۔

''تو کیا تم سمجھ رہے تھے کہ میں مذاق کر رہا تھا۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''تو پھر۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے منہ بنا کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ اچھا رکو۔ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ تم میرے ساتھ کہاں جاؤ گے۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''جہاں تم جا رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے مسکرا کر کہا۔

''اگر میں کہوں کہ میں جہنم میں جا رہا ہوں پھر۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ اس بہانے میں بھی جہنم دیکھ لوں گا۔ پھر اس سے بچنے کی کوشش کروں گا۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے ہنس کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے خلاف معمول سر جھٹک کر کہا۔

''تم کار نکالو۔ تب تک میں گرم لباس پہن کر آتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس نے کنٹرول روم میں جا کر رانا ہاؤس کا آٹو میٹک حفاظتی سسٹم آن کیا اور پھر وہ گیٹ کھول کر پورچ میں آ گیا۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ وہ ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ کار سٹارٹ کر کے اس نے بیک کی اور اسے باہر لے آیا۔ کار گیٹ سے باہر نکال کر اس نے سڑک کے کنارے کھڑی کی اور کار سے نکل آیا۔ واپس آ کر اس نے گیٹ بند کیا اور پھر دوبارہ کار میں آ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جوانا چھوٹے گیٹ سے باہر آ گیا۔ اس نے بھی گرم لباس اور اونی ٹوپی پہن لی تھی۔ اس کے پیروں میں گرم جوتے اور ہاتھوں میں دستانے تھے۔ وہ باہر آ کر کار کی طرف آیا اور پھر سائیڈ کا دروازہ کھول کر جوزف کے برابر والی سیٹ پر آ بیٹھا۔

باہر واقعی گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سٹریٹ لائٹس کی روشنی بھی جیسے پولوں کے اوپر والے حصوں تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ ہر طرف گہری خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا تھا۔

''چلو۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ۔ تم یہیں رکو۔ میں ابھی آتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

''اب کہاں جا رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ مگر جوزف نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ کار سے نکل

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کر گیٹ کی طرف بڑھا اور چھوٹا گیٹ کھول کر اندر چلا گیا۔ جوانا کو اس کی پراسراریت کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ سردی کا یہ عالم تھا کہ گرم لباس میں ہونے کے باوجود جوانا اپنے جسم میں سردی کی لہریں اترتی ہوئی محسوس کر رہا تھا۔ کار کا انجن سٹارٹ تھا۔ کچھ دیر بعد جوزف گیٹ سے باہر آیا تو اس کے ہاتھوں میں لکڑی کا ایک بڑا سا صندوق نما باکس تھا۔ جوزف نے کار کے پاس آ کر کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور باکس پچھلی سیٹوں پر رکھ دیا۔ پھر اس نے دروازہ بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔

''یہ کیا ہے۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے حیرت سے لکڑی کے باکس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ باکس اس نے سٹور روم میں دیکھا تھا۔ جہاں عموماً غیر ضروری سامان پڑا رہتا تھا۔ صندوق نما باکس پر ایک بڑا سا تالا لگا ہوا تھا۔ جوانا نے اس باکس کو کبھی کوئی اہمیت نہ دی تھی اور نہ ہی اس نے جوزف سے کبھی اس باکس کے بارے میں پوچھا تھا۔

''کچھ نہیں۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اس نے گیئر بدل کر کار آگے بڑھا دی۔

''لگتا ہے تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے جوزف کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ ایسا کیوں کہا ہے تم نے۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے چونک کر کہا۔

''تمہارا انداز بے حد پراسرار ہے۔ اس شدید سردی میں تمہارا اس

طرح باہر آنا اور اب یہ باکس ساتھ رکھنا۔ ضرور کوئی اہم بات ہے۔ مجھے بتاؤ اصل بات کیا ہے اور اس باکس میں کیا ہے۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں تمہیں ضرور بتاتا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں یہ سب غیر ارادتاً کر رہا ہوں۔ قطعی طور پر غیر ارادتاً۔'' جوزف نے کہا۔

''میں نہیں مانتا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مت مانو۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کندھے اچکا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر تم مجھے کچھ نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ۔ مگر کم از کم اس باکس کے بارے میں ہی بتا دو۔ یہ ساتھ کیوں لائے ہو اور اس میں ہے کیا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''باکس میں ایک قدیمی لالٹین اور دو خنجر اور ان کے علاوہ افریقہ کے جنگلوں کی چند پرانی اور خشک جڑی بوٹیاں ہیں۔ تم شاید میری باتوں پر یقین نہیں کرو گے۔ مگر یہ سچ ہے کہ میرا دل چیخ چیخ کر مجھ سے کہہ رہا ہے کہ میں جہاں جا رہا ہوں۔ ان چیزوں کو اپنے ساتھ ضرور لے جاؤں۔ ان چیزوں کی مجھے کسی بھی وقت اور کہیں بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''کیسی ضرورت۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے بے اختیار جبڑے بھینچ لیے۔ اسے اب سچ مچ جوزف کے انداز اور اس کی باتوں سے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کوندنے ہونا شروع ہو گئی تھی۔ بھلا پرانی نالٹین دو تختیوں اور خشک جڑی بوٹیوں کی اسے کیا ضرورت پڑ سکتی تھی۔

''لگتا ہے میں نے تمہارے ساتھ آکر غلطی کی ہے۔''——— جوانا نے منہ بنا کر کہا۔

''واپس چھوڑ دوں۔''——— جوزف نے کہا۔ وہ کار کافی دھیمی رفتار سے چلا رہا تھا اور ایک موڑ کاٹ کر دوسری سڑک پر آ گیا تھا۔ جیسے وہ اندازے سے سڑک پر کار چلا رہا تھا۔

''نہیں۔ اب میرا تمہارے ساتھ رہنا اور ضروری ہو گیا ہے۔ بلکہ بہت ضروری ہو گیا ہے۔''——— جوانا نے کہا۔

''وہ کیوں۔''——— جوزف نے کہا۔

''میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر تم جا کہاں رہے ہو اور ان سب چیزوں کو ساتھ لے جانے کا تمہارا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔''——— جوانا نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ خاموش بیٹھے رہو۔ جو ہوگا خود ہی دیکھ لینا۔'' جوزف نے کہا اور پھر اس نے مین سڑک پر آتے ہی کار کی رفتار بڑھا دی۔

''ارے۔ ارے۔ کیا کر رہے ہو۔ اندھیرے میں اس قدر تیز کار چلا کر ایکسیڈنٹ کرانے کا ارادہ ہے کیا۔''——— کار کی رفتار تیز ہوتی دیکھ کر جوانا نے بوکھلا کر کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ جوزف کے ہوتے ہوئے کوئی ایکسیڈنٹ نہیں ہو

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

سکتا۔''——— جوزف نے پہلی بار بڑے تیکھے انداز میں مسکرا کر کہا جیسے وہ جوانا کی بوکھلاہٹ پر مسکرا رہا ہو۔

''اندھیرے میں کار سڑک سے ہٹ بھی سکتی ہے اور سڑک سے ہٹنے کا مطلب ہے ایکسیڈنٹ۔''——— جوانا نے کہا۔

''کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میری نظریں اندھیرے کو چیر سکتی ہیں۔ باہر شدید دھند اور تاریکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں سڑک صاف اور واضح دیکھ رہا ہوں۔ سڑک دور دور تک ویران اور بالکل خالی ہے۔''——— جوزف نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ کار کی رفتار بڑھاتا جا رہا تھا اور جوانا ونڈ سکرین سے باہر اندھیرا ہی اندھیرا دیکھ رہا تھا۔ فرنٹ سے اسے کار کی لائٹس کی بے حد مدھم روشنی دکھائی دے رہی تھی۔

جوزف جس تیز رفتاری سے کار دوڑا رہا تھا اور بار بار بڑی مہارت سے وہ جس طرح کار دائیں بائیں موڑتا جا رہا تھا اس سے جوانا کو یقین آتا جا رہا تھا کہ وہ واقعی اس قدر شدید اندھیرے اور دھند میں بھی صاف راستہ دیکھ سکتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اب تک ان کی کار یقیناً کہیں نہ کہیں ٹکرا چکی ہوتی۔

جوزف مسلسل ایک گھنٹے تک کار مختلف سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ پھر جیسے وہ کار ایک متوازی سڑک پر لے آیا۔

''اوہ۔ لگتا ہے تم شہر سے باہر جا رہے ہو۔''——— جوانا نے کہا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا ہے۔''——— جوزف نے کہا۔

"تم متوازی سڑک پر ہو اور تم نے کار کی رفتار دوگنی کر دی ہے۔ متوازی سڑک اور اس رفتار سے کار شہر سے باہر جانے والی سڑک پر ہی دوڑ سکتی ہے۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف خاموش ہو گیا۔ پھر کافی آگے جا کر اس نے کار کی رفتار کم کی اور آہستہ آہستہ دائیں طرف موڑنے لگا۔ کار ایک نشیب سے نیچے اتری اور پھر کار جیسے ہلکے ہلکے جھٹکے کھاتی ہوئی کچی سڑک پر آ گئی۔ جوانا اب خاموش ہو گیا تھا۔ جوزف اسے کوئی بات بتا ہی نہیں رہا تھا۔ اس لئے اس سے کچھ پوچھنا بیکار تھا۔ جوزف کافی دیر تک کچے پکے راستوں پر کار چلاتا رہا پھر اس نے کار روک دی۔

"چلو اترو۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے کار کا انجن بند کرتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے جوانا جیسے غصے سے بھر گیا۔ جوزف نہ جانے اسے اتنی دور کہاں اور کس ویران جگہ لے آیا تھا۔ اب وہ اسے شدید سردی میں کار سے نکلنے کے لئے کہہ رہا تھا۔ اس نے کچھ پوچھنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ جوزف اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جوانا سر جھٹکتا ہوا کار سے باہر آ گیا۔ جوزف کار کا پچھلا دروازہ کھول کر لکڑی کا باکس باہر نکال رہا تھا۔

ہر طرف گہری تاریکی، خاموشی اور دھند چھائی ہوئی تھی۔ اس تاریکی اور خاموشی میں دور دور تک کسی جھینگر کی بھی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کار سے باہر آتے ہی جوانا سردی کی شدت سے کانپ اٹھا تھا۔ دوسری طرف جوزف باکس کار کی چھت پر رکھ کر شاید اس کا

ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تالا کھول رہا تھا۔ باکس کا تالا کھولنے کی آواز اس خاموشی میں اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ چند لمحوں بعد جوزف نے ایک دیا سلائی جلائی اور کار کی چھت پر رکھی ایک پرانی اور تکونی لالٹین جلانے لگا۔ جوانا گھوم کر اس کے پاس آ گیا۔ جوزف نے باکس سے دو تلوار نما بڑے بڑے خنجر نکال کر کار کی چھت پر رکھے ہوئے تھے۔ باکس سے عجیب اور ناگوار سی بو آ رہی تھی۔

"دونوں خنجر اٹھا لو۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے لالٹین کی بتی جلا کر اس پر شیشہ چڑھا دیا تھا۔ مگر بھلا اس قدر دھند اور اندھیرے میں وہ معمولی سی روشنی کیا کر سکتی تھی۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے دونوں خنجر اٹھا لئے اور انہیں اندھیرے میں دیکھنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

جوزف نے باکس بند کر کے اسے اٹھا کر دوبارہ کار کی پچھلی سیٹوں پر ڈالا اور پھر کار کا دروازہ بند کر کے۔ اس نے کار کی چھت پر رکھی ہوئی لالٹین کا ہینڈل پکڑ کر اسے اٹھا لیا۔

"آؤ۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے ایک طرف مڑ کر قدم اٹھاتے ہوئے کہا تو جوانا کا دل چاہا کہ وہ دونوں خنجر جوزف کو مار دے جو نہ جانے اسے کہاں لے جانا چاہتا ہے۔

"یہ کون سی جگہ ہے جوزف۔"۔۔۔۔۔ جوانا سے رہا نہ گیا تو وہ جوزف سے پوچھ ہی بیٹھا۔

"قبرستان۔"۔۔۔۔۔ جوزف نے آگے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

''قبرستان۔''۔۔۔۔۔۔اس کی بات سن کر جوانا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہم شہر سے باہر بڑے شمالی قبرستان میں جا رہے ہیں۔ تم میرے پیچھے پیچھے چلتے رہو۔ یہاں ہر طرف قبریں ہی قبریں پھیلی ہوئی ہیں۔ میں احتیاط سے چل رہا ہوں۔ میرے پیچھے چلو گے تو تمہارے قدم کسی قبر پر نہیں پڑیں گے اور قبروں کی بے حرمتی نہیں ہو گی۔'' جوزف نے کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر تم یہاں کیوں آئے ہو۔ کیا ہے اس قبرستان میں۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جوانا پلیز۔ ابھی مجھ سے کچھ مت پوچھو۔ میں اس وقت تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔ اسی طرح میرے ساتھ ساتھ چلتے رہو۔ تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔'' جوزف نے کہا۔

''اوہ مگر۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے کہنا چاہا۔

''پلیز۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے ایک بار پھر پلیز کہا تو جوانا نے سر جھٹک کر ہونٹ بھینچ لئے۔ جوزف دائیں بائیں مڑتا ہوا نہ جانے کس طرف چلا جا رہا تھا اور جوانا اس کے ساتھ ساتھ قدم اٹھا رہا تھا۔ کافی آگے جا کر جوزف یکلخت رک گیا۔

''کیا ہوا۔ اب رک کیوں گئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے اسے رکتے

دیکھ کر خود بھی رکتے ہوئے کہا۔

''بب۔ باس۔ میں یہاں باس کی بو سونگھ رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔جوزف کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی تو جوانا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ماسٹر۔ تم ماسٹر کی بات کر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے شدید حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ یہیں ہے۔ میں اس کی بو پہچانتا ہوں۔ وہ یہیں ہے۔'' جوزف کی سرسراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ جوانا حیرانی سے جوزف کی جانب دیکھ رہا تھا جو اس سے چند فٹ کے فاصلے پر تھا۔ وہ بڑی بے چینی سے ادھر ادھر سر مار رہا تھا جیسے وہ ہوا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے ماسٹر یہاں ہے اور اس نے تمہیں فون کر کے یہاں بلایا ہے۔ اگر ایسا تھا تو مجھے پہلے ہی بتا دیتے۔ میں خواہ مخواہ پریشان ہو رہا تھا۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ باس نے مجھے یہاں نہیں بلایا ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر ماسٹر نے تمہیں یہاں نہیں بلایا تو تم۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شش۔ خاموش۔ مجھے کچھ سننے دو۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے اسے شش کارتے ہوئے کہا تو جوانا خاموش ہو گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ساکوڑا اور باگڑ سے یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اور باس۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

اوہ۔ جوانا۔ جلدی کرو۔ باس کی زندگی خطرے میں ہے۔ بھاگو۔'' جوزف نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو اس کی بات سن کر جوانا بھی بوکھلا گیا۔ جوزف یکلخت ایک طرف بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر جوانا بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔ جوزف اس سے خاصا فاصلے پر چلا گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں جلتی ہوئی لالٹین کی مدھم سی روشنی ہی تھی جو جوانا کو اس کے پیچھے بھگا رہی تھی۔ جوزف اب قبروں کے درمیان بنے ہوئے چھوٹے سے ٹیڑھے میڑھے راستے پر بھاگتا جا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر جوانا بھی اس کے پیچھے پوری رفتار سے بھاگ رہا تھا۔ وہ اب رک نہیں سکتا تھا۔ اگر وہ رک جاتا تو جوزف نہ جانے کہاں سے کہاں چلا جاتا اور وہ اس قبرستان میں بھٹکتا رہ جاتا۔

''باس۔ باس۔ کہاں ہو تم۔'' ـــــــ بھاگتے بھاگتے جوزف نے جیسے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز دور تک لہراتی چلی گئی تھی۔ وہ پاگلوں کی طرح کبھی اس طرف دوڑ رہا تھا تو کبھی اس طرف۔ ساتھ ساتھ وہ باس باس چلاتا جا رہا تھا۔ جوانا کو مجبوراً اس کی تقلید میں دوڑنا پڑ رہا تھا۔

''اوہ۔ رک جاؤ۔ باس۔ یہیں ہے۔'' ـــــــ اچانک جوزف نے ایک جگہ رکتے ہوئے کہا تو جوانا فوراً رک گیا اور اندھوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''کہاں ہے ماسٹر۔ کیا وہ تمہیں نظر آ رہا ہے۔'' ـــــــ جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ مجھے دکھائی نہیں دے رہا۔ مگر خون کی بو کے ساتھ باس کی بھی مجھے تیز بو محسوس ہو رہی ہے۔'' ـــــــ جوزف نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''خون۔'' ـــــــ جوانا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ یہاں شاید کسی کو قتل کیا گیا ہے۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ کک۔ کیا وہ ماسٹر تھا۔'' ـــــــ جوانا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ باس زندہ ہے۔ یہاں کسی اور کو قتل کیا گیا ہے۔'' جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر قدرے اطمینان آ گیا۔

''اگر ماسٹر زندہ ہے تو کہاں ہے وہ۔ کیا وہ تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تمہاری نظریں اندھیرے کو بھی چیر سکتی ہیں اور تمہیں گھپ اندھیرے میں دن کی روشنی کی طرح دکھائی دیتا ہے۔'' جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ مگر باس مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ یہاں میں چند شیطانی ذریات کے نشانات دیکھ رہا ہوں۔ شاید باس کو یہیں کہیں شیطانی ذریات نے گھیر رکھا تھا۔ باس شاید بے ہوش ہے اور اسے کسی شیطانی ذریت نے اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ اسی لئے وہ مجھے کہیں دکھائی نہیں دے رہا۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ تمہارا کہنے کا مطلب ہے یہاں کوئی ماورائی چکر شروع ہو گیا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ پہلے کبھی کسی شیطانی معاملے میں ملوث نہ ہوا تھا اس لئے وہ ان چکروں میں پڑنے سے ہمیشہ کتراتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ شیطانی ذریات کی موجودگی کا سن کر پریشان سا ہو گیا تھا۔

''ہاں۔ لگتا ہے یہاں ایک بہت بڑا شیطانی چکر چل رہا ہے۔ ایسا شیطانی چکر جس کی لپیٹ میں باس آ چکا ہے۔ اور۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جیسے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اور۔ اور کیا۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ تم ایک کام کرو۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''کون سا کام۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر کہا۔

''جہاں کھڑے ہو اسی جگہ گھٹنوں کے بل بیٹھ جاؤ اور تمہارے ہاتھوں میں جو خنجر ہیں انہیں اپنے دائیں بائیں زمین میں گاڑ دو۔ خنجر پوری قوت سے زمین پر مارنا تاکہ وہ دستوں تک گڑ جائیں۔'' جوزف نے کہا۔

''اس سے کیا ہوگا۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جلدی۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے سرد لہجے میں کہا تو جوانا جبڑے بھینچتا ہوا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے دونوں خنجروں والے ہاتھ بلند کئے اور پھر انہیں پوری قوت سے دائیں بائیں زمین پر مار دیا۔ دونوں خنجر یکی زمین میں دستوں تک گڑ گئے۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''بہت خوب۔ اب دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ان خنجروں کے دستوں پر رکھ دو۔ اور بالکل خاموش بیٹھے رہنا۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر ہتھیلیاں زمین میں گڑے ہوئے خنجروں پر رکھ دیں۔ اسی لمحے ایک جھماکا سا ہوا اور اچانک ہر طرف روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔ یکلدم روشنی ہونے سے ایک لمحے کے لئے جوانا کی آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں۔ اس نے ایک دو بار آنکھیں بند کر کے کھولیں تو اسے وہاں کا ماحول صاف دکھائی دینے لگا۔ تیز روشنی زمین پر رکھی اس لالٹین سے نکل رہی تھی جو جوزف اپنے ساتھ لایا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس پرانی اور معمولی نظر آنے والی لالٹین میں یکلخت کئی ہزار دولٹ کا بلب روشن ہو گیا ہو۔

جوانا نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں ہر طرف قبریں ہی قبریں پھیلی ہوئی تھیں۔ سامنے زمین کا ایک چھوٹا سا خالی قطع تھا جہاں جوزف، جوانا کے انداز میں گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور اس نے بھی اپنے دونوں ہاتھ پھیلا رکھے تھے۔ اس کے سامنے ایک آدمی گاؤن پہنے الٹا پڑا تھا اور اس سے کچھ فاصلے پر خون اور کٹے ہوئے ایک انسان کے اعضاء پڑے تھے۔ لالٹین سے نکلنے والی تیز روشنی نے اردگرد کے ماحول کو اندھیرے اور دھند سے صاف کر دیا تھا جس سے وہاں کا پراسرار اور بھیانک ماحول صاف دکھائی دے رہا تھا۔ لاش کا سر وہاں سے غائب تھا۔

جوزف کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے ہونٹ مسلسل ہل رہے تھے۔ وہ شاید کچھ پڑھ رہا تھا۔ اس خوفناک اور پُر ہول ماحول میں جوانا جیسے طاقتور انسان کا دل بھی ایک لمحے کے لئے دہل اٹھا تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ فوراً اٹھ کر وہاں سے بھاگ جائے۔ مگر وہ جی کڑا کر کے بیٹھا رہا۔ جوزف نے چونکہ اسے خاموش رہنے کو کہا تھا اس لئے اس نے ہونٹ سختی سے بھینچ لئے تھے۔ اچانک جوانا نے بے ہوش پڑے نوجوان کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھی۔ نوجوان نے کراہتے ہوئے سر اٹھایا تو اس کا چہرہ دیکھ کر جوانا کی آنکھیں مارے حیرت کے یوں پھیل گئیں جیسے ابھی حلقوں سے باہر نکل آئیں گی۔ وہ نوجوان کوئی اور نہیں اس کا ماسٹر عمران تھا۔ عمران کو دیکھ کر جوانا کے دل میں کئی وسوسے سے جاگ اٹھے تھے۔ وہ حیران ہو رہا تھا کہ ماسٹر اس ویران اور سنسان قبرستان میں کیسے آ گیا تھا۔ ہلکے پھلکے لباس میں وہ اس قدر شدید سردی میں وہاں کیوں پڑا تھا۔ عمران چند لمحے سر اٹھا کر حیرت سے روشنی میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں شدید حیرانی لہرا رہی تھی۔

”جوزف۔ جوانا۔ تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔“ ——— عمران نے حیرت سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر جوزف نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”باس۔ کیا آپ ٹھیک ہیں۔“ ——— جوزف نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں ٹھیک ہوں۔ کیوں کیا ہوا تھا مجھے اور یہ۔ یہ میں کہاں آ گیا ہوں۔ میں تو فلیٹ میں اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔ یہ جگہ۔ یہ جگہ تو کوئی قبرستان معلوم ہو رہی ہے۔“ ——— عمران نے حیرانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ خود کو اس ماحول میں دیکھ کر واقعی حیران ہو رہا ہو۔

”کیا آپ کو یاد نہیں کہ آپ یہاں کیوں اور کیسے آئے تھے۔“ جوزف نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ بالکل نہیں۔ میں نے بتایا تو ہے کہ میں اپنے فلیٹ کے کمرے میں سو رہا تھا۔ اب میری یہاں آنکھ کھلی ہے۔ اور یہ جوانا کیا کر رہا ہے۔ یہ ایسے کیوں بیٹھا ہے۔“ ——— عمران نے شدید حیرت بھرے لہجے میں جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جوزف نے اشارہ کیا تو جوانا فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ماسٹر۔ تم شہر سے تقریباً سو کلومیٹر دور ایک شمالی قبرستان میں ہو۔ کیا واقعی تمہیں نہیں معلوم کہ تم یہاں کیسے آئے تھے۔“ ——— جوانا نے حیرانی سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ میں تو خود حیران ہو رہا ہوں۔“ ——— عمران نے کہا۔

”لگتا ہے۔ کسی نے فلیٹ سے آپ کو اغوا کر کے یہاں پھینک دیا ہے۔“ ——— جوانا نے پُر خیال انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ باس اغوا نہیں ہوئے تھے۔ یہ خود چل کر یہاں آئے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

تھے۔"——— جوزف نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف جوانا بلکہ عمران بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"اپنی مرضی سے۔"——— عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ یہاں اپنی مرضی سے آئے تھے۔"——— جوزف نے ٹھوس لہجہ میں کہا۔

"حیرت ہے۔ میں اپنی مرضی سے اور خود چل کر یہاں آیا تھا اور مجھے اس کا پتہ ہی نہیں۔ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ میں نیند میں چلنے کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں اور نیند میں نائٹ رائیڈنگ کرتا ہوا یہاں آ گیا تھا۔"——— عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"نیند کی بیماری کا تو مجھے علم نہیں ہے۔ مگر آپ نے نائٹ رائیڈنگ ضرور کی ہے باس۔"——— جوزف نے سنجیدہ لہجہ میں کہا۔

"اور اس نائٹ رائیڈنگ میں تم دونوں بھی میرے ساتھ ہی یہاں آئے تھے شاید۔"——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ ہم دونوں تو آپ کو ڈھونڈتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔"——— جوانا نے کہا۔

"ڈھونڈتے ہوئے۔ کیا مطلب۔ کیا میں نے تم دونوں کو اپنی نائٹ رائیڈنگ کی خبر پہلے سے دے دی تھی۔ اور تمہیں بتا دیا تھا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔"——— عمران نے بدستور حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا کریڈٹ جوزف کو جاتا ہے ماسٹر۔ اس کے پاس واقعی

بے پناہ خداداد صلاحیتیں ہیں۔ اس قدر تاریکی اور دھند میں یہ جس طرح مجھے یہاں لایا ہے۔ اس سے تو میری عقل دنگ رہ گئی ہے۔ اگر میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی یقین نہ کرتا۔ اب مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ واقعی جوزف افریقہ کے جنگلوں کا پرنس ہے۔ خداداد اور پراسرار صلاحیتوں کا مالک۔ ایک ایسا پرنس جس کا اس روئے زمین پر شاید ہی کوئی مدمقابل ہو۔"——— جوانا نے جوزف کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے اس میں ایسا کیا دیکھ لیا ہے جو تم اس قدر اس کالے دیو کی تعریف کر رہے ہو۔"——— عمران نے کہا تو جوانا نے اسے ساری باتیں بتا دیں۔ جسے سن کر عمران بھی حیران رہ گیا۔

"جوزف۔"——— عمران نے جوزف کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔"——— جوزف نے اپنے مخصوص مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہے یہ سب۔ جوانا نے جو کچھ بتایا ہے کیا یہ سچ ہے۔" عمران نے کہا۔

"یس باس۔"——— جوزف نے اسی لہجے میں کہا۔

"تو بتاؤ۔ یہ سب کیا ہے۔"——— عمران نے کہا۔

"نہیں باس۔ ابھی نہیں۔ ابھی آپ میرے ساتھ چلیں۔" جوزف نے کہا۔

''کہاں۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے پوچھا۔

''یہاں بہت سردی ہے باس۔ آپ اپنے فلیٹ میں یا پھر میرے ساتھ رانا ہاؤس چلیں ۔ میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گا۔'' جوزف نے کہا۔

''سردی ۔ ارے باپ رے۔ واقعی یہاں بے حد سردی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں اس حالت میں یہاں کیسے آ گیا۔'' عمران نے کہا جیسے اسے سردی کا اب احساس ہوا ہو۔

''چلیں باس۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں چلو۔ لیکن ایک منٹ ٹھہرو۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔ اور غور سے قریب پڑی لاش کے ٹکڑوں کو دیکھنے لگا۔

''کیوں باس۔ اب کیا ہوا۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے چونک کر کہا۔

''یہ خون اور لاش کے ٹکڑے۔ کون قتل ہوا ہے یہاں۔ اور یہ سب کس نے کیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے لاش کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''لاش کے ٹکڑے کس کے ہیں۔ یہ تو میں بھی نہیں جانتا۔ لیکن۔'' جوزف ایک بار پھر کہتے کہتے رک گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''باس۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گا۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے سر جھٹک کر کہا۔ جیسے وہ عمران کو کچھ بتانا چاہتا

ہو مگر شاید جوانا کی موجودگی میں وہ مجبور ہو۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور یوں منہ چلانے لگا جیسے چیونگم چبا رہا ہو۔

''جوانا۔ زمین سے خنجر نکال لو۔ میں لالٹین اٹھا لیتا ہوں۔'' جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا کر زمین سے دونوں خنجر کھینچ لئے۔

''کیا ہمیں اسی طرح اندھیرے میں واپس جانا پڑے گا جس طرح ہم یہاں آئے تھے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اس لالٹین کی روشنی میں واپس جائیں گے۔ اس کی روشنی اب کم نہیں ہوگی۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے آگے بڑھ کر لالٹین کا ہینڈل پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے لالٹین اٹھانے سے واقعی وہاں روشنی میں کوئی کمی نہیں ہوئی تھی۔ جوزف نے لالٹین پر نہ جانے کیا پھونک دیا تھا کہ اس سے بدستور تیز روشنی خارج ہو رہی تھی۔ روشنی میں وہ قبروں سے بچتے ہوئے واپس اس طرف بڑھتے چلے گئے جہاں ان کی کار کھڑی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ کار میں بیٹھے واپس شہر کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ جوزف نے لالٹین کار میں ہی رکھ لی تھی جس سے کار میں اسی طرح روشنی ہو رہی تھی جیسے کار میں ہزاروں وولٹ کا بلب جل رہا ہو۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ یکبارگی زمین یوں لرزی جیسے زبردست بھونچال آگیا ہو۔ پھر ایک زور دار کڑاکے کی آواز سنائی دی۔ کڑاکے کی آواز سن کر چٹان پر بیٹھے ہوئے شنگورا نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

''آجاؤ لاشاما۔''______شنگورا نے اندھیرے میں اپنے مخصوص کرخت اور تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے سامنے چند چنگاریاں سی چمکیں اور غائب ہوگئیں۔

''میں حاضر ہوں آقا۔''______لاشاما نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''جانتا ہوں۔ بولو۔ کیا خبر لائے ہو۔''______شنگورا نے کہا۔

''میں نے اس زیاگو تک رسائی حاصل کر لی تھی آقا۔ مگر۔'' لاشاما کہتے کہتے رک گیا۔

''مگر۔ مگر کیا۔ تم خاموش کیوں ہو گئے ہو۔''______شنگورا نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''آقا۔ میں اپنے مقصد میں ناکام تو نہیں ہوا تھا۔ مگر آج کی رات شاید آپ کا کام پورا نہ ہو سکے گا۔''______لاشاما نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

''آج کی رات کام نہیں ہو سکے گا۔ مگر کیوں۔ کیوں نہیں ہو سکے گا آج میرا کام۔''______شنگورا نے بری طرح سے گرجتے ہوئے کہا۔

''میں مجبور ہو گیا تھا آقا۔''______لاشاما نے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ مجھے تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا تھا اور وہ زیاگو کہاں ہے۔''______شنگورا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''اسے شالاک اور موشائی لے گئے ہیں آقا۔''______لاشاما نے اسی طرح ڈرتے ڈرتے کہا تو شنگورا بری طرح سے اچھل پڑا۔

''شالاک۔ موشائی۔''______شنگورا نے کہا۔

''ہاں آقا۔ میں زیاگو کو تنقتار تک لے گیا تھا۔ اسے میں ڈرانے اور دھمکانے کی کوششیں کر رہا تھا کہ اچانک وہاں شالاک اور موشائی پہنچ گئے۔ آقا۔ شالاک کے ہاتھ میں تیز روشنی والی کاسان تھی اور موشائی نے دو بڑے بڑے جموسے پکڑ رکھے تھے۔ ایسی صورت میں جاسومے اور میں بھلا وہاں کیسے رکے رہ سکتے تھے۔ میں سیاہ بادلوں میں چھپ کر کافی دیر تک انتظار کرتا رہا مگر وہ دونوں زیاگو تک پہنچ گئے تھے پھر شالاک نے لاماسی کا استعمال کرتے ہوئے کاسان کی روشنی اس قدر

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تیز کر دی جس سے قفقار سے اندھیرا اور دھند چھٹ گئی۔ اگر وہ ایک لمحے کے لئے بھی روشنی گل کر دیتے تو میں ان سے زیاگو کو چھین لیتا۔ وہ زیاگو کو جس جگہ لے گئے تھے وہاں بھی انہوں نے کاسان گل نہیں کی تھی۔ میں انتظار کرتا رہا مگر چونکہ رات ڈھلنا شروع ہو گئی تھی اور دن نکلنے والا تھا اس لئے میں مجبور ہو کر واپس آ گیا۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ آخر شالاک اور موشائی وہاں کیسے پہنچ گئے تھے۔ ان کا زیاگو سے کیا تعلق تھا۔ وہ کاسان اور جموسے ساتھ لائے تھے۔ کیا انہیں معلوم تھا کہ ان چیزوں کی موجودگی میں تم اور جاسوسے وہاں سے بھاگ جاؤ گے اور کاسان کی روشنی میں تم زیاگو کو دوبارہ حاصل نہیں کر سکو گے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی بات سے تو میں پریشان ہوں آقا۔ میں نے دونوں کی باتیں سنی تھیں۔ وہ دونوں زیاگو کے سامنے یوں پیش آ رہے تھے جیسے وہ اس کے غلام ہوں۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"ایک عام انسان کے شالاک اور موشائی غلام ہو سکتے ہیں۔ نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ان جیسے انسانوں کی تو کئی طاقتیں غلام ہوتی ہیں اور خاص طور پر شالاک وہ تو افریقہ کے گھنے جنگلوں کے انتہائی بااثر انسان ہوتے ہیں جو ان جنگلوں پر راج کرتے ہیں۔ پھر وہ کس طرح عام انسان کے ساتھ اس کے غلام بن کر کیسے رہ سکتے

ہیں۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں آقا۔ میں نے جو دیکھا تھا وہ آپ کو بتلا دیا ہے۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"اوہ۔ مجھے شالاک اور موشائی کے بارے میں معلوم کرنا پڑے گا۔ وہ کون ہیں اور وہ زیاگو کی مدد کے لئے کیوں اور کیسے آئے تھے اور ان کا زیاگو سے کیا تعلق تھا۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"اس کے لئے آپ کو پاتال کی سیاگی سے بات کرنا ہوگی آقا۔ ان کے بارے میں سیاگی سے بہتر آپ کو اور کوئی نہیں بتا سکتا۔" لاشاما نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں اور میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ شالاک اور موشائیوں کے بارے میں سیاگی بہت کچھ جانتی ہے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

"اگر آپ کا حکم ہو تو میں پاتال سے اسے بلا لاؤں۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں۔ پہلے تم مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم زیاگو تک کیسے پہنچے تھے اور تم نے اسے قفقار تک۔ لے جانے کے لئے کیا کیا تھا۔" شنگورا نے کہا۔

"زیاگو کے بارے میں مجھے سیاگی نے ہی بتایا تھا آقا۔ آپ کا حکم سن کر میں پاتال چلا گیا تھا اور وہاں جا کر میں نے سیاگی سے بات کی

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

تو اس نے مجھے بتلا دیا کہ زیاگو کہاں رہتا ہے۔ اس کا پتہ معلوم کر کے میں اس جگہ پہنچ گیا جہاں زیاگو رہتا تھا۔

جس عمارت میں زیاگو رہتا تھا۔ میں وہاں داخل نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس کے کمرے میں بہت سی مقدس چیزیں موجود تھیں۔ اگر ان مقدس چیزوں کی موجودگی میں وہاں میں جاتا تو میں فوراً جل کر فنا ہو سکتا تھا۔ اس لئے میں نے اپنی مدد کے لئے بحر مردار سے شیاؤ کو بلا لیا تھا۔ شیاؤ ایک ایسی بدروح ہے جو کوئی بھی روپ دھار سکتی ہے۔ حاضر غائب ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اپنا قد گھٹا اور بڑھا بھی سکتی ہے اور اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اگر وہ کسی کے سر پہ سوار ہو جائے تو وہ اس انسان پر حاوی ہو کر اسے اپنی مرضی کا غلام بنا سکتی ہے۔ میں نے شیاؤ کو ساری تفصیل بتائی تو اس نے مجھ سے سو انسانوں کی بھینٹ لے کر میرا ساتھ دینے کی حامی بھر لی۔ وہ ناگن بن کر پہلے زیاگو کے فلیٹ میں داخل ہوئی۔ پھر اس نے زیاگو کے کمرے میں جا کر ایک مادہ مچھر کا روپ دھار لیا اور پھر اس نے سوئے ہوئے زیاگو کی گردن پر کاٹ کر اس کے خون میں اپنا سیاہ خون شامل کر کے اسے ناپاک کر دیا۔

اس کے بعد شیاؤ نے کمرے کی روشنی اور جلتی ہوئی آگ بجھائی اور وہاں ایسا منتر پھونک دیا جس سے کمرے میں زبردست بھونچال آ گیا۔ زمین ہلنے اور زور دار گڑگڑاہٹ کی آوازیں سن کر زیاگو جاگ گیا۔ اس نے اٹھ کر فوراً مقدس کلام پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے

مقدس کلام پڑھنے سے شیاؤ کا سحر ٹوٹ گیا اور بھونچال رک گیا۔ مگر وہ جیسے ہی دوبارہ لیٹا۔ شیاؤ نے وہاں پھر بھونچال لانا شروع کر دیا۔ دو تین بار زیاگو نے مقدس کلام پڑھا تو شیاؤ پریشان ہو گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر مچھر کے روپ میں زیاگو کو کاٹا تو زیاگو کے دل و دماغ سے تمام تر مقدس کلام مفقود ہو گیا۔

پھر شیاؤ نے سحر پھونکا تو وہاں ایک بار پھر بھونچال آنا شروع ہو گیا۔ اس بار زیاگو کو کچھ نہ سوجھا تو وہ اٹھ کر کمرے سے نکل بھاگا۔ شیاؤ اس کے پیچھے لپکی۔ وہ دروازہ کھول کر جیسے ہی باہر نکلا۔ شیاؤ نے اسے اٹھا کر اوپر سے نیچے پھینک دیا۔ اس کا خیال تھا کہ بلندی سے گرا کر وہ زیاگو کو بے ہوش کر دے گی اور پھر وہ اسے قفقار میں لا کر میرے حوالے کر دے گی۔ جہاں میں اس عورت کی قبر کے پاس موجود تھا جس کے ہاتھ سے سیاہ دھاگہ اتارنا تھا۔ مگر جیسے ہی شیاؤ نے اسے اٹھا کر نیچے پھینکا اس نے حیرت انگیز پھرتی سے خود کو سنبھال لیا اور وہ پیروں کے بل زمین پر آ گیا۔ شیاؤ اس کے خون میں اپنا خون شامل کر چکی تھی۔ وہ چاہتی تو اس کے سر پر سوار ہو کر اسے زبردستی قفقار تک لا سکتی تھی۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے سحر پھونک کر زیاگو کے دماغ کو قدرے ماؤف کر دیا۔ زیاگو اپنے فلیٹ کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ مگر اس کے قدم اپنے فلیٹ کی طرف نہیں بلکہ قفقار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ وہ ایک قدم اٹھاتا تو شیاؤ سحر پھونک کر اس کے ایک قدم کو ایک ہزار قدم آگے بڑھا دیتی۔ مگر پھر نہ جانے کیا ہوا کہ زیاگو رک

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

گیا۔ شیاؤ اسے شہری آبادی سے کافی دور لے آئی تھی۔ میرے حکم سے چونکہ وہ زیاگو پر زبردستی حاوی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ زیاگو کے سامنے آ گئی۔

اس نے زیاگو کو اپنے بارے میں بتا دیا اور اس سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ چلے مگر زیاگو نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ تب شیاؤ میرے پاس آئی اور اس نے کہا کہ وہ زیاگو کو شہری آبادی سے دور لے آئی ہے۔ وہ ایک جگہ رک گیا ہے۔ اب اسے وہاں سے لانے کے لئے مجھے جاسوموں کو بھیجنا پڑے گا۔ اس نے نشانی کے طور پر زیاگو کو وہاں روکنے کے لئے اس کے پیروں میں کڑے ڈال دیئے تھے۔ چنانچہ میں نے زیاگو کو قنقفار میں لانے کے لئے جاسوموں کو بھیج دیا۔ جاسومے بھی چاہتے تھے کہ زیاگو اپنے قدموں پر چلتا ہوا قنقفار تک پہنچے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ شیاؤ کے خون نے زیاگو کے دماغ کو ایک خاص حد تک بدلا تھا۔ وہ صرف اپنا اور اپنے ساتھیوں کے نام اور مقدس کلام بھولا تھا جبکہ اس کا باقی دماغ اسی طرح کام کر رہا تھا جیسے عام حالات میں کرتا تھا۔ جس پر مجبور ہو کر لاکڑے جاسومے نے اس پر آتش جادو کر کے اسے بے ہوش کر دیا اور پھر وہ اسے سیاہ زنجیروں میں باندھ کر قنقفار میں میرے پاس لے آئے۔ میں نے اس کے جسم پر بندھی ہوئی سیاہ زنجیریں کھول دیں اور باسومنتر پڑھ کر اسے ہوش میں لے آیا۔ مگر جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ زیاگو کا ذہن کام کر رہا تھا اس نے میری کسی بھی بات کو ماننے سے صاف انکار کر دیا اور مجھے آپ کا حکم تھا

کہ قبر کشائی سے لے کر عورت کے ڈھانچے کے ہاتھ سے سیاہ دھاگہ نکالنے اور اس سیاہ دھاگے کو لے جا کر زیاگو کے اپنی ماں کے ہاتھ پر باندھنے تک مجھے سوائے اسے ڈرانے دھمکانے اور سمجھانے کے اور کچھ نہیں کرنا۔ اس لئے میں نے اس پر کوئی عمل نہیں کیا تھا۔ اسے خوف زدہ کرنے کے لئے میں نے اس کے سامنے ایک انسان کے ٹکڑے بھی کرائے تھے اور اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس کے انکار کرنے پر میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔ مگر آقا۔ وہ ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا تھا۔ سب کچھ دیکھ کر اور سن کر بھی اس نے اپنا ارادہ نہیں بدلا تھا۔ پھر میں نے اس کے سر پر شیاؤ سوار کرا دی۔ میں شیاؤ کی مدد سے اسے بے حد سخت اور خوفناک اذیتیں دینا چاہتا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ میں ایسا کرتا وہاں شاناک اور موشائی آ گئے تو مجبوراً مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا۔" ——— لاشامار کے بغیر کہتا چلا گیا۔ اس نے شنگورا کو عمران کے ساتھ ہونے والی تمام باتوں سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔

"شیاؤ کو تم نے اس کے سر پر سوار کرا کر بہت اچھا کام کیا ہے لاشامار۔ اس کی موجودگی میں زیاگو کا دماغ تو کام کرتا رہے گا مگر نہ اسے اپنا نام یاد آئے گا اور نہ ہی کوئی مقدس کلام پڑھ سکے گا۔" ——— ساری باتیں سن کر شنگورا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے شیاؤ کو احتیاط کے پیش نظر اپنے ساتھ رکھنے کا فیصلہ کیا تھا آقا۔ میں نے اسے سمجھا دیا تھا کہ زیاگو سے میں جو کام لینا چاہتا ہوں۔ اول تو وہ اسی رات میں پورا ہو جائے گا۔ لیکن اگر کام پورا

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہونے سے کسی بھی وجہ سے رہ جائے تو اسے دن اور دن کی روشنی میں ہر حال میں زیاگو کا خیال رکھنا پڑے گا۔ وہ اسے نہ کسی مقدس مقام پر جانے دے گی اور نہ ہی اس کے ذہن میں کوئی مقدس نام اور کلام آنے دے گی اور اگر بفرض محال کسی مقدس ہستی نے آ کر زیاگو کی مدد کرنے کی کوشش کی تو وہ زیاگو کو کسی بھی نیک عمل کرنے سے روکے رکھے گی۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

"اچھا ہے۔ یہ بہت ہی اچھا ہے۔ لیکن کیا وہ شالاک اور موشائی کی نظروں میں تو نہیں آ جائے گی۔"۔۔۔۔۔۔شنگورا نے کہا۔

"نہیں آقا۔ شیاؤ زیاگو کے بالوں کی جڑوں میں چھپنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے بارے میں شالاک اور موشائی کو کچھ پتہ نہیں چل سکے گا۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

"لیکن اگر شالاک اور موشائی نے زیاگو کو اسی طرح کاسان کی روشنی میں رکھا تو شیاؤ زیاگو کو باہر کیسے لائے گی۔ شالاک اور موشائی تو ہر بار اس کے راستے کی دیواریں بنے رہیں گے۔"۔۔۔۔۔۔شنگورا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ یہ تو ہے۔ آپ سیاگی کو بلا لیں۔ شاید اس کے پاس کوئی حل ہو۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ بلا لاؤ اسے۔"۔۔۔۔۔۔شنگورا نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"جو حکم آقا۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔ اسی لمحے ایک زوردار کڑاکا

ہوا۔ شنگورا کے سامنے چنگاریاں سی اڑیں اور پھر بجھ گئیں۔ چند لمحوں بعد یکے بعد دیگرے دو زوردار کڑاکے ہوئے۔ چنگاریاں اڑنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی ہلکی سی لہریں سی چمکیں اور لاشاما کی آواز سنائی دی۔

"میں سیاگی کو لے آیا ہوں آقا۔"۔۔۔۔۔۔لاشاما کی آواز سنائی دی۔

"سیاگی شیطان شنگورا کے سامنے سر جھکا رہی ہے۔"۔۔۔۔۔۔اچانک ایک عورت کی کڑکتی ہوئی اور تیز آواز سنائی دی۔

"سیاگی۔"۔۔۔۔۔۔شنگورا نے کہا۔

"حکم آقا۔"۔۔۔۔۔۔جواب میں سیاگی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"تم پاتال کی سب سے باخبر بدروح ہو۔ تمہیں پاتال میں رہنے کے باوجود زمینی دنیا کا بھی پتہ ہوتا ہے۔ تم سے نہ تو شیطانی دنیا چھپی ہوئی ہے اور نہ ہی تم سے آج کے دور میں زندہ رہنے والے روشنی کے نمائندے چھپے ہوئے ہیں۔ تم ان کے بارے میں سب جانتی ہو اور چاہو تو سب بتا بھی سکتی ہو۔"۔۔۔۔۔۔شنگورا نے کہا۔

"جی ہاں آقا۔ آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔"۔۔۔۔۔۔سیاگی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مجھے یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا ہے۔"۔۔۔۔۔۔شنگورا نے کہا۔

"نہیں آقا۔ مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ اس انسان جس کا آپ نے عارضی نام زیاگو رکھا ہے۔ اس کے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

غلاموں کے بارے میں مجھ سے جاننے کے لئے بلایا ہے۔''۔۔۔۔۔سیاگی نے کہا۔

''بہت خوب۔ تو بتاؤ۔ شالاک اور موشائی کی حقیقت کیا ہے اور تم نے یہ کیا کہا ہے کہ وہ دونوں زیاگو کے غلام ہیں۔''۔۔۔۔۔بات کرتے کرتے اچانک شنگورا نے چونک کر کہا۔

''ہاں آقا۔ وہ دونوں زیاگو کے غلام ہیں۔''۔۔۔۔۔سیاگی نے کہا تو شنگورا بے اختیار اچھل پڑا۔

''تعجب ہے۔ شالاک اور موشائی زیاگو جیسے انسان کے غلام ہو سکتے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔''۔۔۔۔۔شنگورا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو بتاتی ہوں آقا۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو یہ بتا دوں کہ لاشاما جسے شالاک اور موشائی کہہ رہا ہے ان میں سے نہ کوئی شالاک ہے اور نہ ہی موشائی۔ بلکہ وہ زیاگو کے ساتھی ہیں جن میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور دوسرا جوانا ہے۔''۔۔۔۔۔سیاگی نے کہا۔

''جوزف۔ جوانا۔ اوہ مگر لاشاما تو کہہ رہا تھا کہ وہ شالاک اور موشائی ہیں اور اس نے ان کے پاس کا سامان اور جوتے بھی دیکھے تھے۔''۔۔۔۔۔شنگورا نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ آقا۔ یہ سچ ہے۔ میں انہیں پہچانتا ہوں۔ وہ شالاک اور موشائی ہی تھے۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے فوراً اپنا دفاع کرتے ہوئے کہا تو

اس کی بات سن کر سیاگی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم ہنس کیوں رہی ہو۔ کیا لاشاما نے ہم سے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔''۔۔۔۔۔شنگورا نے یکلخت غصے میں آتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نہیں آقا۔ مم۔ میں بھلا آپ کے سامنے غلط بات کیسے کہہ سکتا ہوں۔''۔۔۔۔۔شنگورا کا غضبناک لہجہ سن کر سیاگی کے بولنے سے پہلے لاشاما نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''لاشاما نے واقعی آپ سے غلط بیانی نہیں کی ہے آقا۔ لیکن یہ بھی درست ہے کہ وہ شالاک اور موشائی نہیں تھے۔''۔۔۔۔۔سیاگی نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ شالاک اور موشائی نہیں تھے تو کون تھے اور ان کے پاس کا سامان اور جوتے کہاں سے آ گئے۔''۔۔۔۔۔شنگورا نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ بے پناہ غصہ بھی تھا۔ جیسے وہ سیاگی کی دو رخی باتوں پر خفا ہو۔

''لاشاما جسے شالاک سمجھ رہا ہے وہ افریقہ کے جنگلوں کا ہی رہنے والا ہے اور اس کا مکاشو خاندان سے تعلق ہے۔ ایک دور میں مکاشو خاندان افریقہ کے گھنے اور پراسرار جنگلوں پر حکمرانی کرتا تھا اور اسی دور میں مکاشو خاندان کا ایک ایک فرد اپنے آپ میں وچ ڈاکٹر ہوا کرتا تھا۔ اس خاندان کے شالاک خاندان کے ساتھ گہرے مراسم تھے اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جب مکاشو اور شالاک خاندان ایک ہو گئے تھے۔ مکاشو خاندان کا ایک فرد جو جوزف تھا اسے شالاک خاندان کی ایک عورت نے پالا تھا اور اسے اپنا دودھ پلا کر بڑا کیا تھا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

یہی وجہ ہے کہ اس کی رگوں میں اس عورت کا دودھ خون بن کر دوڑ رہا ہے۔ مکاشو خاندان اور شالاک خاندان کے بڑوں نے جوزف کو بڑے لاڈ اور پیار سے پالا تھا اور اسے بچپن سے ہی پراسرار علوم کا ماہر بنانا شروع کر دیا تھا۔ پھر جوزف جنگلوں کے ایک بڑے اور روشنی کے نمائندے جوشوا کے پاس آ گیا۔ جس نے اسے نیکی کا درس دینا شروع کر دیا تھا۔ جوزف نے فادر جوشوا کو اپنا سب سے بڑا استاد اور باپ مان لیا تھا۔ اس نے فادر جوشوا کے کہنے پر اپنے تمام پراسرار علوم ترک کر دیئے تھے۔ اس نے جوزف کو البتہ اس بات کی اجازت دے دی تھی کہ وہ ان پراسرار علوم کو بدی کو نیکی میں بدلنے اور خاص طور پر شیطانی معاملات میں مداخلت کرنے اور انہیں نقصان پہنچانے کے لئے ضرور استعمال کر سکتا ہے۔

جوزف نے فادر جوشوا کا حکم مان کر اس کی پیروی کرنا شروع کر دی۔ فادر جوشوا نے اس کے علوم کو تقویت دیتے ہوئے اسے اور زیادہ طاقتور اور ناقابل تسخیر بنا دیا۔ جس سے جوزف نیکی اور بدی کی آسانی سے پہچان کر سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ دور رہ کر بھی بدروحوں پر دسترس حاصل کر سکتا تھا۔ شیطانی معاملات میں مداخلت کرنا۔ انہیں نقصان پہنچانا اور خاص طور پر نیکی کے خلاف کام کرنے والی شیطانی ذریات کے آڑے آنا۔ اس کا معمول بن گیا تھا اور اس جیسے انسان کے پراسرار علوم سے بدروحیں اور شیطانی ذریات بھی کنی کترانا شروع ہو گئی تھیں۔

بہرحال مختصر یہ کہ جوزف شیطان اور شیطانی ذریات کی راہوں میں روڑے اٹکانے والا بہت خطرناک انسان ہے۔ وہ جنگلوں سے نکل کر زیاگو کے ساتھ اس کا غلام بن کر آ گیا تھا اور انسانوں کی دنیا میں آ کر اس نے کثرت سے سوم رس پینا شروع کر دیا تھا۔ جس سے اس کی پراسرار صلاحیتیں ختم ہوتی چلی گئیں۔ لیکن اس کے باوجود وچ ڈاکٹروں اور فادر جوشوا کا ہاتھ اس کے سر پر تھا اور وہ اسے اچھے اور برے حالات سے آگاہ کرتے رہتے تھے۔ پھر جوزف نے زیاگو کے کہنے پر سوم رس پینا ترک کر دیا۔ اور پھر زیاگو کے ساتھ جب وہ چند شیطانی معاملات میں کودا تو آہستہ آہستہ اس کی پراسرار طاقتیں بیدار ہونا شروع ہو گئیں۔

ابھی تک اس کی ساری صلاحیتیں بحال نہیں ہوئی ہیں۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ اس کی صلاحیتیں اسے واپس ملتی جائیں گی اور ایک وقت ایسا آئے گا جب وہ ایک بار پھر پراسرار علوم کا بہت بڑا ماہر بن جائے گا۔ اس وقت وہ اپنے آقا کے ساتھ مل کر شیطانی ذریات کے خلاف ایسے اقدام کرنا شروع کر دے گا جس سے مہا شیطان اور اس کی ذریات کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔“ ——— سیاگی نے شنگورا کو جوزف کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے جوزف کی تمام پراسرار صلاحیتوں کے بارے میں بھی بتا دیا۔ یہاں تک کہ وہ عمران کو کیسے اور کن حالات میں ملا تھا اور وہ اس کا غلام بن کر کیوں رہ رہا تھا اس کے بارے میں بھی اس نے شنگورا کو سب کچھ بتا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

دیا تھا۔

''اوہ۔ زیاگو جیسے انسان کے ساتھ اگر اس قدر خوفناک انسان ہے تو ہم زیاگو کو اپنے کام کے لئے کیسے آمادہ کریں گے۔ وہ جوزف تو اپنے آقا کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے گا''۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں آقا۔ ایسا ہی ہے''۔۔۔۔۔۔ سیاگی نے کہا۔

''مگر وہ قفقار تک کیسے پہنچ گیا تھا۔ اور موشائی اور ان کے پاس کاسان اور جموسے بھی تو تھے''۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''جوزف کو اس کے فادر جوشوا نے جنگلوں سے آتے وقت اسے بہت کچھ دیا تھا جن میں کاسان، جموسے کے علاوہ اور بھی بہت کچھ تھا۔ ان سب چیزوں کو جوزف نے اپنے پاس سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ جسے وقت آنے پر وہ استعمال کرتا رہتا ہے۔ رہی بات موشائی کی تو جوزف نے چونکہ جوانا کو دو جموسے پکڑا دیئے تھے۔ اس لئے لاشاما اسے موشائی سمجھ بیٹھا تھا جبکہ بات صرف اتنی ہے کہ جوانا کی شکل افریقہ کے جنگلوں کے موشائی قبیلے کے ایک موشائی جیسی ہے اور اس کا قد کاٹھ بھی اتنا ہی ہے''۔۔۔۔۔۔ سیاگی نے کہا۔

''بہر حال۔ وہ شالاک اور موشائی ہوں یا نہ ہوں۔ مگر تم نے جو تفصیل بتائی ہے۔ اس سے تو وہ دونوں شالاکیوں اور موشائیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں''۔۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

''ہاں آقا۔ ایسا ہی ہے''۔۔۔۔۔۔ سیاگی نے اپنے مخصوص لہجے

میں کہا۔

''ان دونوں کی موجودگی میں تو زیاگو ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گا۔ ایک رات ضائع ہو گئی ہے۔ اب میرے پاس تین راتوں کا وقت باقی ہے۔ اگر ان دونوں نے زیاگو کو اسی طرح کاسان کے گھیرے میں رکھا تو شیاؤ، زیاگو کو باہر لانے میں کیسے کامیاب ہو گا۔ وہ باہر نکل کر قفقار میں نہیں جائے گا تو میرا کام کیسے پورا ہوگا''۔ شنگورا نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جوزف کو ہر بات کا علم ہو چکا ہے آقا۔ فادر جوشوا نے اس کے دل و دماغ میں ایسی باتیں بھری تھیں جس سے وہ بے چین ہو کر اپنے آقا کو بچانے کے لئے نکل کھڑا ہوا تھا اور فادر جوشوا نے ہی اس کے دماغ میں ڈالا تھا کہ وہ اپنے ساتھ جوانا۔ کاسان اور جموسے بھی لے جائے۔ اپنے آقا کو بچانے کے لئے جوزف نے بظاہر تو ہر کام غیر ارادتاً کیا تھا مگر اس کے پیچھے اس کے فادر جوشوا کا ہی ہاتھ تھا اور اب فادر جوشوا نے اس کے پاس جا کر اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔ جوزف کو معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کون ہیں اور آپ نے اس کے آقا زیاگو کے پاس لاشاما اور جاسوسوں کو کیوں بھیجا تھا۔ یہاں تک کہ جوزف یہ بھی جانتا ہے کہ زیاگو کے سر پر شیاؤ بھی موجود ہے''۔۔۔۔۔۔ سیاگی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اب کیا ہو گا۔ جوزف اگر سب کچھ جان گیا ہے تو پھر میرا کام کیسے پورا ہو گا۔ وہ تو زیاگو کو کاسان کی روشنی سے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نکلنے ہی نہیں دے گا اور اگر زیاگو کاسان کی روشنی کے گھیرے میں رہا تو اگلی تین راتیں بھی یونہی گزر جائیں گی اور ۔ اور۔"۔۔۔۔۔ شنگورا حیرت اور پریشانی کے عالم میں کہتا چلا گیا۔ اب اس کے لہجے میں بے پناہ خوف کا عنصر بھی نمایاں ہو گیا تھا۔

"جوزف کا یہی ارادہ ہے آقا کہ وہ زیاگو کو زیادہ سے زیادہ وقت اپنے پاس رکھے۔ اس نے زیاگو کو فادر جوشوا کے کہنے پر ایک جڑی بوٹی پلا کر گہری نیند سلا دیا ہے۔ زیاگو چار دن اور تین راتیں اسی طرح سوتا رہے گا اور چار دنوں اور تین راتوں کے بعد جب سب کچھ ختم ہو جائے گا تو وہ زیاگو کو جگا دے گا۔ زیاگو کو اس بات کا بھی علم نہیں ہو گا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا اور وہ اتنا وقت کیوں سویا رہا تھا۔ وقت گزرنے کے وجہ سے شیاؤ بھی اسے چھوڑ دے گی۔"۔۔۔۔۔ سیاگی نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہو گیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ برباد ہو جاؤں گا۔ میں مہا شیطان کی جگہ کبھی نہیں لے سکوں گا۔ ساسائی طاقتیں نہ ملنے سے میری ساری طاقتیں مجھ سے چھن جائیں گی۔ مہا شیطان مجھے فوراً اپنی قید میں لے جائے گا اور پھر وہ میرا بے حد بھیانک حشر کرے گا۔ میں قیامت تک مہا شیطان کے ہاتھوں خوفناک سے خوفناک عذاب بھگتا رہوں گا۔ کچھ کرو سیاگی۔ کچھ کرو۔ مجھے ہر صورت میں ساسائی طاقتیں حاصل کرنی ہیں اور میں نے چونکہ مہا شیطان کی شرطیں پوری کرنے کا کہہ دیا ہے اس لئے اب ساسائی طاقتیں مجھے اسی صورت میں مل سکتی ہیں جب زیاگو اپنی مرضی سے

قفقار میں جا کر عورت کی قبر کھود کر سیاہ دھاگہ نکالے اور اسے لے جا کر اپنی بوڑھی ماں کے ہاتھ پر باندھ دے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ خوف اور پریشانی سے اس کا لہجہ بے حد تھر تھرا رہا تھا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔ مہا شیطان نے آپ کو جان بوجھ کر زیاگو کے چکر میں الجھا دیا ہے۔ اسی لئے آپ کو جوزف کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا تھا۔ اگر آپ کو جوزف کا علم ہوتا تو آپ شامل پجاری سے کہہ کر مہا شیطان سے اپنی مرضی سے آسان شرائط حاصل کر سکتے تھے۔ مہا شیطان آپ سے بہت ناراض ہیں۔ آپ ان کا درجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور مہا شیطان آپ کو اس خوفناک صورتحال میں پھنسا کر اپنا دفاع کرنا چاہتے ہیں جو ان کا حق ہے۔"۔۔۔۔۔ سیاگی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مہا شیطان مجھ سے ایسی چال چلے گا اس کا واقعی مجھے اندازہ نہیں تھا۔ یہ برا ہوا ہے۔ بہت برا۔ اب میں کیا کروں۔" شنگورا نے غصے اور پریشانی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اب۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں آقا۔ یہ آپ کا اور مہا شیطان کا معاملہ ہے۔"۔۔۔۔۔ سیاگی نے کہا۔

"کیا تمہارے پاس اس مسئلے کا کوئی حل ہے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسا حل۔"۔۔۔۔۔ سیاگی نے پوچھا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

”یہی کہ کسی طرح جوزف اور جوانا میرے راستے سے ہٹ جائیں اور زیاگو میرا کام پورا کر دے۔“ ـــــــ شنگورا نے کہا۔

”حل تو ہے۔ مگر میں آپ کو نہیں بتا سکتی۔ اگر میں نے آپ کی مدد کی تو مہا شیطان مجھ سے بھی ناراض ہو جائے گا اور پھر میرا بھی وہی انجام ہوگا جو آپ کا ہوگا۔“ ـــــــ سیاگی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسا تب ہی ہوگا نا جب مہا شیطان اپنے منصب پر رہے گا۔“ شنگورا نے کہا۔

”کیا مطلب۔“ ـــــــ سیاگی نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

”سوچو۔ سیاگی سوچو۔ اگر میرا مقصد پورا ہو گیا تو مہا شیطان کا منصب مجھے مل جائے گا۔ پھر مہا شیطان کا دربار اور اس کی ساری طاقتوں کا میں مالک بن جاؤں گا۔ میں مہا شیطان بن کر تمہیں وہ کچھ دوں گا جس کا تم نے سوچا بھی نہیں ہوگا۔“ ـــــــ شنگورا نے سیاگی کو لالچ دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ لیکن ہاں۔ اگر آپ کسی طرح جوزف اور جوانا کو ہلاک کرا دیں تو پھر زیاگو کو شاید اپنے کام کے لئے آمادہ کر سکوں۔ حالانکہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ زیاگو وقتی طور پر بے بس ضرور ہو گیا ہے۔ مگر آپ نہیں جانتے اس کے سر پر بھی روشنی کی دنیا کے بڑے بڑے نمائندوں کے ہاتھ ہیں اور اس کی ماں کی دعائیں روشنی بن کر ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتی

ہیں۔ یہ تو شیاؤ کی قسمت اچھی تھی کہ وہ زیاگو تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی اور اس نے مادہ مچھر بن کر اسے کاٹ لیا تھا۔ اس وقت زیاگو ایک تو گہری نیند میں تھا دوسرا یہ کہ زیاگو کے کمرے میں ایک بت بھی تھا جسے اس نے ڈیکوریشن کے طور پر رکھا ہوا تھا۔ جس کمرے میں بت یا انسانی تصاویر ہوتی ہیں۔ وہاں نیکی کے فرشتے نہیں جاتے اور نہ ہی ایسے کمرے میں عبادت کی جا سکتی ہے۔ زیاگو کے سر پر جب تک شیاؤ موجود رہے گی۔ نیکی اور روشنی کی طاقت اس کے قریب تو نہیں جائے گی۔ مگر وہ اس کی رہنمائی ضرور کرے گی جس سے وہ غلط راستوں پر جانے سے خود کو بچا سکے۔“ ـــــــ سیاگی نے کہا۔

”جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا۔ میں زیاگو کو ایسا موقع ہی نہیں دوں گا کہ وہ کسی کی رہنمائی حاصل کر سکے۔ تم بس مجھے زیاگو کو جوزف کی جلائی ہوئی کاسان کی روشنی سے باہر نکالنے کا طریقہ بتاؤ۔ اس کے بدلے میں تم جو چاہو گی میں کروں گا جو مانگو گی میں دوں گا۔“ شنگورا نے کہا۔

”تمہارے پاس۔ اب تین راتیں ہیں۔ کیا ان تین راتوں تک تم مجھے سو سو انسانوں کی بھینٹ دے سکتے ہو۔“ ـــــــ سیاگی نے آپے سے تم پر آتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ضرور۔ میں تمہیں جتنی چاہو بھینٹ دوں گا۔ تم مجھے طریقہ بتاؤ۔“ ـــــــ شنگورا نے اس کا آپ سے تم پر آنے کا برا منانے کی بجائے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''ٹھیک ہے۔ سنو۔ ان دونوں کو راستے سے ہٹانے کا ایک ط طریقہ ہے۔''۔۔۔۔۔۔سیاگی نے کہا۔

''کیا۔ جلدی بتاؤ۔''۔۔۔۔۔۔شنگورا نے بے چینی سے پوچھا۔ سیاگی اسے بتانے لگی کہ وہ عمران کو جوزف اور جوانا سے کیسے الگ کر سکتا ہے اور شنگورا نہایت انہماک سے اس کی ترکیب سننے لگا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''میری سمجھ میں نہیں آرہا۔ آخر تم یہ سب کیا کرتے پھر رہے ہو۔ تم نے ماسٹر کو بے ہوش کر کے تہہ خانے میں بند کر دیا ہے اور تہہ خانے میں وہ پراسرار لالٹین بھی رکھ دی ہے جس سے تیز روشنی نکلتی ہے۔ حیرت ہے ایک معمولی سی لالٹین سے اتنی تیز روشنی کیسے نکل سکتی ہے اور تم نے اس لالٹین کو خاص طور پر ماسٹر کے سر کے پاس کیوں رکھا ہے اور تم مجھے تہہ خانے میں جانے بھی نہیں دے رہے کہ میں دیکھ سکوں کہ ماسٹر کس حال میں ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے جوزف کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

جوزف عمران کو سیدھا رانا ہاؤس لے آیا تھا۔ اس نے عمران کو کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ اسے بتاتا بھی کیسے۔ اسے خود بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کرتا پھر رہا ہے۔ بس اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا دل و دماغ ایک ہو گیا ہو۔ اس کا دل جو کہہ رہا تھا اس کا دماغ مان رہا تھا۔ اور وہ

لاشعوری طور پر سب کچھ کرتا چلا جا رہا تھا۔

اس نے کار میں جلتی ہوئی لالٹین عمران کے قریب رکھ دی تھی اور شاید یہ اسی پر اسرار لالٹین کا ہی اثر تھا کہ راستے میں عمران نے اس سے کچھ نہیں پوچھا تھا بلکہ وہ پچھلی سیٹ سے ٹیک لگا کر سو گیا تھا۔ جب جوزف کار رانا ہاؤس میں لایا تب اس نے آنکھیں کھولیں تھیں۔ عمران نے اس سے رانا ہاؤس میں آنے کی وجہ پوچھی تو جوزف نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ وہ اسے کچھ بتانا اور دکھانا چاہتا ہے۔ پھر جوزف لالٹین کی روشنی میں اسے ایک کمرے میں لے گیا۔ عمران صوفے پر بیٹھا تو جوزف نے لالٹین اس کے سامنے میز پر رکھ دی۔ عمران کی نظریں جیسے اس لالٹین اور اس سے نکلنے والی روشنی پر جم گئی تھیں۔ اس نے جوزف سے اس لالٹین اور اس سے حیرت انگیز طور پر نکلنے والی تیز روشنی کے بارے میں بھی کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

پھر جوزف عمران اور جوانا کو وہیں چھوڑ کر خود کچن میں چلا گیا۔ اس نے کچن میں جا کر تین مگ کافی کے بنائے اور پھر اس نے عمران کے مگ میں جیب سے ایک جڑی بوٹی نکال کر اس میں گھول دی۔ اس وقت بھی اس کے ذہن میں کوئی بات نہیں تھی۔ وہ بس اپنے دل کی آواز سن رہا تھا اور مان رہا تھا۔ اس نے جڑی بوٹی والا مگ عمران کو لا کر دے دیا۔ جسے پیتے ہی عمران کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

جوزف نے جوانا کو بتایا کہ اس نے عمران کو ایک جڑی بوٹی پلا کر گہری نیند سلا دیا ہے۔ جس پر جوانا نے اس سے لاکھ پوچھا کہ اس نے

ایسا کیوں کیا ہے مگر اس نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔ پھر جوزف وہاں سے عمران کو اٹھا کر تہہ خانے میں لے گیا۔ عمران کے ساتھ ساتھ اس نے لالٹین بھی اٹھا لی تھی۔ عمران کو اس نے تہہ خانے کے ایک کمرے میں ایک پلنگ پر لٹایا اور لالٹین اس کے سرہانے ایک میز پر رکھ دی۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ وہ حیرانی سے جوزف کو یہ سب کرتے دیکھ رہا تھا۔ جوزف نے اس لالٹین کے سوا کمرے کی تمام لائٹس آف کر دی تھیں۔ پھر وہ جوانا کے ساتھ کمرے سے باہر آ گیا۔ اس نے تہہ خانے کا دروازہ بند کر کے اسے باہر سے لاک کر دیا۔ اور جوانا کو لے کر اوپر آ گیا۔ اور پھر جوزف نے نہ صرف رانا ہاؤس کا تمام سائنسی حفاظتی سسٹم آن کر دیا بلکہ اس نے وہاں جگہ جگہ دیئے جلا دیئے تھے اور دروازوں کے کنڈوں اور کھڑکیوں کی جالیوں پر دھاگے باندھ دیئے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے زمین پر جگہ جگہ سبز اور زرد موتی بھی بکھیر دیئے۔

جوانا حیرت اور غصے سے کھول رہا تھا۔ اسے جوزف کا یہ پراسرار روپ ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا مگر جوزف نے تو جیسے اپنی زبان ہی سی لی تھی۔ وہ جوانا کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔ پھر جوزف جوانا کے ساتھ اپنے کمرے میں آ گیا اور لباس بدل کر اطمینان بھرے انداز میں اپنے بستر میں گھس گیا۔ جیسے یہ سب کام کر کے وہ بے حد تھک گیا ہو اور اب وہ سونا چاہتا ہو۔

اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی اور پریشانی دیکھ کر جوانا نے اس

سے مزید کوئی بات کرنی مناسب نہ سمجھی۔ جوزف پلنگ پر لیٹ گیا تھا اور اس نے لحاف منہ تک اوپر چڑھا لیا تھا۔ جوانا کافی دیر جاگ کر ان عجیب و غریب اور پراسرار واقعات کے بارے میں سوچتا رہا۔ لیکن اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا تھا۔ تب وہ بھی لیٹ گیا اور تھوڑی دیر میں سو گیا۔ جب وہ جاگا تو جوزف اس سے پہلے جاگ چکا تھا اور وہ اپنے پلنگ پر بیٹھا گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا جس پر جوانا بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''جوانا رات کو مجھے بھی کچھ معلوم نہیں تھا کہ میں کیا کرتا پھر رہا ہوں۔ مگر اب مجھے سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔''۔۔۔۔۔جوزف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا معلوم ہو گیا ہے۔''۔۔۔۔۔جوانا نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ رات کو میرا دماغ میرے دل کے تابع کیوں ہو گیا تھا۔'' جوزف نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔''۔۔۔۔۔جوانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ہاں جوانا۔ یہ سچ ہے۔ رات کو میری ایسی ہی حالت تھی۔ میرا دل بے حد پریشان تھا۔ مجھے سینکڑوں وسوسے آ رہے تھے۔ پھر میرے دل نے کہنا شروع کر دیا اور میرے دماغ نے دل کی ہر بات مانتے ہوئے عمل کرنا شروع کر دیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اس قدر دھند اور اندھیرے میں کار لے کر میں باہر کیوں جا رہا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ میں اندھیروں میں دیکھ سکتا ہوں مگر رات میں شمالی قبرستان کی طرف کیوں

گیا تھا اس کا مجھے کچھ علم نہیں تھا۔ میں دل کے کہنے پر عمل کر رہا تھا اور پھر میں وہاں پہنچ گیا جہاں باس موجود تھا۔ باس کو ہوش میں لا کر یہاں تک لانے اور تہہ خانے میں بے ہوش کر کے رکھنے تک کے عمل میں میرا اپنا کوئی ہاتھ نہیں تھا۔ یہ سب کچھ مجھ سے فادر جوشوا کروا رہا تھا۔'' جوزف نے جیسے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''فادر جوشوا۔''۔۔۔۔۔جوانا کے منہ سے نکلا۔

''ہاں۔ رات کو فادر جوشوا میرے دل و دماغ پر سوار تھا اور میں نے جو کچھ کیا تھا اسی کے کہنے پر کیا تھا۔ جب میں رات کو واپس آیا تو مجھے فوراً نیند آ گئی تھی۔ حالانکہ باس کی ایسی حالت میں مجھے نیند نہیں آ سکتی تھی۔ مگر مجھے نیند دلانے میں بھی فادر جوشوا کا ہی ہاتھ تھا۔ جب میں سو گیا تو فادر جوشوا خود میرے پاس آیا تھا اور اس نے مجھے تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ اگر وہ یہ سب کچھ مجھ سے نہ کراتا تو باس شیطان کے ایک ایسے جال میں پھنس جاتا جس سے نکلنا کم از کم اس کے بس کی بات نہیں تھی۔''۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ پھر۔''۔۔۔۔۔جوانا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ سارا معاملہ اصل میں دو شیطانوں کی جنگ ہے۔ ایک ایسی جنگ جس میں ایک شیطان تاریکیوں میں گم ہو سکتا ہے اور اس کی جگہ ایک دوسرا شیطان آنے کی کوشش کر رہا ہے۔''۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''میں اب بھی نہیں سمجھا آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اگر یہ شیطانوں

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کا معاملہ ہے تو اس میں ماسٹر کا کیا تعلق ہے۔ وہ قبرستان میں کیسے پہنچ گیا تھا۔" ـــــــ جوانا نے کہا۔

"مجھے فادر جوشوا نے جو کچھ بتایا ہے وہ میں تمہیں بھی بتا دیتا ہوں۔" ـــــــ جوزف نے کہا اور پھر وہ جوانا کو شنگورا اور اس کے مہا شیطان بننے کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔ جوانا حیرت بھرے انداز میں یہ ہوشربا کہانی سن رہا تھا۔ وہ جوزف کی طرف ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے اسے جوزف کی کسی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"جوانا۔ مہا شیطان نے شنگورا کو جان بوجھ کر ایک ایسے معاملے میں الجھانے کی کوشش کی ہے جس میں وہ مشکل سے ہی کامیاب ہو سکے گا۔ تم جانتے ہو۔ میں اور باس بے شمار شیطانی معاملات میں مداخلت کر چکے ہیں اور ہم نے کئی شیطانی ذریات کو فنا کیا ہے اور کئی شیطانی پیروکاروں کے ساتھ بدروحوں تک کا بھی مقابلہ کیا تھا۔ مہا شیطان میری پر اسرار صلاحیتوں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے باس کی حقیقت کا بھی علم ہو چکا ہے کہ اس کا کوئی عمل اور کوئی شیطانی ذریت باس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مہا شیطان بھلا یہ کیسے چاہے گا کہ اسے تاریکیوں میں جانا پڑے اور اس کی جگہ ایک انسان سنبھال لے۔ اس لئے اس نے شنگورا کا باس سے ٹکراؤ کرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ باس کے ساتھ اس معاملے میں لامحالہ میں بھی کود پڑوں گا۔ پھر شنگورا اور اس کی طاقتیں کچھ بھی کر لیں وہ مہا شیطان کی شرطیں پوری نہیں کر سکے گا۔ مہا شیطان نے شنگورا سے کہا تھا کہ وہ ایک پرانی قبر کی لاش سے ایک عورت کے ڈھانچے کے ہاتھ پر بندھا ہوا سیاہ دھاگہ اتروائے اور وہی دھاگہ باس لے جا کر اپنی اماں بی کے ہاتھ پر باندھ دے۔ مگر مہا شیطان کو یقین تھا کہ باس اس معاملے کو بہت بڑا گناہ اور شیطانی معاملہ سمجھے گا۔ وہ کسی صورت میں قبر کشائی نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ لاش کے ہاتھ سے سیاہ دھاگہ کھولے گا اور پھر اس دھاگے کو لے جا کر اپنی اماں بی کے ہاتھ پر باندھے گا۔ اس کا تو باس تصور بھی نہیں کر سکتا۔

مہا شیطان نے شنگورا کو صرف چار راتوں کی مہلت دی تھی۔ شنگورا اس مخصوص مدت میں باس سے یہ گھناؤنا کام کرانا چاہتا ہے۔ اس کے لئے مہا شیطان نے شنگورا کو پابند کر دیا ہے کہ وہ باس سے یہ سارا کام رات کی انتہائی تاریکی میں پورا کرائے۔ دن کی روشنی میں وہ باس سے کوئی کام نہیں لے سکتا۔ بہرحال شنگورا نے اس شرط کو بے حد معمولی سمجھا تھا اور اس نے اپنے اس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک بڑی شیطانی ذریت لاشاما کو بلا لیا تھا۔ پھر جو کچھ ہوا وہ میں تمہیں بتا ہی چکا ہوں۔" ـــــــ جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ مگر وہ لالٹین۔ پرانے خنجر اور تم نے جو اتنے دیے روشن کئے ہیں۔ جگہ جگہ دھاگے باندھے ہیں اور سبز اور زرد موتی بکھیر دیئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے ان سے کیا ہو گا۔" ـــــــ جوانا نے کہا۔

"ان دونوں چیزوں کی وجہ سے ہی تو باس کی جان بچی تھی۔ فادر جوشوا نے ہی اس لالٹین کو روشن کر رکھا ہے۔ شنگورا اور اس کی شیطانی

طاقتیں صرف روشنی سے ڈرتی ہیں اور مہا شیطان نے چونکہ اس پر تاریکی کی پابندی لگا رکھی ہے اس لئے میں نے فادر جوشوا کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے باس کو چند روز کے لئے بے ہوش کر دیا ہے۔ اسے تہہ خانے میں چھوڑ کر میں نے جلتی ہوئی لالٹین وہاں رکھ دی ہے۔ جس کی تیز روشنی میں ھنگورا اور اس کی کوئی شیطانی ذریت باس کے نزدیک نہیں جا سکے گی۔ نہ باس کو ہوش آئے گا نہ وہ تہہ خانے سے نکلیں گے اور نہ ہی انہیں لاشاما کے شیطانی چکروں میں الجھ کر کسی بھی معاملے میں ملوث ہونا پڑے گا اور چراغوں کی روشنی میں شیطانی ذریات اندر آنے سے گریز کریں گی۔ اگر وہ آ بھی گئیں تو ان دھاگوں کو کھول کر کسی دروازے یا کھڑکی کے راستے کمروں میں نہیں جا سکیں گی۔ اس دھاگے پر فادر جوشوا کا بتایا ہوا میں نے ایک خاص عمل کر رکھا ہے اور سبز اور زرد موتیوں پر بھی میں نے فادر جوشوا کا بتایا ہوا ایک اور عمل کر دیا ہے۔ اگر شیطانی ذریتیں اندر آ گئیں اور ان میں سے کسی موتی پر بھی ان کا پیر پڑ گیا تو وہ فوراً جل کر فنا ہو جائیں گی۔'' جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تمہارا مطلب ہے اگر ماسٹر کو چند روز اسی طرح بے ہوش رکھا جائے تو سارا معاملہ خود ہی سلجھ جائے گا۔'' ——— جوانا نے کہا۔

''بظاہر تو ایسا ہی ہونا چاہیے۔ مگر فادر جوشوا کا خیال کچھ اور ہے۔'' جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ تو فادر جوشوا کیا کہتا ہے۔'' ——— جوانا نے چونک کر کہا۔

''فادر جوشوا نے مجھے بتایا ہے کہ لاشاما نے باس کے سر پر ایک بھیانک اور انتہائی طاقتور بدروح کو مسلط کر دیا ہے۔ جو ابھی تک باس کے سر پر سوار ہے۔ وہ تیز روشنی میں باس کے سر سے باہر تو نہیں آ سکتی۔ مگر جیسے ہی اسے کوئی موقع ملے گا وہ باس کو اپنے بس میں کر لے گی اور پھر باس وہی کچھ کرے گا جس کے لئے بدروح اسے مجبور کرے گی۔ اس کے علاوہ ھنگورا اور لاشاما بھی خاموش نہیں رہیں گے۔ ان کی ہر ممکن یہی کوشش ہو گی کہ وہ کسی بھی طرح ہمارے ہاتھوں سے باس کو چھین کر لے جائیں۔'' ——— جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا کریں گے وہ۔ کیا وہ ہم پر جادو کریں گے۔'' ——— جوانا نے قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بڑے دل گردے کا مالک ضرور تھا اور آج تک بڑے سے بڑے خطرے سے نہیں گھبرایا تھا۔ مگر اس کا چونکہ پہلے کسی بدروح یا جادوئی معاملوں سے واسطہ نہیں پڑا تھا اس لئے وہ خود کو اس معاملے میں شامل کرنے کے خیال سے گھبرا رہا تھا۔

''وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔'' ——— جوزف نے کہا تو جوانا کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''اوہ۔ پھر کیا کرو گے تم۔ ان سے باس کو کیسے بچاؤ گے۔'' جوانا نے پوچھا۔

''یہ کام میرے لئے آسان تو نہیں ہوگا۔ مگر میں کوشش ضرور کروں

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

گا۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''کیا تم اور تمہارا فادر جوشوا مہا شیطان کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔'' جوانا نے چند لمحے توقف کے بعد کہا تو اس کی بات سن کر جوزف چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر یکلخت شدید غصہ ابھر آیا تھا۔

''کیا کہہ رہے ہو تم۔ فادر جوشوا کے بارے میں ہوش میں رہ کر بات کیا کرو سمجھے۔ ورنہ چیر کر رکھ دوں گا۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

''اس میں غصہ کرنے والی کون سی بات ہے۔ تم نے خود ہی بتایا ہے کہ مہا شیطان ماسٹر کو صرف اپنا منصب بچانے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ تم اور فادر جوشوا ماسٹر کو اس طرح قید میں رکھ کر شنگورا کا وقت ضائع کرنا چاہتے ہو۔ اگلی تین راتوں میں جب اس کا کام ہی پورا نہیں ہوگا تو ظاہر ہے اس کا فائدہ مہا شیطان کو ہی ملے گا۔ اس طرح غیر ارادی طور پر ہی سہی کیا تم اور فادر جوشوا مہا شیطان کی مدد نہیں کر رہے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے بڑے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ شیطان ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ ابد تک نہ وہ ختم ہوگا اور نہ ہی اس کی شیطان کاریاں ختم ہوں گی۔ اس نے ایک ساتھ دو چالیں چلی ہیں۔ سیاہ دھاگہ اماں بی کے ہاتھ پر بندھے یا نہ بندھے اس کا نقصان صرف شنگورا کو ہی ہوگا۔ اگر باس اگلی تین راتوں میں اماں بی کے ہاتھ پر سیاہ دھاگہ نہیں

باندھتا تب بھی شنگورا ہلاک ہوتا ہے اور اگر بفرض محال وہ سیاہ دھاگہ اماں بی کے ہاتھ پر باندھ بھی دیتا ہے پھر بھی شنگورا کا خاتمہ یقینی ہے۔ اماں بی ایک نیک اور پرہیز گار خاتون ہیں۔ جھوٹ اور برائی کے راستوں سے وہ خود کو دور ہی رکھتی ہیں۔ چاہے وہ دھاگہ کسی اہمیت کا حامل نہ ہو مگر چونکہ وہ دھاگہ اس شیطان شنگورا کے شیطانی عزائم کے تحت اماں بی کے ہاتھ پر باندھا جائے گا جس سے روحانی عمل اور روشنی کی دنیا کے نمائندے فوراً حرکت میں آ جائیں گے اور وہ شنگورا کو کسی بھی صورت میں زندہ نہیں رہنے دیں گے۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''پھر بھی۔ فائدہ تو شیطان کا ہی ہوا نا۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے رٹے رٹائے جملے کی طرح کہا۔

''جہاں اس کا فائدہ ہے وہاں اس کا نقصان بھی ہوگا۔''جوزف نے کہا۔

''وہ کیسے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے پوچھا۔

''شنگورا کے تحت ہزاروں شیطانی طاقتیں اور ذریات ہیں۔ وہ سب اسے مہا شیطان نے ہی دی تھیں۔ اب اگر شنگورا ہلاک ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی تمام شیطانی طاقتیں اور ذریتیں بھی فنا ہو جائیں گی۔ جو شیطان کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ یہاں میں تمہیں ایک بات اور بتا دوں۔ شیطان کی جب بھی کوئی ذریت کسی بھی وجہ سے فنا ہوتی ہے تو شیطان کی ذہنی قوت اتنی ہی کم ہو جاتی ہے اور وہ جو نیکو کاروں

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

کے خلاف منصوبے بنا رہا ہوتا ہے۔ اسے ان منصوبوں میں منہ کی کھانا پڑتی ہے۔ یہی نہیں ایک شیطانی ذریت کے فنا ہونے سے شیطان کے وجود کو ایک زخم لگتا ہے جس سے اس کا وجود شدید اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سوچو جب سینکڑوں ہزاروں ذریتیں ایک ساتھ فنا ہو جائیں تو اس کے شیطان کو کس قدر زخم لگیں گے اور اسے کس قدر تکلیف اور اذیت برداشت کرنا پڑے گی۔"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے۔ تب تو سراسر شیطان کا ہی نقصان ہے۔ ذریتوں کے فنا ہونے کے ساتھ ساتھ اسے ذہنی اور جسمانی زخموں کی تکلیف اور اذیت بھی برداشت کرنا پڑے گی۔ اس سے بڑا صدمہ اور نقصان اس کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے جوزف کی تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"فادر جوشوا کے کہنے کے مطابق شنگورا کے ساتھ دس ہزار سے زائد شیطانی ذریتیں ہیں۔ جو اس کے ہلاک ہوتے ہی فنا ہو جائیں گی۔"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"دس ہزار ذریتیں۔ اوہ۔ پھر تو اس بار شیطان کو دس ہزار زخم سہنا پڑیں گے۔"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ اچھا اب ان باتوں کو چھوڑو۔ ہمیں ہر حال میں باس کو اس شیطانی عمل سے روکنا ہے۔ اگر باس نے کسی بھی وجہ سے یہ کام کر دیا یعنی قبر سے سیاہ دھاگہ نکال کر اماں بی کے ہاتھ پر باندھ دیا تو باس بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اور ان کی یہ ہلاکت، شیطانی ہلاکت ہوگی۔ کیا تم

چاہتے ہو کہ ایسا ہو۔"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ کبھی نہیں۔ میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے فوراً کہا۔

"تو پھر اس کے لئے تمہیں میری مدد کرنا ہوگی۔ ہم دونوں مل کر باس کو بچا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"وہ کیسے۔ مجھے بتاؤ۔ ماسٹر کو بچانے کے لئے اگر مجھے اپنی جان بھی دینا پڑی تو میں دریغ نہیں کروں گا۔"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ میں بھی تم سے یہی سننا چاہتا تھا۔ اب سنو۔ شنگورا اور اس کی شیطانی ذریتیں یہاں سے باس کو لے جانے کی ہر ممکن کوششیں کریں گی۔ وہ کیا اور کون سے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ میں یہ نہیں جانتا۔ لیکن وہ جس رخ سے بھی اٹیک کریں گے۔ ہمیں ہر حال میں ان سے دفاع کرنا ہے۔ میں نے صبح اٹھ کر رانا ہاؤس کے ہر کمرے اور ہر کونے میں دیئے روشن کر دیئے ہیں۔ جب تک دیئے جلتے رہیں گے تب تک کوئی بدروح یا شیطانی طاقت رانا ہاؤس میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ نہ ہی ان کا یہاں کوئی سحر چلے گا۔ ماورائی خطرات کے پیش نظر میں نے رانا ہاؤس میں تمام تر احتیاط بندی کر دی ہے۔ لیکن گندی بدروحیں زمین اور نالیوں کے راستے بھی اندر آنے کی کوششیں کر سکتی ہیں۔ ان سب سے حفاظت تو میں کر لوں گا۔ لیکن اگر ان شیطانی ذریتوں نے زندہ انسانوں کا استعمال کیا تو انہیں صرف تم سنبھال سکتے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

ہو۔" ــــــ جوزف نے کہا۔

"زندہ انسان۔ میں سمجھا نہیں۔" ــــــ جوانا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ شیطانی ذریتیں باہر کے لوگوں میں حلول کر جائیں اور غنڈے، بدمعاش ٹائپ کے لوگ رانا ہاؤس پر حملہ کر کے باس کو لے جانے کی کوشش کریں۔" ــــــ جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ کیا یہ امکان بھی ہے۔" ــــــ جوانا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ شنگورا اور اس کی شیطانی طاقتیں اپنا کام پورا کرنے کے لئے ہر وہ حربہ استعمال کریں گی جس سے باس کسی طرح دوبارہ ان کے قبضے میں آ جائے۔ اس لئے رانا ہاؤس کے اندر کا انتظام میں سنبھال لوں گا۔ باہر کی حفاظت تمہیں کرنا ہو گی۔ بولو۔ کر سکتے ہو۔" ــــــ جوزف نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ضرور۔ کیوں نہیں۔ اگر رانا ہاؤس کے قریب کوئی آیا تو میں اس کے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ جب تک تین راتیں گزر نہیں جاتیں میں رانا ہاؤس میں ایک معمولی چیونٹی کو بھی نہیں گھسنے دوں گا۔" ــــــ جوانا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"مگر تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ ماسٹر سے جس عورت کی قبر کھولنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ وہ کس عورت کی قبر ہے اور اس کی اور اس کے ہاتھ پر بندھے ہوئے دھاگے کی کیا اہمیت ہے۔" ــــــ جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"عام سی قبر ہے اور اس میں ایک عام سی عورت دفن ہے جس کے

ہاتھ پر ایک سیاہ دھاگہ بندھا ہوا ہے۔ میں نے بتایا ہے نا کہ یہ صرف شیطان کی ایک چال ہے۔ دوسرے شیطان کے خلاف جس سے وہ باس کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کر سکتا ہے۔" ــــــ جوزف نے کہا۔

"تو یہ بات ہے۔" ــــــ جوانا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"گڈ۔ اب اٹھو۔ منہ ہاتھ دھو لو۔ میں کچن میں جا کر تمہارے اور اپنے لئے ناشتہ بناتا ہوں۔" ــــــ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواباً جوانا بھی مسکرا کر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر اسی لمحے باہر ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہ دونوں اچھل پڑے۔

"یہ کیسا دھماکہ تھا۔" ــــــ جوزف نے سرسراتے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور وہ دونوں تیزی سے دروازے کی طرف بھاگے۔ لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک وہ لڑکھڑائے اور ایک دوسرے کے اوپر خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح گرتے چلے گئے۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

گرین کا اصل نام تو کچھ اور تھا مگر غنڈوں اور بدمعاشوں کی دنیا میں وہ گرین کے نام سے جانا جاتا تھا۔ دارالحکومت کے وسط میں اس کا ایک بڑا کلب تھا جو گرین کلب کے نام سے مشہور تھا۔

گرین ایک لمبا تڑنگا اور کسرتی جسم رکھنے والا نوجوان تھا۔ اس کے سر کے بال کسی فلمی ہیرو جیسے تھے۔ وہ بے حد بے رحم اور خاصا ہتھ چھٹ واقع ہوا تھا۔ سرد اور تند و تیز لہجہ اس کی عادت بن چکے تھے۔ وہ کسی سے بھی سیدھے منہ بات نہیں کرتا تھا۔ ذرا ذرا سی بات پر وہ اپنے ہی ساتھیوں کو گولیاں مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتا تھا۔

اس کی تنہیلی اور سفاکانہ طبیعت سے نہ صرف اس کے ساتھی بلکہ شہر کے باقی بدمعاش اور غنڈے بھی بے حد ڈرتے تھے۔ گرین کے کلب میں عام طور پر منشیات اور شراب کا دھندہ ہوتا تھا مگر اسے انڈر ورلڈ کا بہت بڑا اور سرکردہ رکن کہا جاتا تھا۔ وہ منشیات کے ساتھ ساتھ

اسلحہ کی سمگلنگ میں بھی پیش پیش رہتا تھا۔ اس کے کلب کے تہہ خانے کا ایک حصہ قیمتی اور جدید اسلحے سے بھرا رہتا تھا۔ اسلحے اور منشیات کی تمام تر ڈیلنگ خود گرین کرتا تھا۔ وہ سخت گیر، بے رحم اور سفاک ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد ذہین اور چالاک ترین انسان تھا۔ شہر کے وسط میں رہ کر ظاہر ہے حکومتی ایجنسیوں سے ہاتھ بیر بچا کر بڑے پیمانے پر جرائم کرنا کسی ذہین اور چالاک انسان کا ہی کام ہو سکتا تھا۔

گرین ہر کام ہاتھ پیر بچا کر صفائی اور انتہائی راز داری سے کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انٹیلی جنس اور دوسری سرکاری ایجنسیاں اس کے بارے میں بہت کچھ جاننے کے باوجود ابھی تک اس کے خلاف ایسا کوئی ٹھوس ثبوت حاصل نہیں کر سکی تھیں جس سے وہ اس پر ہاتھ ڈال سکتے ہوں۔

گرین زیادہ تر اپنے کلب میں موجود ایک آفس میں ہی رہتا تھا۔ وہ اپنے دھندوں کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دینے کی کوششوں میں لگا رہتا تھا۔ اس نے متحارب گروپس میں اسلحہ پہنچانے اور ان سے لین دین کے لئے ایک ذاتی فورس بنا رکھی تھی جن کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ سب براہ راست گرین سے ہی رابطے میں رہتے تھے۔ اس فورس کے ممبران کو وہ سی اے کہتا تھا جو کرائم ایجنٹس کا مخفف تھا۔ ہر کرائم ایجنٹ یعنی سی اے کا ایک خاص نمبر تھا جس سے گرین انہیں پہچانتا تھا۔ اس کے تمام سی اے پاکیشیا کے شمالی اور سرحدی علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے جو متحارب گروپس کو نہ صرف اسلحہ اور منشیات سپلائی کرتے تھے بلکہ

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

گرین کے لئے انفارمیشن کا ذریعہ بھی تھے۔ یہی سی اے گرین کی ڈیلنگ کرانے کے لئے ان متحارب گروپس کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتے اور اکساتے بھی رہتے تھے۔ جس سے آئے دن ان گروپس کی آپس میں ٹھنی رہتی تھی اور ایسی صورت میں ظاہر ہے انہیں زیادہ سے زیادہ اور جدید سے جدید اسلحے کی ضرورت رہتی تھی جو سی اے انہیں مہیا کرتے تھے اور گرین وہ اسلحہ اصل قیمت سے کئی گنا زیادہ داموں پر انہیں سپلائی کرتا تھا۔ سی اے میں بیس افراد کا ایک سپیشل گروپ بھی تھا جو ہر قسم کے اسلحے سے مسلح رہتا تھا۔ یہ گروپ گرین کا حفاظتی گروپ تھا جو نہ صرف گرین بلکہ اس کے کلب کی بھی حفاظت کرتا تھا۔

سی اے کے سپیشل گروپ کے افراد کلب میں عام افراد کی طرح رہتے تھے اور وہ عام حالات میں بھی گرین کلب کے ایک ایک حصے پر عقابی نظریں رکھتے تھے۔ ان کی نظروں میں آئے بغیر کوئی بھی غیر مطلق آدمی کلب میں داخل نہیں ہوسکتا تھا۔ انہیں جیسے ہی کسی غیر مطلق آدمی پر شک ہوتا تھا وہ اسے نہایت ہوشیاری اور خاموشی سے غائب کر دیتے تھے اور پھر وہ آدمی ان کے ذریعے گرین کے تہہ خانوں میں موجود عقوبت خانوں میں پہنچ جاتا تھا جس کی پوچھ گچھ خود گرین کرتا تھا اور اس آدمی کو ایسی ایسی اذیتیں دیتا اور اس پر اس قدر بھیانک تشدد کرتا تھا جس سے اس کی روح بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتی تھی۔ اس سے اصل حقیقت اگلوا کر گرین اسے نہایت بے رحمی سے ہلاک کر دیتا تھا اور پھر اس کی لاش برقی بھٹی میں جلا دی جاتی تھی۔

گرین اس وقت اپنے آفس سے ملحقہ ریسٹ روم میں پڑا سو رہا تھا۔ اس کے کمرے میں ہلکے پاور کا بلب اور ہیٹر جل رہا تھا۔ دن نکلنے میں ابھی بہت وقت تھا اور گرین ہر بات سے بے فکر گہری نیند سو رہا تھا۔ اچانک دائیں طرف رکھی ہوئی تپائی پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فون کی گھنٹی کی آواز سن کر گرین کسمسایا اور کروٹ بدل کر دوبارہ سو گیا۔ مگر مسلسل بجنے والی فون کی گھنٹی نے آخرکار اس کی آنکھیں کھول دیں۔

"ہونہہ۔ اس وقت کس کے پیٹ میں درد اٹھ رہا ہے جو وہ مجھے فون کر رہا ہے۔" ——— گرین نے منہ بناتے ہوئے خفگی سے کہا۔ اس نے لحاف سے ہاتھ نکال کر فون کی طرف بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ گرین سپیکنگ۔" ——— گرین نے نیند میں ہونے کے باوجود انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سی اے الیون بول رہا ہوں باس۔" ——— دوسری طرف سے ایک سی اے کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے۔ جانتے نہیں۔ یہ میرے آرام کا وقت ہے۔" ——— گرین نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ کلب میں ایک سرکاری ایجنسی داخل ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا ہے۔" ——— دوسری طرف سے سی اے نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر گرین کی آنکھیں پوری کھل گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''کیا۔ سرکاری ایجنسی۔ کون سی سرکاری ایجنسی۔ کس نے ریڈ کیا ہے۔'' ——— گرین نے زور سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ لیکن باس ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور وہ جدید اسلحے سے لیس ہیں۔ ہم نے انہیں ٹریپ کرنے کے لئے کلب کی ساری لائٹس آف کر دی ہیں۔ صرف آپ کے کمرے کی ایمرجنسی لائٹ جل رہی ہے۔ آپ پلیز ہیٹر اور لائٹ آف کر دیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ انہیں یہاں سے بچ نکلنے کا موقع ملے۔ وہ جانیں بچانے کے لئے تہہ خانے میں اور آپ کے آفس میں بھی آ سکتے ہیں۔'' دوسری طرف سے سی اے الیون نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ایک منٹ ہولڈ کرو۔ میں ہیٹر اور لائٹ آف کر کے تم سے بات کرتا ہوں۔'' ——— گرین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ سرکاری ایجنسی کے ریڈ کا سن کر وہ ذہنی طور پر بوکھلا گیا تھا۔ اس نے سی اے الیون کے لائٹ اور ہیٹر کو آف کرنے کی منطق کو بھی سمجھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ چنانچہ اس نے رسیور تپائی پر رکھا اور بستر سے نکل کر اس نے پہلے ہیٹر بند کیا اور پھر لائٹ بھی آف کر دی اور پھر وہ واپس اپنے بستر کی طرف آ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا مگر دوسری طرف سے لائن ڈسکنکٹ ہو گئی تھی۔

''ہیلو۔ الیون۔ ہیلو۔'' ——— گرین نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں یہاں ہوں گرین۔ تمہارے سامنے۔'' ——— اچانک سی اے الیون کی آواز سنائی دی تو گرین کے ہاتھ سے رسیور چھوٹ کر

نیچے گر گیا اور وہ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔

''تت۔ تم کمرے میں۔ کیا مطلب۔ تم کمرے میں کیسے آ سکتے ہو۔ کمرہ تو اندر سے لاک ہے۔ اور۔ اور۔'' ——— گرین نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نائٹ رائیڈر ہوں گرین۔ مجھے جہاں اندھیرا ملتا ہے میں فوراً وہاں پہنچ جاتا ہوں۔'' ——— سی اے الیون کی آواز سنائی دی۔

''کیا مطلب۔ کیا بکواس ہے۔ اور یہ تمہاری آواز۔ تم۔ تم سی اے الیون نہیں ہو۔ تم۔ تم۔'' ——— گرین نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا ہاتھ فوراً بستر کے نیچے رینگ گیا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ بستر کے نیچے سے ریوالور نکالتا اچانک کسی نے اس کی گردن پکڑ کر اسے ہوا میں اچھال دیا۔ گرین ہوا میں اچھل کر نیچے آیا اور قریب پڑی کرسی سے ٹکراتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر آ گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس پر کوئی چھا گیا ہو۔ اس نے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کی مگر چھانے والے کا بوجھ اس قدر زیادہ تھا کہ گرین کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس پر سینکڑوں من وزنی کوئی چیز آ گری ہو۔

دوسرے لمحے دو ہاتھ اس کی گردن پر جم گئے اور گرین کو ایسا لگا جیسے اس کی گردن کسی آہنی شکنجے میں آ گئی ہو۔ وہ بری طرح سے ہاتھ پیر مارنے لگا مگر گردن پکڑنے والے کی گرفت اس قدر زیادہ تھی کہ وہ سوائے ہاتھ پیر مارنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس کا سانس سینے میں ہی گھٹ گیا تھا اور اس کا سینہ یوں پھول گیا تھا جیسے اگر حملہ آور

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

نے اس کی گردن نہ چھوڑی تو اس کے پھیپھڑے دھماکے سے پھٹ جائیں گے۔ گرین کے دل و دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں پھٹ رہی تھیں۔ اسے اپنے جسم میں چنگاریاں سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے احساسات فنا ہونے لگے اور اسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ یکبارگی وہ زور سے تڑپا اور پھر جیسے اس کے ذہن میں صرف اندھیرا ہی اندھیرا رہ گیا۔ موت کا اندھیرا جو کبھی دور نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر چند ہی لمحوں بعد اچانک اس کا ذہن جاگ اٹھا اور اسے اپنے جسم میں زندگی کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔ دوسرے لمحے وہ یوں کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"اندھیرا۔ ہونہہ۔ اب مجھے اندھیرے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اس زندہ انسان کو ہلاک کر کے اس کے جسم پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب میں چاہوں تو آسانی سے اس انسان کی زندگی جی سکتا ہوں۔ اب نہ مجھے کسی روشنی سے خطرہ ہے اور نہ ہی آگ سے۔"۔۔۔ گرین نے حلق سے غراہٹ بھری آواز نکالتے ہوئے کہا۔ یہ لاشاما تھا جس نے گرین کے جسم پر قبضہ کر لیا تھا اور اب وہ شیطانی ذریت سے تحلیل ہو کر ایک انسانی جسم میں آ گیا تھا۔

سیاگی نے شنگورا کو مشورہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ جوزف اور جوانا کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے اور ان سے زیاگو یعنی عمران کو دوبارہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے وہ لاشاما کو ہی آگے رکھے۔ ان دونوں کا

مقابلہ وہ بدروح یا شیطانی ذریتوں سے نہیں کرا سکے گا۔ ان دونوں سے نبرد آزما ہونے کے لئے لاشاما کو کسی انتہائی سنگدل، بے رحم اور شیطان صفت انسان کے جسم میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور پھر وہ شیطانی اور دنیاوی ہتھیاروں اور دنیاوی سوچ اور سمجھ کے مطابق عمل کر کے ان دونوں کے خلاف کام کرے تو اسے یقیناً بے پناہ اور خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

انسانی روپ میں آنے سے ایک تو لاشاما انسانی عقل سے کام لے سکے گا۔ دوسرے یہ کہ اس کے لئے دن کی روشنی اور آگ بھی بے اثر ہو سکتی تھی۔ وہ دن کی روشنی میں بھی آسانی سے کہیں بھی جا سکتا تھا اور آگ کے سامنے آنے پر بھی اسے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں ہو سکتا تھا۔

شنگورا کے پوچھنے پر سیاگی نے ہی اسے گرین کے بارے میں بتایا تھا۔ پھر لاشاما فوراً گرین تک پہنچ گیا۔ لیکن چونکہ گرین کے کمرے میں ہلکے پاور کی لائٹ جل رہی تھی اور ہیٹر آن تھا۔ اس لئے لاشاما ڈائریکٹ اس کے کمرے میں نہیں آ سکتا تھا۔ کلب کے ایک کمرے میں اسے اندھیرے میں سی اے الیون مل گیا تھا جو کمرے کی تمام لائٹس آف کر کے سو رہا تھا۔ اسے ہلاک کر کے اس نے اس کے جسم پر قبضہ کیا اور پھر اس کی عقل کے مطابق کام لیتے ہوئے گرین کو فون کیا تھا تاکہ وہ ہیٹر اور لائٹ آف کر دے اور گرین نے جیسے ہی لائٹ اور ہیٹر آف کئے لاشاما سی اے الیون کا جسم چھوڑ کر اس کے کمرے میں پہنچ گیا اور اس نے فوراً گرین کو ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے کہ گرین کا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

دل مردہ ہوتا اور اس کے خون کی گردش رگوں میں ساکت ہوتی وہ فوراً اس کے جسم میں سما گیا اور اب وہ گرین کے روپ میں کھڑا تھا۔

''لائٹس۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے سر اٹھا کر اونچی آواز میں کہا تو اچانک کمرے کی بڑے پاور کی لائٹس جل اٹھیں۔ لاشاما مکمل طور پر گرین کے روپ میں ڈھل چکا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں گرین کی آنکھوں سے مختلف ہوگئی تھیں۔ گرین کی آنکھیں سبزی مائل تھیں مگر اب ان کا رنگ سرخ ہوگیا تھا اور اس کا قرینہ بھی لمبا اور لکیر نما نظر آرہا تھا۔ اس کے علاوہ اس کے جسم میں ایک اور بڑی تبدیلی آئی تھی۔ اس کے جسم کے سارے بال غائب ہو گئے تھے۔ یہاں تک کہ اس کی بھنوؤں اور پلکوں پر ایک بھی بال دکھائی نہیں دے رہا تھا اور اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح چمک رہا تھا۔

''اوہ۔ میرے تو سارے بال غائب ہو گئے ہیں۔ اس روپ میں تو کوئی بھی مجھے گرین کے طور پر پہچاننے سے صاف انکار کر سکتا ہے۔'' لاشاما نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے زور سے تالی بجائی۔ جھماکا سا ہوا اور اس کے قریب ایک سیاہ سایہ سا نمودار ہوگیا۔ اس سائے کے نین نقش نظر نہیں آرہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے گرین یا لاشاما کا اپنا سایہ اس سے الگ ہوکر اس کے سامنے کھڑا ہوگیا ہو۔

''شاناکا حاضر ہے آقا۔ حکم۔''۔۔۔۔۔۔سائے کی گونجتی ہوئی آواز کمرے میں ابھری۔

''شاناکا۔ میں نے ایک انسان کے جسم پر قبضہ کیا ہے۔ اس کا نام گرین تھا۔ اس کے سر اور اس کے جسم پر بال تھے مگر میں چونکہ ایک ذریت ہوں اس لئے جیسے ہی میں نے اس کے جسم پر قبضہ کیا اس کے سارے بال ختم ہو گئے۔ میں خود کو مکمل طور پر اس انسان کے روپ میں ڈھالنا چاہتا ہوں تاکہ لوگ مجھے گرین کے نام سے ہی جانتے اور پہچانتے رہیں۔ تم بتاؤ اب میں کیا کروں۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے اس سائے سے مخاطب ہوکر کہا۔

''اس کا ایک ہی طریقہ ہے آقا۔''۔۔۔۔۔۔سائے نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

''کیا۔ بتاؤ۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

''میں آپ کو گرین جیسے نقلی بال لا دیتا ہوں۔ ان نقلی بالوں سے آپ اپنا سر تو ڈھانپ لیں گے مگر آپ کے باقی جسم کے لئے بال شاید دستیاب نہ ہوسکیں۔''۔۔۔۔۔۔سائے نے کہا۔

''چلو۔ میرے لئے یہی بہت ہے۔ سر پر بالوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ باقی رہی بھنوؤں اور پلکوں کی بات تو میں یہ میک اپ سے بنوا لوں گا۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

''آقا۔ میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔سائے نے کہا۔

''بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے چونک کر کہا۔

''میں آپ کو نقلی بال لا دوں گا اور آپ انہیں اپنے سر پر لگا بھی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

لیں گے۔ مگر۔"۔۔۔۔۔۔ سایہ کہتے کہتے رک گیا جیسے اسے آگے بات کرنے کی ہمت نہ ہو رہی ہو اور وہ لاشاما سے ڈر رہا ہو۔

"مگر۔ مگر کیا۔ ڈرو مت۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔ جو بات ہے مجھے صاف صاف بتا دو۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"آقا۔ آپ کی ساری طاقتیں ان نقلی بالوں میں چلی جائیں گی۔ نقلی بال جن چیزوں سے بنائے جاتے ہیں۔ میں ان کے بارے میں تو کچھ نہیں جانتا مگر مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ ان بالوں کو آگ کے ایک عمل سے ضرور گزارا جاتا ہے اور آگ شیطانی ذریتوں کے لئے کس قدر ہولناک ہے یہ آپ بخوبی جانتے ہیں۔ ان بالوں سے آپ کو کوئی نقصان تو نہیں ہو گا لیکن آپ کی تمام تر شیطانی طاقتیں سمٹ کر ان بالوں میں چلی جائیں گی۔ پھر جب تک بال آپ کے سر پر رہیں گے آپ کی طاقتیں آپ کے تابع رہیں گی اور آپ جو چاہیں گے ہوتا رہے گا۔ لیکن اگر بال آپ کے سر سے اتر گئے تو آپ کی ساری شیطانی طاقتیں آپ سے دور ہو جائیں گی اور آپ ایک عام انسان بن کر رہ جائیں گے۔ ایسی صورت میں کوئی بھی آپ کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ سائے نے کہا تو اس کی بات سن کر لاشاما پریشان ہو گیا۔

"اوہ۔ پھر تو بال میرے لئے عذاب اور پریشانی کا باعث بن جائیں گے۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں آقا۔ اس لئے بالوں کو اگر آپ اپنے سر پر چپکا لیں گے تو زیادہ مناسب رہے گا۔ میں اس کا بھی انتظام کر سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ سائے نے کہا۔

"نہیں۔ تمہاری بات سن کر میں سوچ میں پڑ گیا ہوں۔ اس سے تو بہتر ہے کہ میں اپنے سر کو کسی کپڑے یا ٹوپی سے ڈھانپ لوں۔" لاشاما نے سر جھٹک کر کہا۔

"ایسی صورت میں آپ زیادہ خطرے میں رہیں گے آقا۔ کیونکہ ٹوپی اور کپڑا تو کبھی بھی آپ کے سر سے ہٹ سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ سائے نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو بال میرے لئے بہت ضروری ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"ہاں آقا۔ بال آپ کے لئے بہت ضروری ہیں۔ کیونکہ آپ جیسے ہی اس جسم کو چھوڑیں گے تو آپ کو آپ کی تمام طاقتیں واپس مل جائیں گی۔"۔۔۔۔۔۔ سائے نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ جاؤ میرے لئے نقلی بالوں کا گچھا لاؤ۔ اور انہیں لا کر میرے سر پر اس طرح چپکا دو کہ وہ کسی بھی طرح نہ اتر سکیں۔" لاشاما نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ میں ابھی گیا اور ابھی آیا۔ آپ بس میرے آنے تک یہاں اندھیرا کر دیں۔ میں اندھیرے میں آ کر آپ کے سر پر بالوں کا گچھا چپکا دوں گا۔"۔۔۔۔۔۔ سائے نے کہا تو لاشاما نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے سایہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

''لائٹس آف۔''۔۔۔۔۔سائے کے جاتے ہی لاشاما نے کہا تو اچانک کمرے میں ایک بار پھر پہلے جیسا اندھیرا چھا گیا۔ اندھیرا ہوتے ہی لاشاما تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ اس نے تپائی پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ پھر اس نے کریڈل پر ہاتھ مارا تو رسیور میں ٹون کی آواز سنائی دینے لگی۔ لاشاما کا ذہن گرین کے ذہن کی طرح کام کر رہا تھا۔ اس نے گرین کے ذہن سے سپیشل سی اے گروپ کے انچارج کے نمبر تلاش کئے اور پھر وہ نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ سی اے زیرو ون سپیکنگ۔''۔۔۔۔۔دوسری طرف سے سپیشل کرائم ایجنٹ کی چیختی آواز سنائی دی۔ جیسے وہ انتہائی چوکنا اور فرض شناس ہو۔

''گرین بول رہا ہوں۔'' لاشاما نے گرین کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ حکم۔''۔۔۔۔۔دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''زیرو ون۔ فوراً اپنے تمام سی اے تیار کرو۔ ہمیں فوری طور پر ایک جگہ ریڈ کرنا ہے۔ وہاں ہمیں فل فورس سے جانا ہے۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

''اوکے باس۔''۔۔۔۔۔دوسری طرف سے زیرو ون نے بغیر کسی تردد اور عذر کے کہا۔

''فورس تیار ہونے میں کتنی دیر لگے گی۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ دس منٹ باس۔''۔۔۔۔۔دوسری طرف سے زیرو ون نے جواب دیا۔

''اوکے۔ میں باہر آ رہا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔'' لاشاما نے کہا۔

''یس باس۔ میں باہر آپ کا انتظار کروں گا۔''۔۔۔۔۔زیرو ون نے کہا تو لاشاما نے اثبات میں سر ہلا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''میں آ گیا ہوں آقا۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے جیسے ہی رسیور رکھا اسے سائے کی آواز سنائی دی۔

''بال لے آئے ہوشانا کا۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے پوچھا۔

''ہاں آقا۔ لے آیا ہوں۔''۔۔۔۔۔سائے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لگا دو میرے سر پر۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا اور پھر چند ہی لمحوں میں اسے اپنے سر پر بالوں کی موجودگی کا احساس ہونے لگا۔

''آقا۔ میں نے آپ کے سر پر بال چپکا دیئے ہیں۔ اب یہ بال آپ کے سر سے طاقتور بدروح بھی نہیں اتار سکے گی۔'' سائے نے کہا۔

''بہت خوب۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔''۔۔۔۔۔لاشاما نے سر پر موجود بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بے حد مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب میرے لئے کیا حکم ہے آقا۔''۔۔۔۔۔سائے نے لاشاما سے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

مخاطب ہو کر کہا۔

"اب تم جاؤ۔ جب ضرورت ہوگی تو میں تمہیں بلالوں گا۔" لاشاما نے کہا۔

"جو حکم آقا۔"۔۔۔۔۔۔ سائے نے کہا اور پھر وہاں یکلخت خاموشی چھا گئی۔

"اب مجھے لباس بھی بدل لینا چاہیے۔ باہر گرین کے ساتھی میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

پھر کمرے میں ایک چٹکی سی بجنے کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر روشنی سے جگمگا اٹھا۔ اب لاشاما کے گنجے سر پر نہ صرف بال تھے بلکہ اس کے جسم پر گرین کا تھری پیس گرم سوٹ بھی تھا۔ اس نے ابرو اور پلکوں کو چھپانے کے لئے آنکھوں پر سیاہ چشمہ بھی لگا رکھا تھا۔ وہ چاہتا تو کمرے سے غائب ہو کر ایک لمحے میں گرین کے ساتھیوں تک پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اسے چونکہ اب ایک انسانی وجود میں رہنا تھا اس لئے وہ عام انسانوں جیسے کام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر مختلف راستوں سے ہوتا ہوا کلب سے باہر آ گیا۔

کلب کے باہر دو جیپیں موجود تھیں جن میں پانچ پانچ افراد سوار تھے۔ دن خاصا نکل آیا تھا لیکن اس کے باوجود ماحول بدستور دھند کی لپیٹ میں ہی تھا۔ اسے دیکھ کر وہ سب جیپوں سے اتر آئے۔ انہوں نے سیاہ اور چست لباس پہن رکھے تھے۔ وہ چونکہ کھلے عام اسلحہ کی

نمائش نہیں کرتے تھے اس لئے ان کے پاس کوئی اسلحہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ البتہ ان کی جیبوں میں ہر قسم کا جدید اسلحہ موجود تھا۔

"باس کیا آپ اپنی کار میں چلیں گے۔"۔۔۔۔۔۔ ایک نوجوان نے آگے آ کر گرین سے نہایت مؤدبانہ انداز میں مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سی اے کے سپیشل گروپ کا انچارج زیرو ون تھا۔ پھر اس کی جیپ سے ایک سی اے دوسری جیپ میں چلا گیا اور لاشاما اگلی جیپ میں سوار ہو گیا۔ یہ جیپ زیرو ون چلا رہا تھا۔ لاشاما اسے راستے بتاتا جا رہا تھا اور دونوں جیپیں تیزی سے سڑکوں پر دوڑی چلی جا رہی تھیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد لاشاما انہیں رانا ہاؤس کے عین سامنے لے آیا۔

"اس عمارت میں دو طاقتور سیاہ فام آدمی رہتے ہیں۔ میں انہیں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے کیا کرو گے تم۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے زیرو ون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر آپ انہیں زندہ پکڑنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے میں عمارت میں سٹار بلاسٹر پھینک دیتا ہوں۔ سٹار بلاسٹر کے اثر سے اس عمارت میں موجود چوہے بھی بے ہوش ہو جائیں گے باس۔"۔۔۔۔۔۔ زیرو ون نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھینک دو سٹار بلاسٹر۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''لیں باس۔''——زیرو دن نے کہا۔ اس نے چار نوجوانوں کو جیپ سے ہلکی گنیں نکال کر اردگرد ماحول پر نظر رکھنے کے لئے کہا اور خود اپنی جیپ کی پچھلی سیٹ کے نیچے سے اس نے بڑی نال والی گن نکال لی۔ اس گن کا منہ آگے سے پرانے گراموفون جیسا تھا۔ زیرو دن گن لے کر لاشاما کے قریب آ گیا۔ اس نے گن اٹھا کر کاندھے پر رکھی اور اس کے دھانے کا منہ رانا ہاؤس کی عمارت کی طرف کر دیا۔ پھر اس نے گن کا ایک بٹن پش کیا تو دہانے سے زائیں کی آواز کے ساتھ کوئی چیز نکل کر اڑتی ہوئی عمارت کی طرف جاتی نظر آئی۔ یہ سٹار بلاسٹر تھا۔ دوسرے لمحے اندر ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا تو زیرو دن نے ایک بار پھر بٹن پش کر دیا۔ دہانے سے ایک اور سٹار بلاسٹر نکل کر عمارت میں جا گرا۔

''گڈ۔ اب یہ بتاؤ۔ اپنے ساتھ ہارڈ بریکر لائے ہو۔''——لاشاما نے کہا۔

''ہارڈ بریکر۔ جو سائنسی حفاظتی سسٹم کو بریک کرتے ہیں۔'' زیرو دن نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں انہی بریکرز کی بات کر رہا ہوں۔''——لاشاما نے گرین کی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ نہیں باس۔ آپ نے چونکہ ریڈ کرنے کا حکم دیا تھا اس لئے میں اسلحے کے سوا اور کچھ نہیں لایا تھا۔ اگر آپ بتا دیتے تو میں ہارڈ بریکرز کے ساتھ ساتھ ڈی ماسٹم سسٹم بھی لے آتا جن سے ہر قسم کے

سائنسی حفاظتی حصار کو لمحوں میں ختم کیا جا سکتا ہے۔''——زیرو دن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یو نانسنس۔ میں نے تمہیں مکمل طور پر تیار ہو کر آنے کو کہا تھا۔ تم جانتے ہو ریڈ کرتے ہوئے ہمیں ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ پھر تم بریکرز اور ماسٹم سسٹم ساتھ کیوں نہیں لائے۔'' لاشاما نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

''سس۔ سوری باس۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ابھی جا کر لے آتا ہوں۔''——زیرو دن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اتنی دیر میں سٹار بلاسٹرز کا اثر ختم ہو گیا اور وہ دونوں یہاں سے نکل گئے تو۔''——لاشاما نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن۔ باس۔ ایسا نہیں ہوگا۔ سٹار بلاسٹرز گیس زوراثر ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد پاورفل ہوتی ہے۔ اس سے بے ہوش ہونے والا انسان چار گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا۔''——زیرو دن نے جلدی سے کہا۔

''شٹ اپ۔ نانسنس۔ تم کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتے۔ اب میں یہاں تمہارے آنے جانے کا انتظار کرتا رہوں گا۔''——لاشاما نے دھاڑتے ہوئے کہا تو زیرو دن اور زیادہ سہم گیا۔ لاشاما چند لمحے پریشانی کے عالم میں عمارت کی طرف دیکھتا رہا پھر وہ ٹہلنے کے انداز میں اپنے ساتھیوں سے کچھ فاصلے پر آ گیا۔

''شاناکا۔''——لاشاما نے دائیں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کے عالم میں اپنے سائے کو آواز دی۔

"حکم آقا۔" ——— اسی لمحے سائے شاٹاکا کی آواز سنائی دی۔ یہ وہی سایہ تھا جس نے لاشاما کے سر پر بال چپکائے تھے۔ لاشاما نہایت دھیمی آواز میں اس سے کچھ کہنے لگا۔ پھر وہ مڑا اور اسی طرح آہستہ آہستہ چلتا ہوا واپس زیرو ون کے پاس آ گیا۔

"زیرو ون۔ دیکھو۔ اپنے ساتھ لائے ہوئے اسلحے میں دیکھو ہو سکتا ہے تم اپنے ساتھ بریکرز اور ڈی ماسٹم سسٹم لے آئے ہو اور تمہیں یاد نہ رہا ہو۔" ——— لاشاما نے کہا۔

"نہیں باس۔ میں جو اسلحہ لایا ہوں۔ ان میں بریکرز اور ڈی ماسٹم سسٹم نہیں ہیں۔" ——— زیرو ون نے وثوق بھرے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ یو نانسنس۔ میں کہہ رہا ہوں۔ دیکھو۔ ہارڈ بریکرز اور ڈی ماسٹم سسٹم جیپ میں ہی موجود ہیں۔" ——— لاشاما نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس۔ یس باس۔ میں دیکھتا ہوں باس۔" ——— زیرو ون نے خوفزدہ ہو کر کہا اور تیزی سے اپنی جیپ کی بیک کی طرف آ گیا۔ دوسرے لمحے وہاں ایک چھوٹی سی بیضوی مشین اور چار ہارڈ بریکرز دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اسے بخوبی یاد تھا کہ وہ یہ سب چیزیں اپنے ساتھ نہیں لایا تھا۔ مگر اس کے باوجود وہاں مشین اور چار بریکرز موجود تھے۔

"یس باس۔ جیپ میں بریکرز اور ایک ڈی ماسٹم سسٹم مشین موجود

ہے۔" ——— زیرو ون نے لاشاما کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ ڈی ماسٹم سسٹم سے اس عمارت کی ساری الیکٹرک سپلائی ختم کر دو اور چاروں بریکر اس عمارت میں پھینک دو۔" ——— لاشاما نے کہا اور زیرو ون ایک بار پھر چونک کر گرین کی طرف دیکھنے لگا۔ شاید وہ حیران ہو رہا تھا کہ گرین کیسے جانتا ہے کہ جیپ میں چار ہارڈ بریکرز موجود ہیں۔

"یس باس۔ میں پہلے ڈی ماسٹم سسٹم سے عمارت کی الیکٹرک سپلائی ختم کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں چاروں بریکر عمارت کے اندر پھینک دوں گا۔ ان بریکرز سے عمارت کا سارا سائنسی ڈیفنس سسٹم ختم ہو جائے گا۔" ——— زیرو ون نے کہا اور پھر وہ مشین اٹھا کر تیزی سے عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ کے ساتھ ایک ڈور بیل کا بٹن لگا ہوا تھا۔ زیرو ون نے جیب سے ریوالور نکال کر آہستہ سے اس بٹن کو توڑا اور رخنے میں پھنسی ہوئی بجلی کی دو تاریں باہر کھینچ لیں۔ اس نے زور دار جھٹکا دے کر تاروں سے بٹن کو الگ کیا اور پھر اس نے لیپ ٹاپ نما مشین کو نیچے رکھ کر اس کی سیٹنگ کرنی شروع کر دی۔ مشین کا ایک حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا تھا اور وہاں ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب سپارک کرنے لگا۔ زیرو ون نے مشین کی سائیڈ سے دو کلپس نکالے۔ اس نے ایک کلپ ڈور بیل سے نکلی ہوئی تاروں میں الگ الگ لگائے اور ایک بار پھر بیٹھ کر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ پھر اس نے مشین کا ایک سوئچ پش کیا تو

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

اچانک سکرین پر نظر آنے والا سرخ بلب روشن ہو گیا۔ یہ دیکھ کر زیرو ون نے ایک اور بٹن پریس کیا تو اچانک سکرین پر موجود بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین کی سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

''گڈ۔ عمارت کی تمام الیکٹرک سپلائی کو میں نے ختم کر دیا ہے۔ اس سے اگر عمارت میں کوئی حفاظتی سسٹم کی مشین چل رہی ہو گی تو وہ بھی بند ہو گئی ہو گی۔''۔۔۔۔۔ زیرو ون نے کہا۔

اس نے مشین بند کی اور دونوں کلپس تاروں سے اتار کر مشین کی سائیڈ میں بنے ہوئے پاکٹ میں رکھے اور مشین لے کر واپس جیپ کے پاس آ گیا۔ پھر اس نے جیب سے ہارڈ بریکر نکالے اور انہیں آن کرنے لگا۔ اس نے تین آدمیوں کو بلا کر ایک ایک بریکر انہیں دے کر عمارت کے مختلف کونوں میں پھینکنے کی ہدایات دیں اور پھر چوتھا بریکر آن کر کے اس نے خود جا کر عمارت کے ایک حصے میں پوری قوت سے اچھال دیا۔ دوسرے لمحے اندر عمارت سے انہیں ہلکا ہلکا نیلا دھواں سا نکلتا دکھائی دیا۔

''باس۔ عمارت کا تمام حفاظتی سسٹم ختم ہو گیا ہے۔''۔۔۔۔۔ زیرو ون نے نیلے دھوئیں کو دیکھ کر لاشاما کی طرف آتے ہوئے کہا۔

''گڈ۔ اب میری بات غور سے سنو۔ اس عمارت میں رہنے والے دونوں سیاہ فام انتہائی احمق قدیم رسم و رواج کے مالک اور پاگل ہیں۔ انہوں نے عمارت کے ہر حصے میں دیئے روشن کر رکھے ہیں۔ اور انہوں نے جگہ جگہ سرخ اور سفید دھاگے باندھے ہوئے ہیں اور تمام بیرونی

دیواروں کے پاس زرد اور سبز موتی بکھیرے ہوئے ہیں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اندر جا کر تمام دیئے بجھا دو۔ دھاگے توڑ دو اور زرد اور سبز موتیوں کو اکٹھا کر لو۔ ان موتیوں کو ایک جگہ اکٹھا کر کے نرم زمین یا کسی گملے میں دبا دینا۔ جب یہ سب کام ہو جائے تو ان دونوں سیاہ فاموں کو باندھ کر باہر لے آنا۔ تب تک میں یہیں تمہارا انتظار کروں گا۔'' لاشاما نے کہا تو اس کی بات سن کر زیرو ون حیرت زدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے یہ عجیب و غریب حکم اس کی سمجھ سے بالاتر ہو۔

''لل۔ لیکن باس۔ یہ سب۔''۔۔۔۔۔ زیرو ون نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ نانسنس۔ جو کہہ رہا ہوں۔ وہ کرو۔ فوراً۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے گرج کر کہا تو زیرو ون بوکھلا کر اپنے ساتھیوں کی طرف دوڑ گیا۔

''شاناکا۔''۔۔۔۔۔ اس کے جاتے ہی لاشاما نے اپنے سائے کو پکارا۔

''حکم آقا۔''۔۔۔۔۔ سائے کی فوراً آواز سنائی دی۔

''اس کارروائی کے مکمل ہونے تک تم اردگرد کے علاقے کا خیال رکھو گے۔ کسی کو اس کارروائی کی خبر نہیں ہونی چاہیے۔ سب کی آنکھیں اور کان بند کر دو۔ سمجھے۔''۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی آقا۔''۔۔۔۔۔ سائے کی جواباً آواز سنائی دی۔ ادھر زیرو ون نے آگے جا کر گیٹ کے ساتھ ایک بم لگایا

مجھے ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

اور پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی دائیں بائیں ہو گئے تھے لاشاما گیٹ سے ہٹ کے جیپ کے عقب میں آ گیا تھا۔ اسی لمحے ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا اور گیٹ کا ایک حصہ اڑ گیا۔

"چلو۔ فوراً اندر چلو۔"۔۔۔۔۔ زیرو ون نے چیختے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی جنہوں نے جیبوں سے مشین گنیں نکال لی تھیں کمانڈوز انداز میں بھاگتے ہوئے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دو افراد باہر کی حفاظت کے لئے رک گئے تھے جبکہ زیرو ون باقی افراد کے ساتھ عمارت میں داخل ہو گیا۔

"آقا میں نے دس ہزار فٹ کے دائرے تک تمام انسانوں کے کان بند کر دیئے ہیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے پردے ڈال دیئے ہیں۔ وہ یہاں ہونے والی کوئی آواز سن سکیں گے اور نہ ہی کوئی اس طرف آ کر کچھ دیکھ سکے گا۔"۔۔۔۔۔ اچانک لاشاما نے اپنے قریب سائے کی آواز سنی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم اس عمارت پر نظر رکھو۔ دیکھو۔ یہ لوگ ٹھیک کام کر رہے ہیں یا نہیں۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی آقا۔"۔۔۔۔۔ سائے نے کہا۔

لاشاما باہر کھڑا رہا۔ تقریباً دس منٹ بعد اسے سائے نے آ کر بتایا کہ ان لوگوں نے عمارت میں تمام جلتے ہوئے دیئے بجھا دیئے ہیں۔ جگہ جگہ لگے ہوئے دھاگوں کو توڑ دیا گیا ہے اور بیرونی دیواروں کے پاس جہاں جہاں سبز اور زرد موتی بکھرے ہوئے تھے انہیں اکٹھا کر کے

ایک گملے میں ڈال کر اوپر سے مٹی بھر دی ہے۔

پھر تھوڑی ہی دیر میں زیرو ون اور اس کے ساتھی باہر آ گئے۔ ان میں سے چار افراد نے کندھوں پر جوزف اور جوانا کو اٹھا رکھا تھا جو بدستور بے ہوش تھے۔ یہ دیکھ کر لاشاما تیزی سے زیرو ون کی طرف بڑھا۔

"تم میرے ساتھ آؤ۔ اندر ایک آدمی اور ہے۔ اسے بھی باہر لانا ہے۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو زیرو ون سر ہلا کر اس کے ساتھ چل پڑا۔ لاشاما نے ایک لمحے کے لئے آنکھیں بند کیں اور پھر کھول کر وہ زیرو ون کے ہمراہ عمارت میں داخل ہو گیا۔ مختلف راستوں اور کمروں سے گزرتا ہوا وہ ایک بڑے کمرے کے دروازے پر آ کر رک گیا۔ اس کمرے کا دروازہ بند اور لاک تھا۔

"اس دروازے کو توڑو۔ کمرے میں جا کر شمالی دیوار کی طرف جانا اور اس دیوار کو بم سے اڑا دینا۔ دوسری طرف تمہیں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں گی۔ نیچے تہہ خانہ ہے۔ جہاں ایک آدمی بے ہوش پڑا ہے۔ وہاں موجود کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا اور اس نوجوان کو لے کر باہر آ جاؤ۔ جاؤ۔ جلدی کرو۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو زیرو ون ایک بار پھر آنکھیں پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ جیسے وہ حیران ہو رہا ہو کہ گرین باس غیب کا علم کب سے جاننا شروع ہو گیا ہے جو وہ یہ سب باتیں اسے یوں بتا رہا تھا جیسے ان راستوں کے بارے میں اسے پہلے سے ہی معلوم ہو۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

"مجھے مت گھورو۔ نانسنس۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔" ـــــــ اسے اپنی طرف حیرانگی سے دیکھتے پا کر لاشاما نے غرا کر کہا اور پلٹ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا اور پھر وہ عمارت سے نکل کر باہر آ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی جوزف اور جوانا کو جیپوں کے پچھلے حصے میں ڈال کر باندھ چکے تھے۔ اندر سے یکے بعد دیگرے دو دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر سکوت چھا گیا۔ اور پھر تھوڑی ہی دیر میں زیرو ون گیٹ سے نکلتا دکھائی دیا۔ اس کے کاندھے پر عمران لدا ہوا تھا۔ عمران کو دیکھتے ہی لاشاما کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ چمک آ گئی تھی۔

سیکرٹ سروس کے ممبران نے ان دنوں ملن پارٹی بنا رکھی تھی۔ ان کے پاس چونکہ ان دنوں کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے وہ ایک دوسرے سے مل جل کر رہ رہے تھے۔ خاص طور پر دوپہر اور رات کا کھانا سب اکٹھے ہی کھاتے تھے۔ اس کے لئے انہوں نے اپنی ایک مخصوص پارٹی ترتیب بنا رکھی تھی۔ اس ترتیب کے حساب سے دو ممبران باقی ممبران کی پارٹیاں کرتے تھے۔ لنچ کا بل ایک ممبر دیتا تھا اور ڈنر کا بل دوسرا ممبر ادا کرتا تھا۔ اس طرح اگلے دن دوسرے دو ممبران کی باری آ جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ان میں سے کسی پر دوسرے کا بوجھ نہیں پڑ رہا تھا۔

اپنی اس ملن پارٹی میں انہوں نے کئی بار عمران کو بھی آنے کی دعوت دی تھی مگر عمران حیلے بہانے سے انہیں ٹال دیتا تھا۔ جولیا صفدر اور کیپٹن شکیل نے عمران کے فلیٹ میں جا کر اسے ساتھ لے جانے کی بھی کوششیں کی تھیں مگر عمران ہر بار بڑی خوبصورتی سے انہیں ٹال دیتا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تھا۔ چند کوششیں کرنے کے بعد انہوں نے عمران سے اس معاملے پر بات کرنا ہی چھوڑ دی تھی۔

ان کی ٹیم کی لیڈر جولیا ہی تھی جو اگلے دن کے دو ممبران کے لئے پروگرامنگ کرتی تھی کہ لنچ کون کرائے گا اور ڈنر کے بل کی ذمہ داری کس ممبر کے حصے میں آئے گی۔ اس کے لئے وہ انہیں مقام اور کھانوں کا مینو بھی بتا دیتی تھی جس کے بل ادا کرتے وقت کسی ممبر کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا اور وہ ظاہر ہے کھانا باہر ہوٹلوں اور ریستورانوں میں ہی کھاتے تھے۔

وہ سب چونکہ فری تھے اور مختلف بستیوں میں تھے اور انہیں ایک ساتھ رہنا پڑتا تھا۔ اسی لئے وہ احتیاط کے پیش نظر میک اپ کرنا نہیں بھولتے تھے اور اپنے نام بھی بدل لیتے تھے۔

آج کا لنچ تنویر نے کرانا تھا اور ڈنر کی ذمہ داری کیپٹن شکیل کے سر پر تھی۔ جولیا نے رات ان دونوں کو بتا دیا تھا کہ وہ ممبران کو لنچ اور ڈنر میں کیا کیا کھلائیں گے اور انہیں کس حد تک بلوں کی ادائیگی کرنا ہو گی۔ جولیا نے تنویر سے کہا تھا کہ وہ لنچ ہوٹل مالا بار میں کرائے گا۔ جس کا وہ جا کر خود انتظام کرے گا۔

وہ سب ہوٹلوں اور ریستورانوں میں جا کر اپنے لئے الگ اور پرسکون کیبن میں بیٹھتے تھے۔ جہاں سیکرٹ سروس کے ممبران کے سوا اور کوئی نہیں ہوتا تھا۔

جولیا نے رات کو ہی تمام ممبران کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ وہ سب

ہوٹل مالا بار میں پہنچ جائیں۔ چنانچہ اگلے دن وہ سب ہوٹل مالا بار پہنچ گئے۔ ایک الگ اور ہال نما کیبن میں آ کر وہ دو بڑی سی میزوں کے گرد بیٹھے آپس میں خوش گپیاں کرنے لگے۔ ابھی صفدر نہیں آیا تھا اور وہ صفدر کا انتظار کر رہے تھے تا کہ اس کے آنے کے بعد وہ کھانے کا آرڈر دیں۔

”آخر یہ صفدر کہاں رہ گیا ہے۔ پہلے تو وہ ہمیشہ وقت پر پہنچ جاتا تھا۔ پھر آج اسے دیر کیوں ہو رہی ہے۔“ ——— تنویر نے کہا۔

”شاید اسے کوئی ضروری کام پڑ گیا ہو۔“ ——— جولیا نے کہا۔

”ارے دیر سویر تو کبھی کو ہو جاتی ہے۔ تم پریشان کیوں ہو رہے ہو۔ آ جائے گا ابھی۔“ ——— چوہان نے کہا۔

”نہیں۔ میں پریشان نہیں ہوں۔ وہ وقت کا بے حد پابند ہے۔ اپنے وقت سے وہ ایک منٹ نہ اِدھر ہوتا ہے اور نہ ایک منٹ اُدھر۔ جبکہ اب مقررہ وقت سے بیس منٹوں سے زیادہ کا وقت گزر گیا ہے لیکن وہ نہیں آیا۔“ ——— تنویر نے کہا۔

”بہرحال۔ ہمیں کون سی جلدی ہے جو ہم اس کا انتظار نہیں کر سکتے۔“ ——— کراسٹی نے کہا۔

”جلدی تو کسی کو نہیں ہے۔ مگر شاید تنویر کو زیادہ بھوک لگی ہے۔ اس لئے یہ پریشان ہو رہا ہے۔“ ——— صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں مس صالحہ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تھوڑی دیر تو کیا۔ دو چار گھنٹے بھی انتظار کر سکتا ہوں۔ مجھے صرف آپ سب کی فکر ہے۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کہیں آپ کو زیادہ بھوک نہ لگ رہی ہو۔ جبکہ میں میزبان ہوں اور آپ سب میرے مہمان ہیں۔'' ـــــ تنویر نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''میری تو کوئی بات نہیں۔ خاور اور چوہان سے پوچھ لو۔'' ـــــ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور اور چوہان بھی ہنس دیئے۔

''نہیں۔ ہمیں بھی کھانے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔ کیوں صدیقی۔'' چوہان نے کہا۔

''بالکل۔ تم دونوں میں تو واقعی اتنا سٹیمنا ہے کہ تم دو چار روز بھی کھائے پیئے بغیر رہ سکتے ہو۔'' ـــــ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یار۔ اب ایسی باتیں تو نہ کرو۔ ایک آدھ گھنٹہ تو انتظار کیا جا سکتا ہے۔ مگر دو چار روز نہیں۔'' ـــــ چوہان نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''کیوں کیپٹن شکیل۔ کیا آپ بھی صفدر کے آنے کا انتظار کر سکتے ہیں۔'' ـــــ تنویر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کرنا ہی پڑے گا۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ کیپٹن شکیل نے جیسے بے چارگی سے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور صفدر مسکراتا ہوا اندر آ گیا۔

''لو کیپٹن شکیل کی بے چارگی رنگ لے آئی ہے۔ آ گئے ہیں جناب صفدر سعید صاحب۔'' ـــــ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کہاں رہ گئے تھے۔ بڑی دیر لگا دی تم نے۔'' ـــــ تنویر نے

سلام دعا کے بعد صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''راستے میں کار کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا۔ اسٹپنی نہیں تھی۔ اس لئے مجبوراً کار کو وہیں چھوڑ کر ٹیکسی میں آ رہا ہوں۔ راستے میں ٹریفک بھی جام تھا اس لئے آنے میں دیر ہو گئی۔'' ـــــ صفدر نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''سچ کہہ رہے ہو۔'' ـــــ چوہان نے کہا۔

''کیوں۔ اس میں جھوٹ بولنے والی بھلا کون سی بات ہے۔'' صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو چھوڑو۔ تم آ گئے ہو یہی کافی ہے۔ میرا خیال ہے اب کھانے کا آرڈر دے دیا جائے۔'' ـــــ تنویر نے کہا۔

''جلدی کرو۔ بھوک کے مارے اب تو پیٹ میں ہاتھی شیر دوڑنا شروع ہو گئے ہیں۔'' ـــــ چوہان نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''لو دوسروں کے پیٹ میں چوہے دوڑتے ہیں۔ تمہارے پیٹ میں ہاتھی شیر کیوں دوڑ رہے ہیں۔'' ـــــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سمجھا کرو یار۔ جنہیں کم بھوک لگتی ہے ان کے پیٹ میں چوہے دوڑتے ہیں اور جنہیں زیادہ بھوک لگتی ہو ان کے پیٹ میں ہاتھی اور شیر نہیں دوڑیں گے تو کیا تم دوڑو گے۔'' ـــــ خاور نے کہا تو کمرہ اس کے جواب پر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

''ایسی باتیں کر کے شاید تم عمران صاحب کی کمی پوری کرنے کی

محمد ندیم
پاکستان پوائنٹ
ڈاٹ کام

کوشش کر رہے ہو۔" ——— صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کی کمی کون پوری کر سکتا ہے۔ اگر وہ ہوتے تو ان کی باتیں سن کر ہنس ہنس کر ویسے ہی ہمارے پیٹ بھر گئے ہوتے۔" ——— خاور نے کہا۔

"اب کیا کیا جائے۔ ہم نے تو انہیں کئی بار ساتھ آنے کی دعوت دی تھی۔ مگر وہ مصروف ہی اتنے ہوتے ہیں کہ ہمیں وقت ہی نہیں دے پاتے۔" ——— صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ مصروف کہاں ہوتا ہے۔ وہ جان بوجھ کر ہمارے ساتھ آنا پسند نہیں کرتا۔" ——— تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہو سکتی۔ عمران صاحب یقیناً مصروف ہوں گے اسی لئے وہ نہیں آ رہے۔ ورنہ پہلے بھی تو ہم انہیں اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ پہلے تو کبھی انہوں نے انکار نہیں کیا تھا۔" ——— صالحہ نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کی مصروفیات کیا ہو سکتی ہیں۔ ایسا تو تب ہوتا ہے جب کوئی کیس ہو۔ اس وقت ہم بھی ان کے ساتھ مصروف ہوتے ہیں۔ عام حالات میں وہ کیا کرتے ہوں گے۔" ——— کراسٹی نے کہا۔

"عام حالات میں وہ فلیٹ میں پڑا رہتا ہے اور کتابی کیڑا بنا رہتا ہے۔ اس وقت یا تو وہ ہوتا ہے یا پھر اس کی کتابیں۔ اس کے علاوہ اسے اور کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔" ——— جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"چھوڑیں۔ اس کا ذکر کر کے کیوں ہم اپنی خوشی کرکری کریں۔ میں ویٹر کو بلوا کر کھانا منگواتا ہوں۔" ——— تنویر نے کہا اور وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اچانک جھماکا سا ہوا اور وہ غائب ہو گیا۔ اسے اس طرح اچانک غائب ہوتے چوہان اور صدیقی نے دیکھا تھا۔ جبکہ ممبران اپنے اپنے دھیان میں ہونے کی وجہ سے اسے اس طرح سے غائب ہوتا نہیں دیکھ سکے تھے۔

"اوہ۔ یہ تنویر کہاں غائب ہو گیا۔" ——— چوہان نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"غائب ہو گیا۔ کیا مطلب۔ وہ تو باہر ویٹر کو بلانے گیا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ باہر نہیں گیا۔ وہ غائب ہو گیا ہے۔" ——— صدیقی نے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب چونک پڑے۔

"باہر نہیں گیا۔ غائب ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔" ——— جولیا نے حیرانی سے پوچھا۔

"تنویر دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اچانک ایک ہلکا سا جھماکا ہوا اور وہ غائب ہو گیا۔" ——— چوہان نے کہا۔

"کیا بات کر رہے ہو۔ تنویر کوئی جادوگر ہے جو جھماکے سے غائب ہو گیا ہے۔" ——— خاور نے منہ بنا کر کہا۔

"چوہان ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میں نے بھی یہی دیکھا ہے۔" صدیقی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نے چوہان کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

''کیا دیکھا ہے تم نے۔''—— جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تنویر ابھی دروازے کے قریب بھی نہیں پہنچا تھا کہ اچانک جھماکا ہوا اور وہ یوں غائب ہو گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے غائب کر دیا ہو۔''—— صدیقی نے کہا۔

''مذاق کر رہے ہو شاید۔''—— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ارے۔ اوہ کیپٹن شکیل۔ کیپٹن شکیل بھی غائب ہو گیا ہے۔''—— چوہان نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا کیونکہ کیپٹن شکیل کی کرسی اچانک خالی ہو گئی تھی۔

''اوہ۔ یہ۔ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ کیپٹن شکیل صاحب کو میں نے کرسی سے اچانک غائب ہوتے دیکھا ہے۔''—— کراسٹی نے کہا۔

''لیکن۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔''—— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر جھماکا ہوا اور وہاں سے صفدر غائب ہو گیا۔ اس بار سب نے ہی اسے غائب ہوتے دیکھا تھا۔

''ارے۔ یہ سب کہاں غائب ہوتے جا رہے ہیں۔''—— صدیقی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو جھماکے ہوئے اور کراسٹی اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ بھی غائب ہو گئیں۔ اب تو وہ سب بوکھلا کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھنے کی دیر تھی کہ صدیقی اور نعمانی بھی غائب ہو گئے۔ اب خاور، چوہان اور جولیا باقی بچے تھے۔

وہ تینوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خالی کرسیوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ اس نے خاور اور چوہان کو بھی غائب ہوتے دیکھا۔ بس ہلکے ہلکے دو جھماکے سے ہوئے تھے اور وہ دونوں یوں غائب ہو گئے تھے جیسے وہ وہاں تھے ہی نہیں۔

''نن۔ نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ سب کے سب اس طرح کیوں غائب ہو گئے ہیں اور کیسے۔''—— جولیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ پھر اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے بھی سیاہ چادر سی تن گئی۔ اسی لمحے اسے یوں لگا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے اوپر اچھال دیا ہو۔ دوسرے لمحے جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی انتہائی گہرے اور اندھے کنویں میں گرتی جا رہی ہو۔ اس کے منہ سے چیخوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ قلابازیاں کھاتی ہاتھ پاؤں مارتی ہوئی اور مسلسل چیختی ہوئی گرتی چلی جا رہی تھی۔ پھر اچانک اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کے تمام تر احساسات ختم ہوتے چلے گئے۔ اور اس کے دماغ پر اندھیرا چھاتا چلا گیا۔ گہرا سیاہ اندھیرا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

یکبارگی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی سر کی کھوپڑی توڑ کر نوکیلے کیل اس کے دماغ میں گھسے جا رہے ہوں۔ اس کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس نے دیکھا وہ اپنے فلیٹ کے اسی کمرے میں موجود تھا جہاں وہ رات سویا تھا۔ کمرے میں روشنی تھی۔ سائیڈ پر ہیٹر بھی اسی طرح جل رہا تھا اور زیرو پاور کا بلب بھی اسی طرح روشن تھا۔

عمران کی نظریں بے اختیار دیوار گیر کلاک کی طرف اٹھ گئیں۔ کلاک پر دن کے گیارہ بج رہے تھے۔

"اوہ۔ گیارہ بج گئے ہیں۔ میں اتنی دیر سوتا رہا ہوں۔" ——— عمران نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن کے کسی نگار خانے میں سابقہ کوئی منظر نہیں تھا۔ وہ خود کو روٹین کے مطابق نارمل فیل کر رہا تھا۔ البتہ اسے دماغ میں گھستے والے کانٹوں کے خیال پر ضرور حیرت ہو

رہی تھی۔ اسے یوں لگا تھا جیسے کسی نے ایک ساتھ اس کے سر میں کئی کیل ٹھونک دیئے ہوں اور اسی تکلیف اور اذیت کی شدت سے اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ مگر آنکھیں کھولتے ہی اسے سر میں تکلیف کا کوئی احساس نہیں ہو رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ میں تو صبح سویرے ہی جاگ جاتا ہوں۔ پھر آج میری آنکھ کیوں نہیں کھلی۔ دن کے گیارہ بج گئے ہیں۔ لگتا ہے رات خواب میں میرے گدھے گھوڑے اچھے داموں بک گئے تھے جو میں اتنی گہری اور بے فکری کی نیند سوتا رہا ہوں۔" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ پھر وہ اٹھا اور بستر سے اتر کر ہیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے ہیٹر بند کیا پھر بلب بھی آف کر دیا اور پھر وہ سیدھا واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جسم پر وہی شب خوابی کا لباس تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نہا دھو کر اور لباس بدل کر باہر آیا تو خاصا ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔

"سلیمان۔ سلیمان۔" ——— عمران نے مخصوص انداز میں سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ مگر باہر سے سلیمان کی جوابا کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ ابھی تک سو رہا ہے۔ اس کے پاس تو مریل سے گدھے تھے جن کے بکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر بھلا وہ اتنی دیر تک کیسے سویا رہ سکتا ہے۔ سلیمان۔ بھائی سلیمان پاشا صاحب۔ کیا آپ کے گوش بلکہ خرگوش میں میری آواز نہیں پہنچ رہی۔" ——— عمران

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نے پہلے بڑبڑاتے ہوئے پھر اونچی آواز میں ایک بار پھر سلیمان کو آوازیں دیتے ہوئے کہا۔ مگر اس بار بھی سلیمان کا کوئی جواب نہ آیا۔

''ہونہہ۔ شاید وہ فلیٹ میں نہیں ہے۔ میں خواہ مخواہ اپنا گلا خراب کر رہا ہوں۔ اس وقت تو وہ بازار سے سودا سلف لینے نکل جاتا ہے۔'' عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیڈ روم سے نکل کر ڈرائینگ روم میں آ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا اور قریب موجود کچن سے بھی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''ہونہہ۔ اب لاٹ صاحب نہ جانے کب تشریف لائیں گے۔ جب وہ آئیں گے تب ہی مجھے ناشتہ ملے گا۔ کیوں نہ تب تک کچن میں جا کر میں اپنے لئے خود ہی ایک کپ چائے بنا لوں۔'' ــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''ایک کپ نہیں۔ دو کپ۔ میں بھی تو ہوں یہاں۔'' ــــــ عقب سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''بہت اچھا۔'' ــــــ عمران نے بے خیالی سے کہا۔ پھر وہ یکلخت ٹھٹھک گیا اور تیزی سے پلٹا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔

''ہائیں۔ کیا دیر سے جاگنے والوں کے کان خراب ہو جاتے ہیں۔ ابھی ابھی میں نے ایک لڑکی کی آواز سنی تھی۔ مگر یہاں تو کوئی بھی نہیں ہے۔'' ــــــ عمران نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی کیونکہ اس نے جو آواز سنی تھی۔ وہ اس کا وہم نہیں تھا۔

''اپنی آنکھوں کا علاج کراؤ۔ میں تمہارے سامنے صوفے پر بیٹھی

ہوں۔'' ــــــ وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس بار عمران حقیقتاً اچھل پڑا۔ سامنے صوفے پڑے تھے مگر وہ بالکل خالی تھی۔ جبکہ آواز اسی طرف سے آ رہی تھی۔

''حیرت ہے۔ محترمہ مجھے آپ کی آواز تو سنائی دے رہی ہے مگر تصویر نظر نہیں آ رہی ۔ کیا آپ میں کوئی فنی خرابی ہے یا میری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں۔'' ــــــ عمران نے آنکھیں کھولتے اور میچتے ہوئے کہا۔

''میں واقعی غائب ہوں اور غائب چیز کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔'' آواز نے شوخ لہجے میں کہا۔

''چیز۔ کیا مطلب۔ کیا تم انسان نہیں ہو۔'' ــــــ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں انسان نہیں ہوں۔'' ــــــ اس نے کہا تو عمران کی کنپٹیاں سلگنے لگیں۔

''لگتا ہے تمہیں یاد دلانا پڑے گا کہ میں کون ہوں۔'' ــــــ اس نے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اچانک وہاں تاریکی چھا گئی۔ کمرے سے اس طرح روشنی غائب ہوتے دیکھ کر عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اب کمرے میں دن کی روشنی تھی جو کھڑکیوں اور روشن دانوں سے آ رہی تھی۔ مگر وہاں سے روشنی یوں غائب ہو گئی تھی جیسے رات کے وقت لائٹس آف ہو جاتی ہیں۔

''یہ روشنی کیوں ختم ہو گئی ہے۔'' ــــــ عمران کے منہ سے حیرت زدہ انداز میں نکلا۔ اسی لمحے ایک برق سے چمکی اور اسے ایک زور دار

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جھٹکا لگا۔ دوسرے لمحے اسے اپنے جسم میں بے شمار لہریں سی کوندتی ہوئی معلوم ہوئیں اور پھر جیسے اس کے ذہن میں روشنی بھرتی چلی گئی۔ اسے رات کی تاریکی اور تاریک رات میں ہونے والی تمام باتیں یاد آ گئیں شیاؤ۔ لاشاما۔ اس کے جاسوسے اور لاشاما کی ساری باتیں اس کے ذہن میں ابھر آئی تھیں۔ پھر اسے سلیمان کا کٹا ہوا سر بھی دکھائی دے گیا جو اس کے سامنے پڑا تھا۔

پھر لاشاما نے شیاؤ کو اس کے سر پر جانے کے لئے کہا تھا اور عمران نے اپنے سر پر ہلکے سے بوجھ کے ساتھ چبھن بھی محسوس کی تھی۔ اس کے ذہن میں تاریک رات کا سارا منظر کسی فلم کی طرح چلنا شروع ہو گیا تھا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ اسے جوزف اور جوانا نے ہوش دلایا تھا۔ اس کے بعد وہ اسے تیز روشنی میں اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ عمران ان سے لالٹین اور اس سے نکلنے والی تیز روشنی کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر اس وقت عمران پر غنودگی سی طاری ہوتی جا رہی تھی۔ اسے بس اتنا یاد تھا کہ جوزف اسے رانا ہاؤس میں لے گیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اسے کچھ دکھانا چاہتا ہے۔ پھر جوزف نے اسے کافی پینے کے لئے دی تھی اور پھر وہ جیسے گہری نیند سو گیا تھا۔ اس کے بعد اس کی آنکھ اپنے فلیٹ میں اپنے ہی بستر پر کھلی تھی۔

''یاد آیا۔''۔۔۔۔۔۔ اچانک اندھیرے میں شیاؤ کی آواز سنائی دی اور اس کی آواز سن کر عمران کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑ کر سرخ ہو گیا۔

''تم۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو شیاؤ۔ میرے ساتھی کہاں ہیں۔''

عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرے میں ایک بار پھر روشنی پھیل گئی۔ عمران اچھل کر کئی قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے صوفوں کی طرف دیکھا لیکن شیاؤ اسے وہاں کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ بدستور غائب تھی۔

''کون سے ساتھی۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی دوبارہ شوخ آواز آئی۔

''بکومت۔ جو میں پوچھ رہا ہوں۔ مجھے صاف صاف بتاؤ۔ مجھے تو میرے دو ساتھی اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ پھر میں یہاں کیسے آ گیا ہوں اور میرا ملازم بھی یہاں نہیں ہے۔ کیا رات لاشاما نے جس کے ٹکڑے کئے تھے وہ واقعی میرا ملازم ہی تھا۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا کہ میں تمہارے کسی ساتھی کو نہیں جانتی۔ رہی بات تمہارے ملازم کی تو آقا لاشاما کے کہنے پر جاسوسوں نے اس کے ٹکڑے کئے تھے۔ تم نے اس کا کٹا ہوا سر اور اس کی لاش کے ٹکڑے بھی دیکھے تھے۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی آواز سنائی دی۔

''ہونہہ۔ اب تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ کیوں آئی ہو یہاں۔''عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''میں یہاں تمہاری حفاظت کر رہی ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے ہنس کر کہا۔

''حفاظت۔ ہونہہ۔ مجھے تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ یہاں سے اور جا کر لاشاما کو بتا دو کہ میں کسی بھی صورت میں اس کا

کام نہیں کروں گا۔" ——— عمران نے غصیلے اور نفرت زدہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شیاؤ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بند کرو اپنی یہ مکروہ ہنسی اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" ——— عمران نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔ شیاؤ کی طنز بھری اور مکروہ ہنسی سن کر اس کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"میں اپنی مرضی سے آئی ہوں اور اپنی مرضی سے ہی جاؤں گی۔" شیاؤ نے لاپرواہی سے کہا۔ عمران کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ شیاؤ اس کے سامنے ہی موجود تھی مگر وہ اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی اور پھر رات کو اس کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا اس سے یہ حقیقت بھی اس پر عیاں ہو چکی تھی کہ وہ ایک بار پھر کسی شیطانی معاملے میں پھنس چکا ہے اور اس بار اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا تھا اور جس طرح شیاؤ اس کے سر پر مسلط ہو گئی تھی اس سے عمران کو یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں ہو رہا تھا کہ یہ معاملہ پہلے تمام شیطانی معاملوں سے کہیں زیادہ بڑا خوفناک اور انتہائی بھیانک ہے۔

شیطان لاشاما اس کے ذریعے سے نہ جانے کس عورت کی قبر کھلوانا چاہتا تھا۔ اس کے کہنے کے مطابق قبر میں عورت کی لاش کا ڈھانچہ ہے جس کے ایک ہاتھ پر سیاہ رنگ کا دھاگہ بندھا ہوا ہے۔ وہ عمران کو قبر سے وہ دھاگہ نکالنے کے لئے کہہ رہا تھا اور اس کا اگلا قدم تو اس سے بھی زیادہ غلط اور مکروہ تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ دھاگہ لے جا کر اسے اپنی اماں بی کے ہاتھ پر باندھے۔

قبر میں موجود عورت کے ڈھانچے پر بندھے ہوئے سیاہ دھاگے کا تعلق نہ جانے کس سے تھا اور لاشاما اس دھاگے کو لے جا کر اس کی اماں بی کے ہاتھ پر بندھوانا چاہتا تھا۔ جس کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی عمران کو گھن آ رہی تھی۔ اماں بی بے حد نیک، عبادت گزار اور صالح خاتون تھیں۔ شیطان نہ جانے کیوں ان کے ہاتھ پر وہ دھاگہ بندھوانا چاہتا تھا۔ وہ تو پھر اماں بی تھیں۔ اماں بی کی جگہ کوئی اور خاتون بھی ہوتیں تو عمران تب بھی یہ گھناؤنا فعل سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ عمران مسلسل سوچ رہا تھا لیکن اس کی سمجھ میں کوئی بات نہیں آ رہی تھی۔ جاسوسوں نے جس بے دردی سے سلیمان کو ہلاک کر کے اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے۔ عمران کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ منظر ابھر رہا تھا اور وہ سلیمان کی ہلاکت سے واقعی افسردہ ہو گیا تھا۔ اور ایک بار پھر اس کے ذہن سے اس کا اپنا جوزف، جوانا اور سلیمان کا نام مٹ گیا تھا۔ اسے بس ان کی شکلیں یاد تھیں۔

"کیا سوچ رہے ہو زیاگو۔" ——— شیاؤ کی آواز سنائی دی تو عمران نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔

"میں زیاگو نہیں۔" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا نام نہیں لے سکتی۔ آقا نے تمہارا نام زیاگو رکھا ہے۔ اس لئے میں بھی تمہیں اسی نام سے پکاروں گی۔" ——— شیاؤ نے کہا۔

"جہنم میں جاؤ تم اور تمہارا آقا۔" ——— عمران نے نفرت زدہ

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

لہجے میں کہا۔

''تم جتنا مرضی غصہ کر لو۔ مجھے تمہارے غصے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تم مکمل طور پر میری گرفت میں ہو۔ میں چاہوں تو رات ہونے تک تمہیں گہری نیند سلا سکتی ہوں۔ مگر میں نے جان بوجھ کر تمہیں جگایا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بے حد ذہین، چالاک اور تیز ترین انسان ہو۔ اپنے ملک کے لئے جاسوسی کرنے کے ساتھ ساتھ تم ماورائی معاملوں میں بھی ملوث رہتے ہو۔ تم نے اب تک بڑے بڑے وچ ڈاکٹروں، جادوگروں، شیطانی ذریتوں اور بدروحوں تک کا خاتمہ کیا ہے۔ اور تم نے دنیا کی دو بڑی اور خوفناک بدروحوں اناتا اور شکارہ کا بھی مقابلہ کیا تھا۔ مگر وہ تم سے اور تمہارے ایک حبشی غلام جوزف کے مقابلے میں شکست کھا گئی تھیں۔ میں شکارہ اور اناتا جیسی طاقتور اور خوفناک بدروح تو نہیں ہوں مگر میری گرفت البتہ اتنی مضبوط ہے کہ تم کسی بھی طرح میری گرفت سے نہیں نکل سکتے۔ نہ ہی تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ میں نے کچھ دیر کے لئے تمہیں آزاد کر دیا ہے۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ اگر تمہیں آزاد کر دیا جائے تو تم میرے اور آقا لاشاما کے خلاف کیا کرو گے۔''——شیاؤ رکے بغیر کہتی چلی گئی۔

''کیا تم اس وقت میرے سر پر نہیں ہو۔''——عمران نے اس کی باتیں سن کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ میں تمہارے سامنے کھڑی ہوں۔''——شیاؤ نے جواب دیا۔

''کیا تم میرا دماغ پڑھ سکتی ہو۔''——عمران نے کچھ سوچ کر اس سے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے تمہارا دماغ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں تمہارے دماغ میں اپنے پنجے گاڑ کر تمہیں اپنے سامنے کچھ بھی کرنے کے لئے مجبور کر سکتی ہوں۔''——شیاؤ نے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو تم وہ دھاگہ زبردستی مجھ سے قبر سے کیوں نہیں نکلوا لیتی۔''——عمران نے کہا۔

''نہیں۔ آقا کا حکم ہے کہ یہ کام تم اپنی مرضی اور مکمل طور پر ہوش میں رہ کر کرو گے۔''——شیاؤ نے کہا۔

''کیوں۔''——عمران نے کہا۔

''میں نہیں جانتی۔ لیکن بہرحال یہ طے ہے کہ یہ کام تم سے زبردستی نہیں لیا جا سکتا۔''——شیاؤ نے کہا۔

''اس دھاگے میں کیا خاص بات ہے۔ لاشاما اسے قبر سے نکال کر میری بوڑھی ماں کے ہاتھ پر مجھ ہی سے کیوں بندھوانا چاہتا ہے۔'' عمران نے کہا۔

''یہ میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔''......شیاؤ نے کہا۔

''کیوں نہیں بتا سکتی۔''——عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''آقا نے مجھے بتانے کی اجازت نہیں دی۔''——شیاؤ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ۔ رات لاشاما تو کہہ رہا تھا کہ تم سب اندھیروں کی

ناول ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مخلوق ہو۔ اجالے یا آگ کے سامنے آنا تمہارے لئے محال ہوتا ہے۔ پھر تم اب دن کے اجالے میں کیا کر رہی ہو۔ کیا یہ روشنی تمہارے لئے نقصان دہ نہیں۔“ ——— عمران نے کہا۔

”روشنی اور آگ شیطانی ذریتوں کے لئے عذاب کا باعث بنتی ہیں۔ مجھ جیسی بدروح کے لئے نہیں۔ یہ روشنی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ مگر آگ کے سامنے میں نہیں جاتی۔ کیوں۔ تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو۔“ ——— شیاؤ نے کہا۔

”یہ بات رات کو ہی میرے ذہن میں آئی تھی۔ ایک جاسوسے کے ہاتھ میں جلتی ہوئی مشعل تھی اور اس نے اسی مشعل کی آگ سے ہی کچھ کر کے مجھے بے ہوش کیا تھا اگر آگ شیطانی ذریتوں کے لئے نقصان کا باعث بن سکتی ہے تو اس مشعل بردار جاسوسے کو کیوں کچھ نہیں ہوا تھا اور اس آگ میں باقی جاسوسے بھی دکھائی دے رہے تھے۔“ ——— عمران نے کہا۔

”اس جاسوسے کے ہاتھ میں جو مشعل روشن تھی وہ مردار اور حرام جانور کی چربی سے جل رہی تھی۔ اس سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ البتہ لاشاما اس آگ سے بھی دور ہی رہتا ہے۔“ ——— شیاؤ نے جواب دیتے ہوئے۔

”کیا تمہیں واقعی یہ معلوم نہیں ہے کہ لاشاما قبر سے سیاہ دھاگہ نکلوا کر میری والدہ کے ہاتھ پر کیوں بندھوانا چاہتا ہے۔ اس سے اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔“ ——— عمران نے جان بوجھ کر پھر اپنا سوال

دہراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نے تم سے کہا ہے نا کہ میں تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتی۔“ ——— شیاؤ نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

”اگر میں یہ کام کرنے سے اسی طرح انکار کرتا رہوں تو تم کیا کرو گے۔“ ——— عمران نے پوچھا۔

”تو میں تمہاری زندگی عذاب بنا دوں گی اور لاشاما تمہیں ہر صورت اس کام کے لئے مجبور کر دے گا۔“ ——— شیاؤ نے کہا۔

”لاشاما اب کہاں ہے۔“ ——— عمران نے پوچھا۔

”معلوم نہیں۔“ ——— شیاؤ نے کہا۔

”کیا تمہارا اس سے رابطہ ہو سکتا ہے۔“ ——— عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کیوں پوچھ رہے ہو یہ۔“ ——— شیاؤ نے کہا۔

”ویسے ہی۔ اچھا ایک بات اور بتاؤ۔“ ——— عمران نے کہا۔

”پوچھو۔“ ——— شیاؤ نے کہا۔

”کیا تم میرے سامنے ظاہر ہو سکتی ہو۔“ ——— عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر ایک لمحے کے لئے شیاؤ خاموش ہو گئی جیسے سوچ رہی ہو کہ وہ اس بات کا کیا جواب دے۔

”ہاں۔ میں تمہارے سامنے ظاہر ہو سکتی ہوں۔ مگر آقا لاشاما نے مجھے اس کا بھی حکم نہیں دیا۔ اس لئے میں ایسا نہیں کروں گی۔“ شیاؤ نے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔

”اب کیا سوچ رہے ہو۔“ ——— اسے خاموش دیکھ کر شیاؤ نے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

مسکراتے ہوئے تفاخریہ لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ اگر اجازت دو تو میں کچن میں جا کر اپنے لئے ایک کپ چائے بنا لاؤں۔"——— عمران نے عام سے انداز میں کہا۔

"ہاں جاؤ۔ جو مرضی کرو۔ میں تمہیں کسی کام سے نہیں روکوں گی۔" شیاؤ نے کہا تو عمران سر ہلا کر مڑا اور کچن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچن میں آ کر اس نے فوراً ایک خانے میں رکھی ہوئی ماچس اٹھائی اور اس کی ایک تیلی جلا کر چولہا روشن کر دیا۔ شیاؤ نے اسے بتایا تھا کہ روشنی سے اسے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ آگ کے سامنے نہیں آ سکتی تھی۔ شاید آگ سے اسے کسی قسم کا نقصان پہنچ سکتا تھا۔ دوسرے شیاؤ جس طرح عمران کے سر پر مسلط ہوئی تھی اس سے عمران کو شک تھا کہ شاید وہ اس کا دماغ پڑھ سکتی ہو گی۔ مگر اس نے اس بات سے بھی انکار کر دیا تھا۔ لیکن عمران شیاؤ کی کسی بات سے مطمئن نہیں ہوا تھا۔ اسی لئے اس نے کچن میں آتے ہی چولہا جلا لیا تھا۔

یہاں آگ کی وجہ سے شیاؤ نہیں آ سکتی تھی۔ اس لئے عمران کچھ دیر وہیں رک کر سوچنا چاہتا تھا کہ وہ اس شیطانی معاملے سے باہر کیسے نکل سکتا ہے۔ رات جوانا نے جوزف کے بارے میں اسے جو بتایا تھا وہ بھی اسے یاد آ گیا تھا۔ مگر یہ سارا چکر کیا تھا۔ وہ رانا ہاؤس سے کب اور کیسے یہاں پہنچ گیا تھا۔ یہ عمران کے لئے کسی معمے سے کم نہ تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ جوزف کو اگر معلوم ہو گیا تھا کہ وہ شیطانی چکروں میں آ گیا ہے تو اس نے اس کی حفاظت کے لئے کچھ کیا کیوں نہیں تھا۔

اگر وہ اسے خود یہاں لا کر چھوڑ گیا تھا تو اسے کم از کم یہاں ایسا کچھ ضرور کر دینا چاہئے تھے کہ شیاؤ جیسی بدروح اس سے دور ہو جاتی۔ کیا جوزف اس شیاؤ کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔

عمران کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ کچن کا دروازہ چونکہ کھلا ہوا تھا اور ممکن ہے شیاؤ دروازے کی دوسری طرف کھڑی اسے دیکھ رہی ہو۔ اس لئے اسے دکھانے کے لئے عمران چائے بنانے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے دماغ میں ہلکی سی سرسراہٹ کا احساس ہوا۔ اس نے چونک کر فوراً اپنے دماغ کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔

"نہیں۔ عمران بیٹا۔ رک جاؤ۔ اپنے دماغ کو آزاد چھوڑ دو۔ میں تمہاری مدد کے لئے آیا ہوں۔"——— عمران کو اپنے دماغ میں ایک غیر مانوس مگر میٹھی سی محبت بھری آواز سنائی دی۔

"کون ہو تم۔"——— عمران نے خیال خوانی کے تحت لہجے میں کہا۔

"میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔"——— اس کے ذہن میں آواز ابھری۔

"خیر خواہ ہو تو اپنا نام بتاؤ۔"——— عمران نے اپنے دماغ میں کہا۔

"نام بھی بتا دوں گا۔ مگر پہلے میری چند باتیں سن لو۔"——— آواز آئی۔

"بتاؤ۔"——— عمران نے کہا۔

''تم بے حد مضبوط ارادوں کے مالک ہو۔ تمہارا دماغ بے حد طاقتور ہے۔ جسے تم اپنے قابو میں بھی کر سکتے ہو اور اسے اپنے ارادوں کے تحت استعمال بھی کر سکتے ہو۔ ذہنی ورزشیں کر کے تم نے اپنے دماغ کو اس قدر طاقتور بنا لیا ہے کہ تم اپنے دماغ کے دونوں حصوں یعنی شعور اور لاشعور کو بیک وقت استعمال کر سکتے ہو''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا۔

''کیا کہنا چاہتے ہو۔ صاف صاف بتاؤ''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''میں تمہارے لاشعور میں جا رہا ہوں۔ مجھے وہاں جانے سے مت روکنا۔ میں تمہارے لاشعور کے باریک خانوں میں چند باتیں اتارنا چاہتا ہوں جو اس شیطانی معاملے میں تمہارے بے حد کام آئیں گی''۔ آواز نے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اپنے لاشعور میں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تمہیں جو بتانا ہے ایسے ہی بتاؤ''۔۔۔۔۔۔ عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو۔ شیاذ تمہارے ذہن میں جھانک سکتی ہے۔ وہ بے حد طاقتور اور خوفناک بدروح ہے۔ وہ کچھ بھی کر سکتی ہے مگر تمہارے لاشعور میں نہیں جا سکتی۔ اس لئے تم اپنے شعور اور لاشعور کو یکجا کرنے کی کوشش کرو۔ شعور میں رہ کر تم وہی کرو جو شیاذ اور لاشاما چاہتے ہیں جبکہ لاشعور میں تم وہ کرو جو تم چاہتے ہو''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا۔

''میں سمجھا نہیں''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''یہی سمجھانے کے لئے تو میں تمہارے لاشعور تک جانا چاہتا ہوں''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا۔

''کیا تمہارا تعلق شیطان سے ہے''۔۔۔۔۔۔ عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ہرگز نہیں''۔۔۔۔۔۔ آواز نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات سن کر شدید کوفت ہوئی ہو۔

''گڈ۔ تمہارا غصہ بتا رہا ہے کہ واقعی تم پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہارے لئے لاشعور میں تھوڑی سی جگہ بنا دیتا ہوں۔ اگر میرے مفاد میں ہوا تو تمہاری ساری باتیں کہ میں خود اپنے لاشعور کے باریک خانوں تک لے جاؤں گا اور اگر تم نے کوئی غلط بات کی تو میں اسے دماغ سے جھٹک دوں گا''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جگہ دو مجھے''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا تو عمران نے آنکھیں بند کیں اور اپنے لاشعور کو بیدار کر کے اس میں جگہ بنانے لگا۔ پھر وہ آواز جیسے نہایت دھیمے انداز میں سنائی دینے لگی۔ اس کی باتیں سن کر عمران کا چہرہ حیرت اور غصے سے بگڑتا جا رہا تھا۔

''اوہ۔ تو یہ ہے سارا چکر''۔۔۔۔۔۔ عمران نے چند لمحوں بعد زور سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ میں کون ہوں۔ مگر خبردار میرا نام بھول کر بھی اپنے شعور میں اجاگر نہ کرنا۔ ورنہ شیاذ سب کچھ جان

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

لے گی۔''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ۔ کیا یہ سب مجھے آج رات ہی کرنا ہوگا۔'' عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ابھی نہیں۔ تمہیں ابھی ان کی دو راتیں اور ضائع کرنی ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا۔

''اوہ۔ مگر شیاؤ نے کہا ہے کہ اگر میں نے کام نہ کیا تو وہ میری زندگی عذاب بنا دے گی۔ اور پھر انہوں نے سلیمان کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ اگر اسی طرح انہوں نے کسی اور کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''میں نے کہا ہے نا۔ تم اپنے دماغ کے دونوں حصوں کو ہم آہنگ کرو گے تو تمہارے سامنے سے کئی رازوں سے پردہ ہٹ جائے گا۔'' آواز نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہارے مشوروں پر ضرور عمل کروں گا۔'' عمران نے کہا۔

''اس میں تمہاری بلکہ سب کی بھلائی ہے۔''۔۔۔۔۔۔ آواز نے کہا۔
پھر عمران کو اپنے دماغ میں دوبارہ سرسراہٹ سی ہوتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اس نے صاف محسوس کیا جیسے اس کے دماغ سے کوئی نکل گیا ہو۔ عمران خاموشی سے چائے بنا کر لے آیا۔ اس نے چولہا بجھا دیا تھا۔

''بڑی دیر لگا دی تم نے چائے بنانے میں۔''۔۔۔۔۔۔ باہر آتے ہی اسے شیاؤ کی آواز سنائی دی۔

''میں دیر تک چائے پکاتا ہوں۔ اس سے چائے کی لذت بڑھ جاتی ہے اور اس میں کڑک پن آ جاتا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے اپنے دماغ میں ایک بار پھر سرسراہٹ ہوتی محسوس کی۔ اس بار سرسراہٹ کے ساتھ اسے اپنے دماغ کی رگوں میں ہلکی ہلکی چبھن کا بھی احساس ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ شیاؤ اس کے دماغ میں جھانکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ عمران نے فوراً اپنے لاشعور کو بریک کیا اور خاموشی سے چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔

''پھر کیا فیصلہ کیا ہے تم نے۔''۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اسے شیاؤ کی آواز سنائی دی۔

''کیسا فیصلہ۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''تم آقا لاشاما کا کام کرو گے یا نہیں۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں قدرے غصے کا عنصر تھا۔ شاید عمران کے دماغ میں جھانکنے پر اسے وہاں سے کچھ نہیں ملا تھا اس لئے وہ غصے میں آ گئی تھی۔

''میں ایک بار جو فیصلہ کرتا ہوں اس پر کاربند رہتا ہوں۔'' عمران نے چائے کے سپ لیتے ہوئے کہا۔

''یعنی۔ تم آقا کے لئے کام نہیں کرو گے۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے جیسے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

”نہیں۔“ ——— عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری زندگی کے جو یہ چند دن ہیں اجیرن کر دوں اور تمہیں خوفناک اور اذیتناک عذاب دوں۔“ ——— شیاؤ نے غراتے ہوئے کہا۔

”جو چاہے کر لو۔ مگر میرا فیصلہ نہیں بدلے گا۔“ ——— عمران نے اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے اچانک اس کے ہاتھ میں موجود کپ الٹا ہو گیا اور کپ میں موجود گرم گرم چائے عمران کی ٹانگوں پر گر پڑی۔ عمران بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔

”یہ کیا کیا ہے تم نے۔“ ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہی۔ جو تم چاہتے ہو۔“ ——— شیاؤ نے جواباً غصیلے لہجے میں کہا۔

”کیا چاہتا ہوں میں۔ تم کیا جانتی ہو۔“ ——— عمران نے نفرت زدہ لہجے میں کہا۔

”انکار کر کے تم اپنی زندگی دردناک بنانا چاہتے ہو اور کیا اور اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ عذاب اور خوفناک اذیتیں کسے کہتے ہیں۔ ابھی دن ہے اور رات ہونے میں بہت وقت ہے۔ ادھر جب تم چائے بنا رہے تھے تو یہاں آقا لاشاما آیا تھا۔ اس نے مجھے تم کو ڈھیل دینے سے سختی سے منع کر دیا ہے۔ اس کا حکم ہے کہ رات ہونے تک میں کسی بھی حالت میں تمہیں مجبور کر دوں کہ تم اپنی مرضی سے قبر سے دھاگہ نکالو اور وہ دھاگہ لے جا کر اپنی ماں کے ہاتھ پر باندھ دو۔“ ——— شیاؤ

نے کہا۔

”ہونہہ۔ اپنے اس مکروہ کام کے لئے کس طرح مجبور کرو گی تم مجھے۔“ ——— عمران نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

”تمہیں خوفزدہ کر کے اور طرح طرح کی اذیتیں دے کر۔“ شیاؤ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”جو چاہے کر لو۔ مگر تم میرا فیصلہ نہیں بدل سکو گی۔“ ——— عمران نے کہا۔

”دیکھتی ہوں۔ تم کب تک اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتے ہو۔“ شیاؤ نے اسی انداز میں کہا۔ عمران نے نفرت سے سر جھٹکا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ صوفے پر بیٹھتا اچانک اس کے نیچے سے صوفہ غائب ہو گیا اور عمران گرتے گرتے بچا۔

”یہ کیا مذاق ہے۔ صوفہ کہاں غائب کر دیا ہے تم نے۔“ ——— عمران نے فوراً اٹھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”ابھی تو صرف ایک صوفہ غائب ہوا ہے۔ آگے آگے دیکھنا یہاں سے کس طرح سب کچھ غائب ہوتا ہے۔“ ——— شیاؤ نے کہا۔

پھر اچانک وہاں سے باقی صوفے اور کرسیاں غائب ہو گئیں اور پھر ایک ایک کر کے وہاں سے ہر چیز غائب ہونے لگی۔ کچھ ہی دیر میں کمرہ ہر قسم کے سامان سے عاری ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ شیاؤ نے کھڑکیوں کے پردے اور فرش پر پڑا ہوا دبیز قالین بھی غائب کر دیا تھا۔ اب خالی کمرے میں عمران جیسے تن تنہا کھڑا تھا۔ اسی لمحے کمرے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

کے تینوں دروازے خود بخود بند ہو گئے۔ ان میں سے ایک دروازہ دوسرے کمرے میں جاتا تھا اور دوسرا کچن میں اور تیسرا بیرونی دروازے کی طرف۔ دروازوں کے بعد کمرے کی کھڑکیاں اور روشن دان بھی بند ہو گئے۔ عمران آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے وہ پرانے زمانے کے طلسم ہوشربا دور میں پہنچ گیا ہو۔ جہاں ایسے عجیب وغریب اور ناقابل فہم جادو ہوا کرتے تھے۔

''اب تم اور میں اس کمرے میں رہیں گے۔ نہ تم اس کمرے سے باہر جا سکو گے اور نہ میں۔ میں اس کمرے میں تمہارے ساتھ ڈر اور خوف کا ایسا کھیل کھیلوں گی جسے دیکھ کر تمہاری روح بھی کانپ اٹھے گی۔''۔۔۔۔۔ اچانک عمران نے شیاؤ کی سرسراتی ہوئی اور انتہائی بھیانک آواز سنی۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اچانک کمرے کے شمالی کونے میں ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور عمران نے وہاں سیاہ دھواں سا اٹھتا دیکھا۔ دھواں پھیل کر اوپر اٹھ رہا تھا۔ پھر ایسا ہی دھماکہ مغربی کونے میں ہوا اور وہاں سے بھی دھواں اٹھنے لگا۔ اس کے بعد جنوبی اور مشرقی کونوں میں بھی دھماکے ہوئے اور وہاں بھی سیاہ دھواں پھیل گیا۔ پھر دھواں چاروں طرف سے حرکت میں آیا اور تیزی سے فرش پر پھیلتا چلا گیا۔ عمران نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی مگر دھواں آناً فاناً سارے فرش پر پھیل گیا اور عمران کی ٹانگیں گھٹنوں تک اس دھویں میں چھپ گئیں۔

''یہ۔ یہ کیا ہے۔''۔۔۔۔۔ عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''یہ عام دھواں نہیں ہے۔ اس دھویں میں سینکڑوں زہریلے سیاہ بچھو چھپے ہوئے ہیں۔ جو تمہاری ٹانگوں سے ہوتے ہوئے تمہارے جسم پر چڑھ جائیں گے اور جب وہ بچھو تمہیں کاٹیں گے تو تمہارے ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔ تمہاری لرزہ خیز چیخوں سے کمرے کی چھت تک اڑنے لگے گی۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر عمران کے چہرے پر سچ مچ گھبراہٹ لہرانے لگی۔

''شیاؤ۔''۔۔۔۔۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے پیروں کے پاس تیز سرسراہٹ سی محسوس ہوئی اور پھر اسے یوں لگا جیسے واقعی اس کی ٹانگوں پر بے شمار سیاہ بچھو چڑھ رہے ہوں۔

''شیاؤ۔''۔۔۔۔۔ عمران نے پھر چیخ کر کہا مگر جواب میں کمرے میں شیاؤ کے بھیانک قہقہے گونجنے لگے۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جوزف نے یکلخت ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے زور سے جھنجھوڑ کر جگا دیا ہو۔ ہوش میں آتے ہی اس کا شعور بھی فوراً بیدار ہو گیا تھا اور پھر شعور جاگتے ہی اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات پھیل گئے تھے۔ وہ جہاں موجود تھا وہاں اندھیرا تھا۔ گہرا سیاہ اندھیرا۔ اس اندھیرے میں اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

جوزف اس اندھیرے کی وجہ سے پریشان نہیں ہوا تھا۔ اس کی پریشانی کی وجہ یہ تھی کہ وہ ہوا میں الٹا لٹکا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور دونوں پیر بھی باندھ کر اسے الٹا لٹکا دیا گیا تھا۔ اور جس طرح وہ ہوا میں لٹکا جھول رہا تھا اس سے اسے صاف اندازہ ہو گیا تھا کہ اسے کسی کمرے کی چھت سے لٹکایا گیا ہے۔

اور پھر جوزف کے ذہن میں سب منظر کسی فلم کی طرح ابھرنے

لگا۔ جب وہ جوانا کو ساری تفصیلات بتا کر اسے تعاون کے لئے کہہ رہا تھا۔ پھر باہر یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے تو وہ اور جوانا فوراً باہر کی طرف بھاگے مگر وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچے اچانک دروازے سے تیز اور سیاہ دھواں سا اندر آتا دکھائی دیا اور وہ دونوں وہیں بے ہوش ہو کر ایک دوسرے کے اوپر گر گئے اور پھر جوزف کے ذہن میں جیسے تاریکی کے بادل چھا گئے تھے۔ اب اسے ہوش آیا تھا اور ہوش میں آنے کے بعد اسے محسوس ہوا کہ وہ الٹا لٹکا ہوا ہے۔ وہاں خاموشی تھی۔ جیسے اس کے علاوہ اور کوئی وہاں موجود نہ ہو۔

''پچ۔ جوزف۔''۔۔۔۔۔۔ اچانک دائیں طرف سے اسے جوانا کی کراہتی ہوئی آواز سنائی دی تو جوزف بری طرح سے چونک پڑا۔

''جوانا۔ تم۔ کہاں ہو تم۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ارد گرد دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا مگر اس گھپ اندھیرے میں اسے کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔

''میں الٹا لٹکا ہوا ہوں۔ میرے دونوں ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے ہیں۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کون لایا ہے ہمیں یہاں۔ اور مجھے اس طرح کیوں لٹکایا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''صرف تم ہی نہیں۔ میں بھی الٹا لٹکا ہوا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ مگر کیوں۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''یہ اس شیطان کا کام ہو سکتا ہے۔ جس سے ہم نے باس کو بچایا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تھا''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''لاشانا''۔۔۔۔۔ جوانا نے سوالیہ انداز میں کہا۔

''ہاں''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''لیکن وہ سب ہوا کیا تھا۔ بدروحیں اور شیطانی ذریتیں رانا ہاؤس میں داخل کیسے ہو گئیں۔ تم تو کہہ رہے تھے کہ تم نے رانا ہاؤس کو فول پروف کر دیا ہے اور اب بدروحیں اور شیطانی ذریتیں رانا ہاؤس میں داخل ہی نہیں ہو سکتیں''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''وہاں بدروحیں نہیں۔ عام انسان آئے تھے''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو۔ تم نے کسی کو دیکھا تھا''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''دیکھا تو نہیں تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ لاشانا نے رانا ہاؤس میں داخل ہونے کے لئے عام انسانوں کو استعمال کیا ہوگا۔ یاد کرو رانا ہاؤس کے کمپاؤنڈ میں دو دھماکے ہوئے تھے اور کمرے میں اچانک تیز دھواں سا داخل ہو گیا تھا۔ جس سے ہم بے ہوش ہو کر وہیں گر گئے تھے''۔ جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ یاد ہے مجھے''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''یہ بدروحوں یا شیطانی ذریتوں کا کام نہیں تھا۔ کمپاؤنڈ میں گیس بم پھینکے گئے تھے''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''مگر عام انسان بھی رانا ہاؤس میں کیسے داخل ہو سکتے تھے۔ تم نے

رانا ہاؤس کا حفاظتی سائنسی سسٹم آن کر رکھا تھا نا''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''کر تو رکھا تھا۔ مگر ہم یہاں جس حال میں موجود ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اندر داخل ہو گئے تھے''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ تو کیا وہ ماسٹر تک بھی پہنچ گئے ہوں گے''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''اول تو ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ باس تک پہنچ گئے ہیں تو بہت غلط ہوا ہے۔ بہت ہی غلط۔ اگر باس کو تہہ خانے سے نکالا گیا تو اس کے سر پر مسلط بدروح بھی آزاد ہو جائے گی اور پھر وہ باس کے لئے پریشانیوں اور مصیبتوں کے پہاڑ کھڑے کر دے گی''۔۔۔۔۔ جوزف نے متفکرانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ پھر تو یہ بے حد خطرناک بات ہوگی۔ اب تم کیا کرو گے'' جوانا نے کہا۔

''ہمیں پہلے ہر حال میں یہاں سے نکلنا ہوگا۔ یہاں سے نکلیں گے تو کچھ کر سکیں گے نا''۔۔۔۔۔ جوزف نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہم ہیں کہاں''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''کم از کم ہم رانا ہاؤس میں نہیں ہیں''۔۔۔۔۔ جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

''پھر''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ جوزف مزید کوئی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

بات کرتا ایک طرف سے اچانک انہیں قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

''شاید کوئی آ رہا ہے۔''——— جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ آنکھیں موند کر اپنے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دو۔ انہیں ایسا لگنا چاہئے جیسے ہمیں ابھی تک ہوش نہیں آیا۔''——— جوزف نے کہا۔ قدموں کی آوازیں ایک سے زیادہ افراد کی تھیں جو آگے آ کر ایک جگہ رک گئی تھیں اور پھر کمرے کے دروازے کا لاک کھلنے اور دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ دروازہ کھلتے ہی کمرے میں جیسے روشنی کا سیلاب امڈ آیا۔ جوزف نے انکھیوں سے دیکھا دروازے پر چار افراد کھڑے تھے جن میں سے ایک نے تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا اور اس کی آنکھوں پر تاریک چشمہ بھی لگا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے ساتھ آنے والے تین آدمی مسلح تھے۔ ان کے پاس جدید مشین گنیں تھیں۔

''لائٹ آن کرو۔''——— چشمے والے نے کہا تو ایک اسلحہ بردار دائیں طرف بڑھ گیا۔ پھر چٹ چٹ کی آوازوں کے ساتھ کمرہ روشنی سے جگمگا اٹھا۔

یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا۔ جہاں دیواروں پر پرانے اور نئے زمانے کے ایذا رسانی کے ہتھیار اور آلات لٹکے ہوئے تھے۔ کمرے کے فرش پر چند اسٹریچر اور چند کرسیوں کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا۔ جوزف اور جوانا زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور وہ چھت کے ان حصوں سے لٹکے ہوئے تھے جہاں پنکھوں کے کنڈے لگے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھے۔ چشمے والا

باری باری ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے۔ تم سب جاؤ۔ میں ان کے ہوش میں آنے تک یہیں رکوں گا۔''——— چشمے والے نے کہا تو تینوں مسلح افراد نے سر ہلایا اور پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہوں نے باہر جا کر خود ہی کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ سیاہ چشمے والے نے ایک کرسی اٹھائی اور اسے لے کر ان کے سامنے بیٹھ گیا۔

''میں جانتا ہوں۔ تم دونوں ہوش میں ہو۔''——— اس نے بڑے تحمل بھرے لہجے میں کہا تو اس بات کی سن کر وہ دونوں چونک پڑے۔

''تم کون ہو۔''——— جوزف نے آنکھیں کھول کر اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''گرین۔ گرین نام ہے میرا۔''——— سیاہ چشمے والے نے کہا۔

''کیا ہمیں یہاں تم لائے ہو۔''——— جوزف نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔''——— گرین نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیوں۔ اور تم نے ہمیں اس طرح جانوروں کی طرح الٹا کیوں لٹکا رکھا ہے۔''——— جوزف نے کہا۔ جوانا خاموشی سے اور تیز نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

''یہ گرین کا اسٹائل ہے۔ اپنے حریفوں کو گرین اسی طرح الٹا لٹکا کر اذیتیں دیتا ہے اور خوفناک اذیتیں دے دے کر انہیں ہلاک کر دیتا ہے۔''——— گرین نے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''اور تمہارا اپنا اسٹائل کیا ہے لاشاما۔''——جوزف نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف گرین بلکہ جوانا بھی چونک پڑا۔

''لاشاما۔ کیا کہہ رہے ہو جوزف۔''——جوانا نے تیز لہجے میں کہا۔

''یہ گرین نہیں لاشاما ہے۔ شیطانوں کا شیطان تاریک دنیا کی شیطانی ذریت جس نے گرین کے جسم پر قبضہ کر رکھا ہے۔'' جوزف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''بہت خوب۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ میں تمہارے سامنے جاؤں گا تو تم مجھے پہچان لو گے۔''——لاشاما نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اور آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں کے لمبے اور لکیروں جیسے قرینے دیکھ کر جوانا کا چہرہ حیرت سے بگڑ گیا تھا۔

''میں شیطانی ذریتوں کی بو دور سے سونگھ لیتا ہوں لاشاما۔'' جوزف نے کہا۔

''جانتا ہوں۔ تمہارے بارے میں مجھے سب معلوم ہے۔'' لاشاما نے بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''جانتے ہو تو پھر تم نے مجھے اور جوانا کو اس طرح کیوں الٹا لٹکا رکھا ہے۔''——جوزف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''تم جیسے انسانوں کا میرے لئے اس طرح الٹا لٹکانا بے حد ضروری تھا جوزف۔ اس حالت میں نہ تم کچھ کر سکتے ہو اور نہ ہی تمہارا کوئی پراسرار علم تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہے۔''——لاشاما نے کہا۔

''ڈرتے ہو مجھ سے۔''——جوزف نے طنزیہ انداز میں کہا۔

''میں تم سے نہیں۔ تمہاری پراسرار طاقتوں سے ڈرتا ہوں۔'' لاشاما نے برملا کہا تو جوزف طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

''ایک ہی بات ہے۔ اور تم کیا سمجھتے ہو کہ تم نے مجھے اس طرح الٹا لٹکا کر بے بس کر دیا ہے۔''——جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ تم بے بس ہو قطعی بے بس۔''——لاشاما نے آگے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن جیسے ہی اس کی نظریں جوزف کی نظروں سے ٹکرائیں اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ بے اختیار اپنی آنکھوں پر رکھ لئے تھے۔

''یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ میری آنکھیں۔''——لاشاما نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''بس۔ اتنے سے ہی ڈر گئے۔ ابھی تو میں نے آنکھوں سے بالکل معمولی سی برق تمہاری آنکھوں میں پھینکی ہے۔''——جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تم۔ تم۔''——لاشاما نے کہا۔ اس نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو جوانا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کی آنکھیں اس قدر سرخ ہو گئی تھیں جیسے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کی آنکھوں میں آ گیا ہو۔ اس نے فوراً آنکھوں پر چشمہ چڑھا لیا۔

''تم واقعی بے حد خطرناک ہو۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

میں تمہیں بھیانک موت ماروں گا۔ بے حد بھیانک موت۔'' لاشاما نے غراتے ہوئے کہا۔

''باس کہاں ہے۔'' ـــــــ جوزف نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کون باس۔ اوہ شاید تم اپنے آقا زیاگو کا پوچھ رہے ہو'' لاشاما نے کہا۔

''ہاں۔ بولو۔ کہاں ہے وہ۔'' ـــــــ جوزف نے سرد لہجے میں کہا۔

''زیاگو۔ کون زیاگو۔ یہ کس کی بات کر رہا ہے۔'' ـــــــ جوانا نے حیران ہو کر جوزف سے پوچھا۔

''یہ شیطانی ذریت انسانی روپ میں ہے جوانا لیکن یہ باس کا نام نہیں لے سکتا۔ یہ جانتا ہے اگر اس نے باس کا نام لیا تو یہ فنا ہو جائے گا۔ باس کا نام مقدس ناموں میں سے ہے۔ جو ان جیسے شیطانوں کے لئے دردناک عذاب بن سکتا ہے۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ مگر یہ ماسٹر کو زیاگو کیوں کہہ رہا ہے۔ زیاگو کا کیا مطلب ہے۔'' ـــــــ جوانا نے کہا۔

''باس کی شناخت کے لئے۔ شیطانوں نے باس کو زیاگو کا نام دیا ہے۔ اور اس کا مطلب قدیم زبانوں میں محاورۃً قربانی کے بکرے کو کہتے ہیں۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ تو انہوں نے ماسٹر کو قربانی کا بکرا سمجھ رکھا ہے۔'' جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور لاشاما۔ میں تم سے باس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ کہاں ہے وہ۔'' ـــــــ جوزف نے پہلے جوانا سے اور پھر لاشاما سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہاری پہنچ اور تمہاری سوچ سے بہت دور ہے وہ۔'' ـــــــ لاشاما نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ جہاں بھی ہے۔ وہاں تک اب تم ہمیں لے جاؤ گے۔'' جوزف نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ لاشاما کچھ سمجھتا اچانک کڑک کی آواز کے ساتھ جوزف نے عقب میں ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی توڑ دی۔ رسی توڑتے ہی اس نے ہاتھ پھیلا کر اپنے جسم کو جھکولا دیا۔ دوسرے لمحے لاشاما کی گردن اس کے ہاتھوں میں تھی۔ جوزف نے اسے گردن سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور اسے جھلاتے ہوئے اوپر اچھال دیا۔ اسی لمحے جوانا نے بھی جوزف کی تقلید کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی رسیاں توڑیں اور لاشاما کی ٹانگیں اوپر اٹھتی ہوئیں جیسے ہی اس کی طرف آئیں جوانا نے فوراً اس کی ٹانگیں پکڑ لیں۔ یہ سب اچانک اور اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ لاشاما کو جیسے سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ جوزف نے بازو گھما کر اس کی گردن کو زوردار بل دے دیا تھا۔ جس سے لاشاما کے حلق سے دبی دبی چیخ نکل گئی تھی۔

''تم انسانی روپ میں ہو لاشاما۔ اگر میں نے تمہاری گردن توڑ دی تو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو باہر سے کسی کو بلاؤ اور

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہمیں آزاد کرو۔'' ـــــــ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن۔نہیں۔نہیں۔ میں کسی کو نہیں بلاؤں گا۔'' ـــــــ لاشاما نے کہا۔ اسی لمحے اچانک وہ جوزف اور جوانا کے ہاتھوں سے غائب ہو گیا اور دونوں کے خالی ہاتھ جیسے ہوا میں جھول کر رہ گئے۔

''کیا مطلب۔ یہ غائب کیسے ہو گیا۔ کہاں چلا گیا۔'' ـــــــ جوانا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے لاشاما ان سے کچھ فاصلے پر دوبارہ نمودار ہو گیا۔

''میں یہاں ہوں۔'' ـــــــ لاشاما نے اپنی گردن دائیں بائیں مارتے ہوئے کہا جیسے وہ گردن کے بل درست کر رہا ہو۔ اسے دیکھ کر جوزف کا چہرہ غصے اور نفرت سے بگڑ گیا۔

''تم میرے ہاتھوں سے بچ نہیں سکو گے لاشاما۔'' ـــــــ جوزف نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

''تم نے میری طاقتوں کا بہت غلط اندازہ لگایا ہے جوزف۔ مجھے نقصان پہنچانا اور مجھے ہلاک کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔'' لاشاما نے نفرت زدہ انداز میں غصے سے کہا۔ اس کا انداز بے حد بھیانک اور مکروہ تھا۔

''مجھے آزاد کر کے دیکھو لاشاما۔ پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ میں تمہارا کیا حشر کر سکتا ہوں۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''یہ میں نہیں کروں گا۔ مگر میں اب تم جیسے خطرناک انسان کو زندہ رکھنے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا۔ اگر آقا نے مجھے اجازت دی ہوتی تو

میں تم دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرتا۔ مگر میں مجبور ہوں۔ میں یہاں کرائم ایجنٹس کو بھیج رہا ہوں۔ وہ تمہیں اسی حالت میں گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔ تم دونوں کی ہلاکت میرے لئے اب بہت ضروری ہے۔ بہت ہی ضروری۔'' ـــــــ لاشاما نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''رک جاؤ لاشاما۔ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری بات سنتے جاؤ۔'' ـــــــ اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر جوزف نے چیختے ہوئے کہا مگر لاشاما جیسے اس کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا۔ اس نے آگے جا کر دروازہ کھولا اور پھر وہ باہر نکل گیا۔

''جوانا۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ اگر اس کے ساتھی یہاں آ گئے تو ہم اسی بے بسی کی حالت میں مارے جائیں گے۔'' ـــــــ جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اپنے جسم کو جھلاؤ۔ میں تمہیں پکڑ کر اوپر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگر میں اوپر زنجیروں یا کنڈے تک پہنچ گیا تو انہیں توڑنا میرے لئے کچھ مشکل نہیں ہوگا۔'' ـــــــ جوانا نے کہا۔ جوزف نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے جسم کو ذرا سا پیچھے لے جا کر جوزف کی طرف دھکیلا۔ یہی عمل جوانا نے کیا۔ دوسرے لمحے دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں تھے۔ پھر جوانا نے جوزف کا بازو پکڑا اور اپنے جسم کو موڑ کر اس کی کمر پر بندھی ہوئی بیلٹ پکڑ لی اور پھر

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

ٹانگیں پکڑ کر اوپر کنڈے کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ ابھی اس کے ہاتھ زنجیر تک پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہیں باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

''اوہ۔ جلدی کرو جوانا۔ وہ آ رہے ہیں۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

''بس۔ ایک منٹ۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔ دونوں ہاتھ زنجیر پر ڈالتے ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا کر چھت پر لگا ہوا کنڈا پکڑ لیا۔ زنجیر کے دونوں سرے جوزف کی ٹانگوں پر بندھے ہوئے تھے اور زنجیر کا درمیانی حصہ اس کنڈے میں پھنسا ہوا تھا۔ جوانا نے ایک ہاتھ سے کنڈے کا اوپر والا حصہ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے زنجیر پکڑ کر جوزف کا بھاری بھرکم وجود اوپر اٹھانے لگا۔ جیسے وہ جوزف کو اوپر کر کے کنڈے میں پھنسی ہوئی زنجیر سے نکالنا چاہتا ہو۔ جوزف ایک بار پھر ہوا میں جھول رہا تھا اور جوانا جیسے چھت سے چپکا ہوا تھا۔ جوزف کا بھاری جسم ایک ہاتھ سے اوپر اٹھاتے ہوئے اس کے اعصاب بری طرح سے شل ہو گئے تھے۔

قدموں کی آوازیں اب قریب آتی جا رہی تھیں اور جوزف کی نظریں کھلے ہوئے دروازے کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ جہاں سے مسلح افراد کسی بھی وقت اندر آ سکتے تھے۔

''جلدی۔ جوانا۔ جلدی کرو۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس نے دروازے کی طرف چند سایوں کو آتے دیکھا۔ سائے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بے پناہ تشویش کے سائے لہرانے لگے۔

شیاؤ نے کمرے کی ہر چیز غائب کر دی تھی۔ کمرے میں سوائے اس کے اور عمران کے اور کچھ نہیں تھا۔ البتہ چھت پر کنڈے سے لٹکا ہوا پنکھا شاید وہ غائب کرنا بھول گئی تھی۔ جیسے ہی عمران کو اپنی ٹانگوں پر بچھوؤں کے رینگنے کا احساس ہوا۔ اس نے زور سے پیر جھٹکے اور پوری قوت سے اوپر چھلانگ لگا دی۔ پنکھا اس سے تقریباً تین چار فٹ اونچا تھا۔ مگر یہ اونچائی بھلا عمران کے لئے کیا حیثیت رکھتی تھی۔ دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ پنکھے کے درمیانی حصے پر جم گئے اور وہ اس کے ساتھ لٹک کر جھولنے لگا۔

''بہت خوب۔ سیاہ بچھوؤں سے بچنے کی تمہاری یہ کوشش قابل تعریف ہے۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''شیاؤ۔ اپنی گھناؤنی حرکتوں سے باز آ جاؤ۔ ورنہ۔''۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

"ورنہ۔ ورنہ کیا"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"ان بچھوؤں اور دھوئیں کو یہاں سے ختم کرو۔ فوراً"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اچھا۔ تو یہ لو"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے عمران ہوا میں ہاتھ پیر مارتا ہوا دھڑام سے نیچے آ گرا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے ایک زوردار جھٹکا لگا ہو اور اس کے ہاتھوں سے پنجہ چھوٹ گیا ہو۔ وہ جیسے ہی گرا ایک لمحے کے لئے فرش پر پھیلے ہوئے دھوئیں میں غائب ہو گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ اٹھا اور پھر تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر وہ بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں ہاتھ چلانے لگا۔ اس کے کپڑوں اور سر پر سیاہ رنگ کے خوفناک بچھو چمٹے ہوئے تھے۔ اسی لمحے اس کی ٹانگوں پر جیسے کئی بچھوؤں نے ایک ساتھ کاٹ لیا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی عمران کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ ایک بار پھر گر گیا۔ سیاہ دھوئیں میں گرتے ہی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا تھا۔ مگر وہ اٹھا اور پھر اس کے منہ سے جیسے چیخوں کا طوفان سا امڈ پڑا۔ اسے اپنے سارے جسم میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا سارا جسم جیسے سیاہ بچھوؤں سے چھپ گیا تھا اور بچھو اسے نہایت بے دردی سے کاٹ رہے تھے۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ عمران جیسا ناقابل فراموش قوت ارادی کا مالک بھی بری طرح سے چیخ رہا تھا چلا رہا تھا۔ وہ اچھل کر ایک بار پھر کھڑا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہو گیا تھا اور اپنے جسم سے بچھوؤں کو زور زور سے جھٹک رہا تھا مگر بچھو جیسے وہاں لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ وہ اس کے پیروں سے اس کے جسم پر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ عمران کی تیز اور دردناک چیخوں سے کمرہ گونج رہا تھا اور عمران کی چیخوں کے ساتھ ہی کمرے میں شیاؤ کے فاخرانہ قہقہوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"چیخو۔ اور زیادہ زور سے چیخو زیاکو۔ مجھے تمہارا چیخنا چلانا پسند آ رہا ہے"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے زور زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا مگر عمران بھلا اس کی آواز کہاں سن رہا تھا۔ وہ تو چیخ چیخ کر چیخ رہا تھا۔ اسے تو یوں لگ رہا تھا جیسے بچھو اس کے جسم کو بری طرح سے نوچ رہے ہوں۔ اس کا رواں رواں چیخ رہا تھا۔ آنکھوں میں جیسے خون کی سرخی سی بھرتی جا رہی تھی اور اسے اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ دوسرے لمحے وہ گرا اور پھر جیسے سیاہ بچھو اس پر چھاتے چلے گئے۔ اس کا ذہن تاریک ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ بے ہوش ہوتا اس نے شیاؤ کی آواز سنی۔

"بس۔ چھوڑ دو اسے۔ دور ہو جاؤ"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں لگا جیسے اس کے جسم پر موجود بچھو اترتے جا رہے ہوں جیسے جیسے سیاہ بچھو اس کے جسم سے اترتے جا رہے تھے اس کے جسم میں ہونے والی جلن اور تکلیف کے اثرات کم ہوتے جا رہے تھے۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں جیسے عمران کو سکون آ گیا۔ اسے اپنا جسم ہلکا پھلکا محسوس ہوا اور اس کی آنکھوں کے سامنے روشنی لہرانے لگی۔

''اٹھو زیاگو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے تمام بچھوؤں کو یہاں سے واپس بھیج دیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی زہرانگیز آواز عمران کو اپنے کانوں میں سنائی دی تو عمران کی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند یکلخت غائب ہوگئی اور وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ وہاں سے سیاہ دھواں بھی غائب تھا اور اس کے جسم پر کسی بچھو کے کاٹنے کا معمولی سا بھی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حالانکہ اس نے صاف محسوس کیا تھا کہ بچھو اسے ڈنگ بھی مار رہے تھے اور جیسے اس کی کھال بھی نوچ رہے تھے۔ مگر اب نہ اسے کسی تکلیف کا احساس ہو رہا تھا اور نہ ہی اسے اپنے جسم پر کسی زخم کا کوئی نشان نظر آ رہا تھا۔

''حیران مت ہو۔ وہ اصلی بچھو نہیں تھے۔ اگر وہ اصلی بچھو ہوتے تو اب تک ان کے کاٹنے سے تمہاری ہڈیاں بھی موم کی طرح پگھل گئی ہوتیں۔ یہ تو میں نے محض تم سے ایک چھوٹا سا مذاق کیا تھا۔ میری طاقت کا یہ نہایت معمولی نمونہ تھا۔ اس سے ہی تمہیں اندازہ ہو جانا چاہئے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کیا کر سکتی ہوں۔ اس لئے بہتر ہے کہ زیادہ ہٹ دھرمی چھوڑ دو۔ اور اپنا فیصلہ بدل دو''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔

''تم کیا سمجھتی ہو۔ تمہارے اس شیطانی حربے سے میں ڈر گیا تھا''۔۔۔۔۔۔ عمران نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''۔۔۔۔۔۔ اسے مسکراتے دیکھ کر شیاؤ نے جیسے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ شاید اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ عمران

اس قدر اذیتناک اور کربناک عذاب سے نکل کر اس طرح مسکرا بھی سکتا ہے۔ جیسے اسے واقعی کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

''اگر میں کہوں کہ میں اس طرح چیخنے، تڑپنے اور بے حال ہونے کی اداکاری کر رہا تھا تو''۔۔۔۔۔۔ عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''اداکاری۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم۔ تم''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی انتہائی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

''تم نے یہاں جادوئی بچھوؤں کو بلایا تھا شیاؤ۔ اگر تم یہاں اصلی بچھو بھی لے آتی تو وہ بھی مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ تمہارے جادوئی بچھوؤں نے نہ ہی مجھے کاٹا تھا اور نہ ہی ڈنگ مارے تھے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا بھی ہوتا تو مجھے اس کا بھی کوئی اثر نہیں ہونا تھا۔ میں تو بس تمہیں خوش کرنے کے لئے اس طرح اچھل کود کر رہا تھا۔ میرا تڑپنا اور میری چیخیں بھی بالکل اسی طرح نقلی تھیں جس طرح تمہارے جادوئی بچھو''۔۔۔۔۔۔ عمران نے زہریلے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

''نن۔ نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ بچھو نقلی اور جادوئی ضرور تھے مگر ان کے کاٹنے اور ڈنگ مارنے میں کوئی نقلی پن نہیں تھا۔ ان کے کاٹنے سے انسان تڑپ ضرور اٹھتا ہے مگر یہ کہ نہ ہی اس کے جسم پر کوئی زخم آتا ہے اور نہ وہ ہلاک ہوتا ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ قطعی طور پر جھوٹ بول رہے ہو''۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''جھوٹ اور مکاری تم جیسی شیطانی بدروحوں اور ذریتوں کا کام ہے شیاؤ۔ میں نے تو محض تمہیں دکھانے کے لئے سب ڈرامہ کیا تھا۔ اگر تمہیں یقین نہیں آ رہا تو یہ عمل دوبارہ کر کے دیکھ لو۔ میں یہاں ساکت کھڑا رہوں گا۔ اگر میرے منہ سے تم نے ہلکی سی بھی کراہ سن لی تو میں خود کو تمہارے حوالے کر دوں گا اور تم جو کہو گی وہی کروں گا۔'' عمران نے کہا تو شیاؤ کو جیسے چپ سی لگ گئی۔

''ٹھیک ہے۔ میں ایک بار پھر تمہیں آزماؤں گی۔ اور اپنے ان سیاہ بچھوؤں کو تم پر چھوڑوں گی۔ دیکھتی ہوں تم کس طرح ان کے زہریلے اور خطرناک ڈنگوں کو برداشت کرتے ہو۔'' ——— چند لمحے توقف کے بعد شیاؤ کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے اچانک ایک بار پھر فرش پر سیاہ دھواں پھیلنے لگا۔ اس بار دھویں کی تہہ زیادہ اونچی نہیں تھی۔ اس دھویں میں اس مرتبہ عمران کے پیر بھی نہیں چھپے تھے اور پھر اچانک دھویں میں سینکڑوں ہزاروں سیاہ بچھو کلبلاتے نظر آئے۔ اور پھر وہ بچھو عمران کے پیروں پر چڑھنے لگے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور بت بن کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ بچھو اس کے پیروں پر سے ہوتے ہوئے اس کے جسم پر چڑھتے آ رہے تھے۔ چند ہی لمحوں میں عمران کا سارا جسم جیسے ان بچھوؤں سے بھر گیا۔ ان بچھوؤں میں اس کے جسم کا کوئی حصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران اپنی جگہ بت بنا کھڑا رہا۔

''نن۔ نہیں۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ بچھو تمہیں کاٹ رہے ہیں۔ تم

پر اپنا زہر اگل رہے ہیں اور تم اس طرح ساکت کھڑے رہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔'' ——— اچانک شیاؤ کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے عمران نے ایک زوردار جھرجھری لی۔ اس کے جھرجھری لیتے ہی اس کے جسم پر موجود بچھو نیچے گر پڑے۔

اس کے پیروں کے پاس سیاہ بچھوؤں کا ڈھیر سا لگ گیا تھا۔ اور پھر جیسے ان بچھوؤں میں ہلچل سی مچ گئی۔ وہ تیزی سے اس کے پیروں سے دور ہٹتے چلے گئے۔ عمران نے آنکھیں کھول دی تھیں۔ اب اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

''کیوں شیاؤ۔ دیکھ رہی ہونا تم۔'' ——— عمران نے شیاؤ سے مخاطب ہو کر انتہائی طنز بھرے لہجے میں کہا۔

''تم۔ مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا۔ یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ۔ یہ بچھو۔ یہ تمہارے جسم سے اتر کر اس طرح دور کر بھاگ کیوں رہے ہیں۔'' ——— شیاؤ نے انتہائی بے یقینی اور لرزتے ہوئے لہجے میں عمران سے پوچھا۔

''جس طرح کچھ باتوں کا تم مجھے جواب نہیں دے سکتی۔ اسی طرح میں بھی تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ تم نے مجھ پر اپنی طاقتوں کی جو دھونس جمانے کی کوشش کی تھی اسی طرح میں نے بھی تمہیں ایک چھوٹا سا کرشمہ دکھایا ہے۔ تمہارا کوئی جادو کوئی طاقت مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تم نہ مجھے توڑ سکتی ہو اور نہ میرے ارادوں کو۔'' ——— عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم آخر کیا چیز ہو۔ یہ سب تم کیسے کر رہے ہو۔ میں

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تمہارا دماغ پڑھ رہی ہوں۔ مگر تمہارے دماغ میں بھی مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ اگر تم کچھ پڑھ رہے ہوتے یا کچھ کرتے تو اس کا مجھے فوراً پتہ چل جاتا۔"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی انتہائی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"تم بدروح ہو۔ ایک شیطانی بدروح۔ تم میرے دماغ تک پہنچ ضرور سکتی ہو۔ مگر میرے دماغ کو سمجھنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"زیادہ بڑھ چڑھ کر باتیں مت کرو۔ اور بتاؤ۔ کیا فیصلہ ہے تمہارا"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے اچانک رنگ بدلتے ہوئے غصے سے چیخ کر کہا۔

"تمہیں اور تمہارے دونوں آقاؤں اشاما اور شگاورا کو جہنم میں پہنچانے کا فیصلہ کیا ہے میں نے۔ کہو تو شروعات تم سے کروں"۔ عمران نے اسے تاؤ دلانے کے انداز میں کہا۔

"تم۔ ایک معمولی انسان۔ مجھے اور میرے آقاؤں کو فنا کرو گے۔ تم۔ تم"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے حلق کے بل چیخ کر کہا۔

"ہاں میں۔ اور اب میں باہر جا رہا ہوں۔ مجھے روک سکتی ہو تو روک لو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیز تیز مڑا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ زیاگو۔ تم یہاں سے میری مرضی کے بغیر باہر نہیں جا سکتے۔" شیاؤ نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر عمران نہ رکا اور چلتا ہوا دروازے کے سامنے آ گیا۔ اس نے دروازے کے ہینڈل کی طرف ہاتھ بڑھایا

ہی تھا کہ اچانک بھک کی آواز سے دروازے پر یکدم آگ لگ گئی اور دروازہ دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ دروازہ یوں جل رہا تھا جیسے کسی نے اس پر پٹرول چھڑک کر آگ لگائی ہو۔

"خبردار۔ اگر دروازے کو تم نے چھونے کی بھی کوشش کی تو ایک لمحے میں جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی غراتی ہوئی آواز آئی۔ عمران مسکرایا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اسے زور سے جھٹکا دیا تو دروازہ کھل گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا۔ اس پر لگی ہوئی آگ فوراً بجھ گئی۔

"تمہارا کوئی بھی جادو تماشا میرا راستہ نہیں روک سکتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پلٹ کر شیاؤ سے مخاطب ہو کر کہا۔ جواب میں شیاؤ کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ وہ شاید عمران کو اس طرح دروازہ کھولتے دیکھ کر گنگ سی ہو گئی تھی۔ عمران دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تھا۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ یہ زیاگو میرے وار کیسے روک رہا ہے۔ کیسے"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ کی حیرت زدہ آواز کمرے میں ابھری۔ عمران کمرے سے نکل کر راہداری میں آیا اور پھر ایک اور کمرے میں گھس گیا۔ کمرے میں جا کر اس نے اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد راہداری میں دوڑتے قدموں کی آواز ابھری اور پھر اس دروازے کے پاس آ کر رک گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ زیاگو اس کمرے میں کیوں چلا گیا ہے۔ اس کمرے میں تو مقدس کلام موجود ہے۔ میں اس مقدس کلام کی موجودگی میں

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کمرے کے اندر نہیں جا سکتی۔ اب میں کیا کروں۔ اوہ۔ میں نے اس کے سر سے اتر کر بہت بڑی غلطی کی تھی۔ مجھے ہر وقت اس کے سر پر سوار رہنا چاہیے تھا۔ تب ہی وہ میرے قابو میں رہ سکتا تھا۔ اب کیا ہوگا۔ وہ نہ جانے اس کمرے میں کیا کر رہا ہے۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ کی بڑبڑاتی ہوئی آواز ابھری۔ کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران بدلے ہوئے لباس میں کمرے سے باہر آ گیا۔

''ابھی تک یہیں ہو یا چلی گئی ہو۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کمرے سے باہر آ کر خالی راہداری دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم کمرے میں کیا کرنے گئے تھے۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ کی غراتی ہوئی آواز اسے راہداری میں سنائی دی۔

''لباس بدلنے۔''۔۔۔۔۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''لباس بدلنے کے ساتھ اور کیا کیا ہے تم نے۔ بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے اسی انداز میں کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا۔''۔۔۔۔۔ عمران نے مذاق اڑاتے والے انداز میں کہا۔

''زیاگو۔ تم مجھے غصہ دلا رہے ہو۔ تم نہیں جانتے میں کیا کر سکتی ہوں۔ میں۔ میں۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے جیسے غصے سے بل کھاتے ہوئے کہا۔

''جو کر سکتی ہو کر لو۔ میں بھلا تمہیں کیسے روک سکتا ہوں۔'' عمران نے بھی اسی انداز میں کہا۔ اسی لمحے اسے اپنے سر پر ہلکا سا بوجھ محسوس

ہوا مگر دوسرے لمحے اس نے شیاؤ کی تیز چیخ کی آواز سنی اور ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی ان دیکھا سا وجود اس کے سر سے اچھل کر دور جا گرا ہو۔

''ارے۔ ارے۔ کیا ہوا تمہیں۔ کیا میرے سر سے پھسل گئی ہو۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ گنجے سر سے پھسلنا آسان ہوتا ہے مگر میرے سر پر تو بال ہیں۔''۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تم کیا کر رہے ہو۔ میں تمہارے سر پر آئی تھی۔ اور۔ اور۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ کی بوکھلائی ہوئی اور انتہائی پریشانی آواز سنائی دی۔

''اور۔ اور کیا۔''۔۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''جیسے ہی میں تمہارے سر پر سوار ہوئی۔ مجھے ایک زوردار جھٹکا لگا اور میں اچھل کر نیچے آ گری۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کانپتے ہوئے کہا۔

''چچ۔ چچ۔ گرنے سے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی تمہیں۔''۔۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''زیاگو۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ غضبناک انداز میں غرائی۔

''زیاگو نہیں۔ عمران۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ یہ ہے میرا اصلی اور پورا نام۔''۔۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو شیاؤ کی تیز تیز سانسیں لینے کی ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے وہ شدید غصے میں ہو۔

''تو تمہیں۔ اپنا نام بھی یاد آ گیا ہے۔''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔

''کیا کروں۔ نام بھولنا اچھی بات نہیں ہوتی۔ بے نام والے کو تو

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

کوئی رشتہ بھی نہیں دیتا۔'' ۔۔۔ عمران نے شوخی سے کہا۔

''تمہارا یہ شوخ انداز بتا رہا ہے جیسے کوئی تمہاری مدد کر رہا ہے۔ کون ہے وہ۔'' ـــــــ شیاؤ نے کہا۔

''میرے پاس تمہاری فضول باتوں کا جواب دینے کے لئے وقت نہیں ہے۔ میں باہر جا رہا ہوں۔'' ـــــــ عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔

''میرے ہوتے ہوئے تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکو گے۔'' شیاؤ کی پھنکارتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اچانک عمران کے سامنے فرش پر ایک شعلہ سا لپکا اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل کر یکلخت بجھ گیا۔ دوسرے لمحے اچانک عمران کے سامنے زمین پر ایک سیاہ لکیری کھنچ گئی۔

''دیکھو۔ یہ موت کی لکیر ہے۔ اگر تم نے اس لکیر سے آگے قدم بڑھایا تو اس بار تمہارے جسم پر آگ لگ جائے گی اور تم لمحوں میں جل کر خاکستر ہو جاؤ گے۔'' ـــــــ شیاؤ نے دھمکاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر عمران مسکرایا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں لکیر پر قدم رکھ دیا۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اچانک ایک شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے عمران کے لباس میں آگ لگ گئی۔ آگ لگتے ہی شیاؤ زور دار قہقہہ لگا کر ہنس پڑی۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

اس سے پہلے کہ سامنے بڑھتے ہوئے اندر آتے۔ جوانا نے پوری قوت سے جوزف کا جسم اٹھا کر زنجیر کڑے سے نکال دی۔

''سنبھلنا۔'' ـــــــ جوانا نے کہا اور اس نے جوزف کو چھوڑ دیا۔ جوزف تیزی سے نیچے آیا۔ اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر دیئے تھے۔ جیسے ہی اس کے ہاتھ زمین پر لگے اس نے اپنے جسم کو موڑا اور فوراً قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔ پیروں سے زنجیریں کھولنے کا اس کے پاس وقت نہیں تھا۔ اس لئے اس نے فوراً ایک لمبی چھلانگ لگائی اور تیزی سے دروازے کی سائیڈ دیوار سے آلگا۔ اسی لمحے دو مسلح افراد اندر آ گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بری طرح سے ٹھٹھک گئے۔ شاید وہ چھت سے ایک سیاہ فام کو غائب دیکھ کر ٹھٹھکے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے۔ ان کے عقب میں موجود جوزف نے ان پر بھوکے شیر کی طرح اچھل کر حملہ کر دیا۔ اس نے چھلانگ لگاتے ہوئے

ایک آدمی کی گردن پکڑ لی تھی اور ساتھ ہی دونوں ٹانگیں اٹھا کر دوسرے آدمی کی کمر پر اس انداز میں ماری تھیں کہ وہ اڑتا ہوا سیدھا الٹا لٹکے جوانا کی طرف چلا گیا۔ جیسے ہی وہ جوانا کے قریب آیا جوانا نے فوراً جھپٹا مار کر اسے گردن سے دبوچا اور ایک زور دار جھٹکا دے کر اس کی گردن توڑ دی۔ دوسرے لمحے وہ آدمی اس کے ہاتھوں میں بری طرح سے تڑپنے لگا۔

ادھر جوزف نے زمین پر پاؤں رکھتے ہی اس مسلح آدمی کی گردن مروڑ دی۔ کڑک کی آواز کے ساتھ اس آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ چیخے بغیر جوزف کے بازوؤں میں بری طرح سے پھڑکتا ہوا ساکت ہو گیا۔ یہ سب اس تیزی سے ہوا تھا کہ ان دونوں کو کچھ سمجھنے اور سوچنے کا موقع ہی نہیں مل سکا تھا۔ اور نہ ہی ان کے منہ سے کوئی آواز نکلی تھی۔

''گڈ۔ کیا میں تمہاری مدد کروں۔'' ــــــ جوزف نے نیچے گری ہوئی مشین گن اٹھا کر جوانا کے ہاتھوں میں تڑپتے آدمی کو دیکھ کر اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم باہر دیکھو۔ میں خود ہی نیچے آ جاؤں گا۔'' ــــــ جوانا نے تڑپتے ہوئے آدمی کو زمین پر پھینکتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنے جسم کو موڑا اور جھولا جھولنے والے انداز میں اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی ٹانگیں پکڑیں اور پھر اس کا جسم مڑ کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں زنجیریں اس کے ہاتھوں میں تھیں۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے چھت

پر لگے ہوئے کنڈے کو پکڑ کر اپنے پیروں کو حرکت دی تو زنجیر کنڈے سے باہر آ گئی اور جوانا کا جسم جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ اس نے فوراً کنڈا چھوڑا اور پیروں کے بل زمین پر آ گیا اور پھر جھک کر اپنے پیروں پر بندھی زنجیر کھولنے لگا۔

جوزف نے بھی پیروں کی زنجیریں کھول لی تھیں اور وہ مشین گن لئے دروازے کی اوٹ سے باہر جھانک رہا تھا۔ دائیں طرف راہداری تھی جو خالی تھی جبکہ بائیں طرف دیوار تھی۔ شاید یہ آخری کمرہ تھا۔ جوانا نے دوسرے آدمی کی مشین گن اٹھائی اور جوزف کے قریب آ گیا۔ وہ دونوں کمرے سے باہر آ گئے۔ راہداری آگے جا کر دائیں بائیں مڑ رہی تھی۔ جوزف اور جوانا دونوں سائیڈوں کی دیواروں سے لگ کر تیز مگر احتیاط سے چلتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

''یہ شاید مجرموں کا اڈہ ہے۔ ہمیں یہاں زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔'' ــــــ جوزف نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کوئی پرواہ نہیں۔ جو بھی سامنے آیا میں اسے چھلنی کر کے رکھ دوں گا۔'' ــــــ جوانا نے کہا۔ اسی لمحے دائیں طرف سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو جوانا کے پیروں کو جیسے پر لگ گئے وہ تقریباً اڑتا ہو راہداری کے سرے پر جا پہنچا اور سائیڈ کی دیوار سے چپک گیا۔ جوزف بھی بھاگتا ہوا اس کے قریب آ گیا اور اس نے بھی اپنی کمر دیوار سے لگا لی۔

''تیار ہو۔'' ــــــ جوانا نے جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

”ہاں“۔ ــــ جوزف نے کہا۔ ان دونوں کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ قدموں کی آوازیں نزدیک آتی جا رہی تھیں اور قدموں کی آوازوں سے لگ رہا تھا کہ آنے والوں کی تعداد چار چھ سے کم نہیں ہے۔ ان دونوں نے مشین گنیں سیدھی کیں اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ اچھلے اور گھومتے ہوئے راہداری کے اس حصے کے سامنے آ گئے جس طرف سے قدموں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ سامنے سے پانچ مسلح افراد آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ ان دونوں کو دیکھ کر چونکتے جوزف اور جوانا نے ایک ساتھ ان پر فائرنگ کھول دی۔ راہداری مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ سے اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی تھی۔ پانچوں مسلح آدمی ان کی گولیوں کا نشانہ بن کر وہیں ڈھیر ہو گئے تھے۔

”تم اس طرف جاؤ۔ میں دوسری طرف جاتا ہوں“ ــــ جوانا نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں یہیں سے باہر نکلنا ہے۔ ہم ایک ساتھ رہیں گے تو باہر جانے کے چانس زیادہ ہوں گے۔ ورنہ میں تمہیں ڈھونڈتا رہ جاؤں گا اور تم مجھے“ ــــ جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں تیزی سے سامنے کی طرف دوڑ پڑے۔ فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں دور دور تک گونجتی چلی گئی تھیں۔ آگے دائیں اور بائیں دو دروازے تھے۔ جو کھلے ہوئے تھے۔ جوزف نے اشارہ کیا تو جوانا دیوار کی دوسری طرف بڑھ گیا۔ دونوں تیزی سے دائیں بائیں دروازوں کے قریب پہنچے پھر جوزف تیزی سے مڑ کر کھلے ہوئے

دروازے کے سامنے آ گیا۔ کمرے میں ایک نوجوان تھا جو مشین گن ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ جوزف کو دیکھ کر اس پر فائرنگ کرتا جوزف اس پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹا۔ اس نے لات مار کر نہ صرف اس کے ہاتھ سے مشین گن گرا دی تھی بلکہ ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ مار کر اسے نیچے گرا دیا تھا۔ اور پھر وہ اچھل کر اس نوجوان کے سینے پر سوار ہو گیا اور پھر جوزف کی انگلیاں اس نوجوان کی دہشت زدہ آنکھوں کے سامنے اکڑ کر نیزوں کی طرح پھیل گئیں۔

”جلدی بتاؤ۔ گرین کہاں ہے۔ ورنہ انگلیاں آنکھوں میں گھسیڑ دوں گا“ ــــ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

”ب۔ باس۔ باہر گئے ہیں“ ــــ نوجوان نے بری طرح دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

”باہر کہاں۔ بولو۔ جلدی“ ــــ جوزف نے کہا۔

”م۔ مجھے معلوم نہیں“ ــــ نوجوان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تو اچانک جوزف کی ایک انگلی نے حرکت کی اور نوجوان کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ جوزف نے انتہائی بے دردی سے انگلی اس کی ایک آنکھ میں گھسیڑ کر آنکھ پھوڑ دی تھی۔ اس کی انگلی خون سے اتھڑ گئی تھی۔ نوجوان چیخا اور تڑپتا ہوا بے ہوش ہو گیا۔ لیکن دوسرے لمحے جوزف جس نے اس کے سینے پر اپنا گھٹنا رکھا ہوا تھا۔ اس کے منہ پر ایک زور دار تھپڑ جڑ دیا اور نوجوان دوبارہ ہوش میں آ گیا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''جلدی بتاؤ۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی پھوڑ دوں گا''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اس قدر خوفناک انداز میں غرا کر کہا کہ یکبارگی وہ نوجوان بری طرح سے کپکپا کر رہ گیا۔

''وہ۔ وہ اوپر اپنے دوسرے آفس میں ہیں''۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''یہاں کتنے مسلح افراد موجود ہیں''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے پوچھا۔

''یہاں مسلح افراد کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ کم و بیش سو سے زائد افراد ہیں یہاں''۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جوانا اندر آ گیا۔

''دوسری طرف راہداری میں کوئی نہیں ہے۔ یہاں شاید یہی آٹھ افراد تھے''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے آ کر جوزف کو بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کون سی جگہ ہے اور ہم تہہ خانے کے کس حصے میں ہیں''۔ جوزف نے نوجوان سے پوچھا۔

''تم تہہ خانے میں ہو۔ اس کے اوپر ایک تہہ خانہ اور ہے۔ جہاں باقی مسلح افراد رہتے ہیں۔ اور تم اس وقت گرین کلب میں ہو''۔ نوجوان نے کہا۔

''کیا یہاں ہونے والی فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں اوپر سنائی نہیں دیں۔ جو اب تک اوپر سے کوئی نیچے نہیں آیا''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''نہیں۔ دونوں تہہ خانے ساؤنڈ پروف ہیں۔ یہاں سے نہ کوئی

آواز اوپر جاتی ہے نہ اوپر کی آوازیں نیچے آتی ہیں''۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

''اوپر جانے کا راستہ بتاؤ''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو نوجوان اسے راستہ بتانے لگا۔

''کیا یہاں سے باہر نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے غرا کر پوچھا۔

''نہیں۔ یہاں کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے''۔۔۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔ جوزف نے اس سے مزید کچھ سوال پوچھے اور پھر اس کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور کڑاک کی آواز سے نوجوان کی گردن ٹوٹ گئی۔

''آؤ''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر مشین گن پکڑ کر وہ دروازے سے باہر لپکا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ راہداری کے بائیں طرف جا کر وہ تیز تیز چلنے لگے۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ وہ آگے جا کر مڑے۔ آگے ایک دروازہ تھا جو بند تھا اس کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب جل رہا تھا۔ جوزف نے مشین گن دروازے پر سیدھی کی اور دوسرے لمحے راہداری فائرنگ سے گونج اٹھی۔ دروازہ چھلنی ہو گیا تھا۔ جوزف نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے دروازے پر لات ماری تو دروازہ زور دار دھماکے سے کھل گیا اور جوزف اور جوانا اچھل کر اندر داخل ہو گئے۔ اس طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ اوپر ایک اور دروازہ تھا۔ وہ دونوں تیز تیز سیڑھیاں چڑھتے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہوئے اوپر آئے اور یہاں بھی جوزف نے دروازے پر وہی کارروائی کی جو وہ پہلے دروازے پر کر چکا تھا۔

پھر وہ دونوں اچھل کر جیسے ہی دوسری طرف راہداری میں آئے۔ انہیں سامنے راہداری میں چار مسلح افراد نظر آئے۔ ان پر نظر پڑتے ہی جوانا نے فائرنگ کھول دی۔ وہ چاروں چیختے ہوئے وہیں گر گئے۔ فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں گونجتے ہی وہاں جیسے کھلبلی سی مچ گئی۔ ہر طرف سے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دونوں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے۔ تھوڑا سا آگے ایک اور کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔

''کمرے میں یقیناً مسلح افراد ہوں گے۔ ہوشیار رہنا''۔ــــــ جوزف نے جوانا سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے ایک لمحے کے لئے توقف کیا اور پھر وہ کسی خطرے کی پرواہ کئے بغیر بجلی کی سی تیزی سے کمرے میں داخل ہو گئے۔ دروازے کے قریب ہی ایک آدمی اور کمرے میں دوسری طرف تین آدمی تھے۔ جوزف نے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے آدمی کو دبوچ لیا۔ جبکہ دوسرے آدمیوں کو دیکھتے ہی جوانا نے ان پر فائر کھول دیا۔ ادھر جوزف نے بھی پکڑے ہوئے آدمی کو گھما کر پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔ اس کا سر زور سے زمین سے ٹکرایا تھا۔ وہ چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

کمرے میں اب وہ دونوں کھڑے تھے۔ جوزف نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں دیوار کے ایک کونے پر جم گئیں۔ تہہ خانے

میں نوجوان نے بتایا تھا کہ اگر وہ باہر جانا چاہتے ہیں تو انہیں تہہ خانے کے اوپر پہلے کمرے میں ایک دیوار کے کونے میں لگا ہوا سرخ بٹن دبانا ہوگا۔ بٹن دباتے ہی ایک دروازہ کھل جائے گا اور وہاں اوپر جاتی سیڑھیاں انہیں ڈائریکٹ کلب میں لے جائیں گی۔ جوزف نے سرخ بٹن دیکھتے ہی لپک کر اسے دبا دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ساتھ والی دیوار کا ایک دروازہ کھل گیا۔ اور وہاں واقعی اوپر سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔ دائیں طرف ایک دروازہ تھا جو لاک نہیں تھا۔ جوزف دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ اچانک اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور وہ اچھل کر فرش پر گرا۔ مگر نیچے گرتے ہی جیسے گیند اچھل کر اوپر آتی ہے بالکل اسی طرح جوزف کا جسم اچھلا اور پھر وہ تیزی سے گھوم گیا اور دوسرے وار سے بچ گیا۔ کمرے میں ایک آدمی لکڑی کا موٹا سا ڈنڈا پکڑے کھڑا تھا۔ جونہی جوزف کمرے میں داخل ہوا اس نے ڈنڈا جوزف کے سر پر دے مارا اور پھر دوسرا وار کرنا ہی چاہتا تھا کہ جوزف پھرتی سے گھوما اور اس کی گھومتی ہوئی ٹانگیں وار کرنے والے آدمی کے جسم سے ٹکرائیں اور وہ آدمی چیختا ہوا پیچھے دیوار سے جا ٹکرایا۔ لکڑی کا ڈنڈا اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوزف تقریباً اڑتا ہوا اس پر جا پڑا اور اس نے اس آدمی کی گردن پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے توڑ دی۔ کمرہ خالی تھا۔ سامنے ایک دروازہ تھا۔ وہ دونوں تیزی سے اس دروازے کی

طرف بڑھے۔ جوزف نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا تو اسے سامنے کلب کا ہال دکھائی دیا۔ اچانک جوانا کو نیچے سے کسی کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی۔

''نیچے سیڑھیوں سے کوئی آ رہا ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے کہا۔

''دروازہ بند کر دو۔ ہم اوپر ہال میں ہیں۔ اب ہم یہاں سے باہر نکل سکتے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا تو جوانا نے پلٹ کر فوراً تہہ خانے کا دروازہ بند کر دیا۔ پھر وہ جوزف کے پاس آ گیا۔ انہوں نے مشین گنیں اپنے لباسوں میں چھپا لیں اور پھر وہ ہال کا دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ باہر موجود افراد نے چونک کر ان کی طرف دیکھا۔ مگر ان پر کسی نے کوئی خاص توجہ نہ دی۔ جوزف نے اطمینان سے بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

''باہر کہاں جا رہے ہو۔ لاشاما سے نہیں ملنا کیا۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے اسے باہر جاتے دیکھ کر تیزی سے اس کے قریب آ کر کہا۔

''وہ یہاں نہیں ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے رکے بغیر کہا۔

''اوہ۔ مگر وہ نوجوان تو کہہ رہا تھا کہ وہ اوپر اپنے کسی آفس میں ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے کہا۔

''کچھ دیر قبل وہ یہیں تھا۔ مگر اب وہ باہر چلا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ باہر چلا گیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے کہا۔

''بس چل گیا ہے پتہ۔ تم آؤ۔ ابھی وہ زیادہ دور نہیں گیا۔ ہمیں

فوراً اس تک پہنچنا ہے۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا اور پھر وہ ہال سے نکل کر باہر آ گئے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سڑک پر تھے۔ جوزف سڑک کے کنارے کھڑی ایک خالی ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اس کے پیچھے تھا۔ پھر وہ دونوں ٹیکسی کی پچھلی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

''چلو۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا کر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

''کہاں جانا ہے صاحب۔''۔۔۔۔۔۔ٹیکسی ڈرائیور نے ان کی طرف مڑے بغیر پوچھا۔

''یہاں سے نکلو۔ پھر بتاتے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''گھبرائیں نہیں صاحب۔ آپ کے پیچھے کوئی نہیں آئے گا۔ میں نے سب کا راستہ روک دیا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف جوزف بلکہ جوانا بھی چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کون ہو تم۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے غرا کر کہا۔

''لاشاما۔''۔۔۔۔۔۔ٹیکسی ڈرائیور نے بدلی ہوئی آواز میں کہا اور ان کی طرف اپنا رخ کیا تو ڈرائیونگ سیٹ پر کرین لیجی لاشاما کو دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔ اسی لمحے لاشاما نے ایکسلیٹر ٹیکسی نے پیڈل پر دباؤ بڑھا دیا اور ٹیکسی سڑک پر آ کر نہایت تیزی سے دوڑنے لگی۔

''تم۔ یہاں کیا کر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے لباس سے چھپی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہوئی مشین گن نکال کر اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد اور خوفناک تھا۔

''تم دونوں کا ہی انتظار کر رہا تھا۔ میں جانتا تھا کہ میرے نکلتے ہی تم تہہ خانے سے فرار ہونے کی کوشش کرو گے۔ میں خون خرابہ نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے میں نے کلب کے تہہ خانوں اور باہر موجود مسلح افراد اور دوسرے لوگوں پر پردے ڈال دیئے تھے۔ ایسا میں نے ان افراد کی ہلاکت کے بعد کیا تھا جنہیں تم نے مار ڈالا تھا۔ میں چاہتا تو ان سب کو مجبور کر سکتا تھا کہ وہ تمہیں تہہ خانوں سے نہ نکلنے دیں مگر پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ تم دونوں کو موت کا مزہ میں خود چکھاؤں۔ اس لئے میں نے تمہارے راستے صاف کئے اور تم باہر آ گئے۔ پھر اس ٹیکسی ڈرائیور کی جگہ لینے میں بھلا مجھے کیا مشکل پیش آ سکتی تھی۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما رکے بغیر بولتا چلا گیا۔ ساتھ ساتھ وہ ٹیکسی کی رفتار بھی بڑھاتا جا رہا تھا۔ بھری پڑی سڑک پر اس کی ٹیکسی ٹریک پہ چلنے والی ریسنگ کار کی رفتار سے دوڑ رہی تھی اور لاشاما کے ہاتھ سٹیرنگ پر یوں چل رہے تھے جیسے وہ اس سے کھیل رہا ہو۔ ٹیکسی سڑکوں پر موجود گاڑیوں کے دائیں بائیں سے پوری سپیڈ سے گزرتی جا رہی تھی۔ گاڑیوں کو اوور ٹیک کرتے ہوئے کار کبھی دائیں طرف جھک رہی تھی اور کبھی بائیں طرف۔

سڑکوں پر موجود گاڑیوں والے بھری پڑی سڑک پر ٹیکسی کو اس قدر تیز رفتاری سے دوڑتے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے تھے اور ان میں سے کئی افراد نے تو ڈر کر اپنی گاڑیاں دائیں بائیں کر کے روک لی تھیں۔

''تو اب تم ہمیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرو گے۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔ اس کے لہجے میں سکون تھا جیسے وہ لاشاما کی باتوں اور ٹیکسی کی خوفناک سپیڈ سے قطعی طور پر خوفزدہ نہ ہوا ہو۔ جوانا جو لاشاما کو دیکھ کر قدرے پریشان نظر آ رہا تھا جوزف کو پرسکون ہوتے دیکھ کر وہ بھی پرسکون ہو گیا تھا۔

''ہاں۔ میں ایسا ہی کرنے جا رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

''اچھا۔ کیا کرو گے تم۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے جیسے اسے کریدنے والے انداز میں پوچھا۔

''میں کار شمالی علاقے کی طرف لے جا رہا ہوں۔ شمالی پہاڑی کے پیچھے ایک بہت بڑی اور گہری کھائی ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ کار لے جا کر اس کھائی میں گرا دوں۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ عام سی باتیں کر رہا ہو۔

''اچھا خیال ہے۔ اگر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکو تو۔'' جوزف نے بے خوفی سے کہا۔

''کون روکے گا مجھے۔ اوہ۔ اچھا تم شاید ہاتھوں میں موجود مشین گنوں پر اترا رہے ہو۔ میرے لئے یہ محض کھلونے ہیں جوزف۔ اگر یقین نہیں تو بے شک مجھ پر فائرنگ کر کے دیکھ لو۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ اگر ہم تم پر فائرنگ کریں گے تو اس کا تم پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے غرا کر کہا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''ہاں۔ گولیاں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔ اس کا جواب سن کر جوانا نے غصے سے بھڑک کر مشین گن اس کے سر سے لگا دی۔

''اور اگر میں ساری گولیاں تمہاری کھوپڑی میں اتار دوں تو۔'' جوانا نے غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔

''آزمالو۔ میرے سر سے گولیاں یوں گزر جائیں گی جیسے ہوا میں گزرتی ہیں۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔ جوانا نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھایا ہی تھا کہ جوزف نے اس کی مشین گن پر ہاتھ رکھ کر اسے فائرنگ کرنے سے روک دیا۔

''یہ شیطانی ذریت ہے جوانا۔ گولیوں کا واقعی اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ مگر۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''خاموش رہو۔ اور مجھے سوچنے دو۔''۔۔۔۔۔۔جوزف نے کہا تو جوانا اسے گھور کر رہ گیا۔ جوانا نے اپنی سائیڈ کے دروازے کو کھولنا چاہا مگر دروازہ جیسے جام ہو گیا تھا۔ تب جوانا نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے اپنی کہنی دروازے کے شیشے پر ماری۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ کہنی لگتے ہی دروازے کا شیشہ ایک چھناکے سے ٹوٹ جاتا مگر الٹا جوانا کے منہ سے ایک زوردار چیخ نکل گئی۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس نے کہنی کسی فولادی دیوار سے مار دی ہو۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ گیا تھا۔

''جو مرضی کر لو۔ تم اس گاڑی سے باہر نہیں نکل سکو گے۔ میں نے ایسا انتظام کیا ہے کہ اب اس گاڑی سے تمہاری روحیں ہی باہر نکلیں گی۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے ہنستے ہوئے کہا۔ لیکن جوزف اور جوانا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور پھر ان کی ٹیکسی جونہی ایک چوک سے مڑی اچانک عقب سے پولیس موبائل گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں گونجنا شروع ہو گئیں جو اس تیز رفتار ٹیکسی کا تعاقب کرنے لگی تھیں۔ شاید یہ ان پولیس موبائلوں کے سائرنوں کی آوازیں تھیں کہ آگے جاتی ہوئی گاڑیاں تیزی سے دائیں بائیں ہوتی جا رہی تھیں۔ اور اس ٹیکسی کو آگے جانے کا راستہ آسانی سے ملتا جا رہا تھا۔ مگر ٹیکسی کی رفتار اس قدر تیز ہوتی جا رہی تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے پیچھے آنے والی موبائل گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں کم ہونے لگیں اور پھر شہر سے باہر جانے والی سڑک پر آتے ہی وہ آوازیں بالکل ختم ہو گئیں۔ یقیناً لاشاما انہیں بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا۔

''کیا سوچ رہے ہو جوزف۔ یہ بدبخت ہمیں موت کے منہ میں لے جا رہا ہے اور تم خاموش ہو۔ کیوں۔''۔۔۔۔۔۔جوانا نے جوزف کی طرف غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر جوزف نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں جیسے وہ کسی دھیان میں ہو یا گہری نیند سو گیا ہو۔

''تمہارا جوزف اپنی پراسرار صلاحیتوں کو جگا رہا ہے جوانا۔ مگر یہ کچھ بھی کر لے۔ یہ موت کا راستہ نہیں روک سکے گا۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نے کہا تو جوانا نے بھڑک کر اچھلتے ہوئے عقب سے اس کی گردن دبوچ لی۔

"گاڑی روکو۔ ورنہ میں تمہاری گردن توڑ دوں گا۔" ——— جوانا نے غصے سے گرجتے ہوئے کہا۔ اس نے عقب سے لاشاما کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے کسی شکنجے کی طرح جکڑ لیا تھا۔

"مم۔ میری گردن چھوڑو۔" ——— لاشاما نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

"نہیں چھوڑوں گا۔ پہلے گاڑی روکو۔" ——— جوانا نے کہا۔ ٹیکسی اب مختلف راستوں سے گزرتی ہوئی ایک پہاڑی کے گرد جاتی ہوئی پکی سڑک پر جا رہی تھی۔ اس پکی سڑک پر خطرناک موڑ کاٹتے ہوئے بھی لاشاما نے ٹیکسی کی رفتار ہلکی نہیں کی تھی۔ ہموار اور ناہموار سڑک پر ٹیکسی اچھلتی ہوئی جا رہی تھی اور اس کا انجر پنجر تک بجتا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔

"نہیں۔ اب یہ گاڑی نہیں رک سکے گی۔ سامنے دیکھو۔" ——— لاشاما نے اسی طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا تو جوانا نے چونک کر دیکھا۔ ٹیکسی پہاڑی موڑ مڑ کر ایک کھلے میدان میں آ گئی تھی جو خاصا ہموار تھا۔ اب کار نہ اچھل رہی تھی اور نہ اسے جھٹکے لگ رہے تھے۔ اور وہ سیدھی دوڑتی جا رہی تھی۔ آگے جب میدان دو بڑے حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ اس کے درمیان بڑا ایک بہت بڑا خلاء جوانا کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ جہاں ایک بڑی اور گہری کھائی تھی۔ جوانا اس کھائی کو پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ ٹیکسی کو اس کھائی کی طرف تیز رفتاری سے بڑھتے دیکھ کر

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

اس کا رنگ بدل گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر ٹیکسی اس کھائی میں جا گری تو اس ٹیکسی کے ساتھ ساتھ ان کے جسموں کے بھی سینکڑوں ٹکڑے ہو جائیں گے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کھائی قریب آتی جا رہی ہے احمق۔ گاڑی روکو جلدی۔ ورنہ ہم میں سے کوئی نہیں بچے گا۔" ——— جوانا نے جیسے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ کھائی واقعی تیزی سے قریب آتی جا رہی تھی اور ٹیکسی کو اس تیز رفتاری سے کھائی کی طرف جاتے دیکھ کر جوانا کے اعصاب تنتے جا رہے تھے۔ لاشاما نے جب ٹیکسی کی رفتار کم نہ کی تو جوانا نے انتہائی فیصلہ کرتے ہوئے لاشاما کی گردن کو زور دار جھٹکا دیا۔ جیسے وہ لاشاما کو ڈرائیونگ سیٹ سے اٹھا کر پیچھے لانا چاہتا ہو۔ مگر لاشاما پر اس کی طاقت کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ ڈرائیونگ سیٹ سے باقاعدہ چپک گیا ہو۔ اور اس کی گردن میں لوہے کا راڈ فٹ ہو۔ جوانا بار بار اس کی گردن کو زور دار جھٹکے دے رہا تھا مگر وہ اس کی گردن توڑنے میں ناکام رہا تھا۔ پھر جب کھائی کا فاصلہ گھٹ کر بہت ہی کم رہ گیا تو اچانک جوانا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کا سر اگلی سیٹ سے بری طرح سے ٹکرا گیا۔ اس نے خود کو فوراً سنبھالا اور سر اٹھا کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ لاشاما غائب تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ خالی تھی اور کار جیسے بغیر ڈرائیور کے تیزی سے کھائی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب کھائی سے ٹیکسی کا فاصلہ اتنا کم ہو چکا تھا کہ جوانا اگر اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ

پر جا کر سنبھالنے کی کوشش کرتا تب بھی ٹیکسی اس کھائی میں جا گرتی۔ جوانا کی آنکھوں میں واقعی موت کا خوف ابھر آیا تھا۔ ٹیکسی برق رفتاری سے کھائی کے کنارے کی طرف بڑھی اور پھر۔

عمران نے فوراً ہی دوسرا قدم بڑھایا اور لکیر کی دوسری طرف آ گیا۔ لکیر کے دوسری طرف آتے ہی اس کے لباس میں لگی ہوئی آگ بجھ گئی۔ یہ عمل ایک لمحے کے لئے تھا۔ جیسے بعض اوقات ماچس کی تیلی جلتی ہے اور تیز ہوا میں فوراً ہی بجھ جاتی ہے۔

''یہ۔ یہ کیا۔ یہ آگ کیسے بجھ گئی۔''——— آگ بجھتے دیکھ کر شیاؤ کی لرزتی ہوئی آواز آئی۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ بیرونی دروازے کے قریب آ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اور پھر گیلری سے ہوتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

''میں تمہارے ساتھ ہی ہوں۔''——— شیاؤ کی آواز جیسے عمران کی سماعت سے ٹکرائی۔

''اچھی بات ہے۔''——— عمران نے مسکرا کر کہا۔

''آخر تم جا کہاں رہے ہو۔''——— شیاؤ نے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''میرے ساتھ آ ہی رہی ہو۔ خود ہی دیکھ لینا۔'' ـــــ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''تو تم نہیں بتاؤ گے۔'' ـــــ شیاؤ غرائی۔

''نہیں۔'' ـــــ عمران نے لاپرواہی سے کہا اور سیڑھیوں کے قریب آ گیا۔ اس نے سیڑھیاں اترنے کے لئے پاؤں اٹھایا ہی تھا کہ اچانک نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں غائب ہو گئیں۔ اب عمران گیلری کے کنارے پر کھڑا تھا۔ نیچے سڑک تھی۔

''اب نیچے کیسے جاؤ گے۔'' ـــــ شیاؤ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا یہ نظروں کا فریب میرا راستہ نہیں روک سکتا۔'' ـــــ عمران نے منہ بنا کر کہا اور پھر وہ واقعی یوں سیڑھیاں اترتا چلا گیا جیسے واقعی اسے سیڑھیاں دکھائی دے رہی ہوں۔

''نظروں کا فریب۔ اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ نظروں کا فریب تھا اور میں نے سیڑھیاں غائب نہیں کی تھیں۔'' ـــــ شیاؤ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''تم یہ سب مجھ میرے ساتھ کھیل تماشے کر رہی ہو شیاؤ۔ سیاہ بچھو۔ انکا کاٹنا۔ دروازے کو آگ لگنا۔ میرے لباس پر آگ لگنا اور یہ سیڑھیاں غائب ہونا۔ یہ سب تم دکھاوا کر رہی ہو۔ تمہارا ارادہ اگر مجھے نقصان پہنچانے کا ہوتا تو یہ کام تم کب کا کر چکی ہوتی۔ میں جانتا ہوں کہ تم مجھ پر اصل وار کیوں نہیں کر رہی اور نہ کر سکتی ہو۔'' عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔'' ـــــ شیاؤ نے کہا۔

''سیدھی سی بات ہے۔ شیطان شنگورا، لاشاما اور تم مجھے جس کام کے لئے مجبور کر رہے ہو۔ وہ کام میرے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا اور اس کام کے لئے تمہیں مجھے زندہ سلامت اور تندرست حالت میں ہی رکھنا ہوگا۔ اگر تم نے مجھے نقصان پہنچایا تو بیچاری شنگورا تمہیں اور لاشاما کو فنا کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگائے گا۔'' ـــــ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ مگر تم یہ سب کیسے جانتے ہو۔ تمہارے دماغ میں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ کیسے معلوم ہوا تمہیں یہ سب۔'' ـــــ شیاؤ نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں میں نے جو بتانا تھا وہ بتا دیا ہے۔ اب اس سے زیادہ جاننا تمہارے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔'' ـــــ عمران نے منہ بنا کر کہا۔ اب اسے شیاؤ سے بیزاریت سی ہونا شروع ہو گئی تھی اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس سے ہر ممکن طریقے سے اپنی جان چھڑانا چاہتا ہو۔

''دیکھو زیاگو۔ یہ سچ ہے کہ واقعی میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتی اور اب تک میں نے جو کچھ کیا ہے وہ سوائے نظروں کے فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ مگر تم یہ مت بھولو کہ میں کون ہوں۔ میں چاہوں تو تمہیں ابھی اٹھا کر زمین پر پٹخ سکتی ہوں۔ تمہیں زمین میں زندہ گاڑ سکتی ہوں اور تمہارے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر سکتی ہوں۔'' ـــــ شیاؤ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جو چاہو کر لو۔ میں کب روک رہا ہوں تمہیں۔'' ـــــ عمران

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

نے لاپرواہی سے کہا۔ وہ عمارت کی پارکنگ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ جہاں اس کی سپورٹس کار موجود تھی۔

''تو تم مجھے کچھ نہیں بتاؤ گے''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے کہا۔ اس کے لہجے میں زخمی ناگن کی سی کاٹ تھی۔

''بار بار ایک ہی بات۔ ہونہہ۔ کوئی اور بات کرو۔ میں تمہاری باتیں سن سن کر تنگ آ گیا ہوں۔ اگر کوئی دوسری بات نہیں کر سکتی تو یہیں رک جاؤ۔ ویسے بھی میں جہاں جا رہا ہوں وہاں تمہارا جانا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اب تم یہیں رہو''۔۔۔۔۔ عمران نے رک کر پلٹتے ہوئے کہا جیسے وہ شیاؤ کو دیکھ رہا ہو۔

''کیا مطلب۔ کہاں جا رہے ہو تم''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''پھر وہی بات۔ کیا یہ نہ ماتم نے رٹے ہوئے ہیں''۔۔۔۔۔ عمران نے جھلا کر کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تم کیا پڑھ رہے ہو۔ مت تمہارے دماغ میں مقدس کلام۔ اوہ۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ زیاؤ۔ مقدس کلام ذہن میں مت لاؤ۔ میں کہتی ہوں رک جاؤ''۔۔۔۔۔ شیاؤ نے اچانک بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ پھر اچانک شیاؤ کی تیز چیخ سنائی دی اور پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے وہ پلٹ کر بے تحاشہ بھاگ کھڑی ہوئی ہو۔

''بس۔ اتنی جلدی بھاگ گئیں۔ ابھی تو میں نے آیت الکرسی پڑھنا شروع ہی کی تھی''۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جواب میں

اسے شیاؤ کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ وہ مسکراتا ہوا مڑا اور اپنی سپورٹس کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں وہ اپنی سپورٹس کار میں بیٹھا اڑا جا رہا تھا۔ کار چلاتے ہوئے وہ دل ہی دل میں مسلسل آیت الکرسی اور آیات مقدسہ کا ورد کرتا جا رہا تھا جیسے اس نے شیاؤ اور شیطانی ذریات کو واقعی خود سے دور رکھنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہو اور وہ ان پر یہ ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

شنگورا کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں اس قدر سرخ تھیں جیسے کوئلے دہک رہے ہوں۔ وہ چٹان پر بیٹھا انتہائی غصیلی اور غضبناک نظروں سے اپنے سامنے دیکھے جا رہا تھا۔ جہاں گھپ اندھیرے میں لاشاما اور شیاؤ اس کے سامنے سر جھکائے کھڑے خوف سے کانپ رہے تھے۔

"تین راتیں اور گزر گئی ہیں لاشاما۔ آخر تم دونوں کیا کرتے پھر رہے ہو۔ ایک عام انسان کو تم دونوں قابو میں نہیں رکھ سکے۔ کیوں۔ ایسا کیوں ہوا اور تم دونوں اب تک اسے کیوں تلاش نہیں کر سکے۔ اسے زمین نے نگل لیا ہے یا آسمان نے اٹھا لیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔"______شنگورا نے غصے سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی تھی آقا۔ مجھے معاف کر دیں۔ میں چونکہ زیاگو کے ساتھ نہیں رہ سکتا تھا اس لئے اسے قابو میں رکھنے

کی ذمہ داری میں نے شیاؤ کو دی تھی۔ مگر۔"______لاشاما نے خوف سے تھر تھر کانپتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر کیا۔"______شنگورا نے گرج کر کہا۔ اس کے لہجے میں شدید پریشانی اور خوف کا عنصر بھی واضح معلوم ہو رہا تھا۔

"آقا۔ میں نے شیاؤ کو حکم دیا تھا کہ یہ زیاگو کے سر پر مسلط رہے۔ اسے سارا دن کچھ نہ کرنے دے اور نہ ہی کہیں جانے دے۔ اگر یہ اس کے سر پر سوار رہتی تو اس کا دماغ کسی بھی صورت میں روشن نہیں ہو سکتا تھا۔ رات ہوتے ہی یہ اسے قفقار میں لے آتی اور میں اسے ہر حال میں اپنا کام کرنے کے لئے مجبور کر دیتا۔ مگر شیاؤ نے خود ہی زیاگو کو موقع دے دیا تھا۔ اس نے یہ جاننے کے لئے کہ زیاگو ہمارے خلاف کیا کر سکتا ہے اس کے سر سے اتر گئی تھی۔ اور پھر اس نے زیاگو کو آگ جلانے کا موقع بھی دے دیا تھا۔ آگ کی موجودگی میں یہ زیاگو کے قریب جا سکتی تھی اور نہ اس کا ذہن پڑھ سکتی تھی۔ وہاں شاید اس کا دماغ کھل گیا تھا اور پھر جب وہ آگ بجھا کر واپس آیا تو اس کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ شیاؤ اس کا ذہن پڑھ رہی تھی مگر اسے اس کے دماغ میں کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ پھر شیاؤ کو اس کی حالت پر شک ہوا تو اس نے زیاگو کو ڈرانے کے لئے اس کے سامنے نظروں کے فریب کا کھیل کھیلنا شروع کر دیا۔

جس سے زیاگو کھل کر اس کے سامنے آ گیا اور اس نے شیاؤ پر واضح کر دیا کہ وہ اس کے کھیل تماشوں اور نظروں کے فریب سے متاثر

ہونے والا نہیں ہے۔ بہر زیاگو ایک ایسے کمرے میں چلا گیا جہاں مقدس کتابیں تھیں۔ شیاؤ نہ اس کمرے میں جا سکتی تھی اور نہ ہی یہ اندر جھانک سکتی تھی۔ زیاگو نہ جانے اس کمرے میں کیا کرتا رہا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے لباس بدل کر باہر آ گیا۔ شیاؤ نے اس کا راستہ روکنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکی۔ اس نے ایک بار پھر اس کے سر پر جانے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی یہ اس کے سر پر سوار ہوئی اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے دور پھینک دیا ہو۔

اس کے بعد بھی شیاؤ نے زیاگو کا پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔ وہ کہیں جا رہا تھا۔ شیاؤ اس کے ساتھ ساتھ تھی مگر پھر ایک جگہ شیاؤ نے جب دوبارہ اس کے دماغ میں جھانکنے کی کوشش کی تو زیاگو مقدس کلام پڑھ رہا تھا اور وہ مقدس کلام ایسے تھے جس سے شیاؤ پلٹ کر فوراً بھاگ جانے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اس کے بعد شیاؤ نے جب مجھے آ کر ساری باتیں بتائیں تو میں اس پر شدید غضبناک ہوا کہ اس نے زیاگو کے سر سے اتر کر اسے ایسا موقع ہی کیوں دیا تھا۔ اگر یہ ہر وقت اس کے سر پر مسلط رہتی تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔

پھر میں نے اور شیاؤ نے زیاگو کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ مگر وہ نہ جانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ نہ ہمیں کہیں سے اس کی بو مل رہی تھی اور نہ ہی اس کا کچھ پتہ چل رہا تھا۔ اسی طرح تین راتیں گزر گئیں۔ میں نے جاسوسوں کو بلا کر انہیں بھی زیاگو کی تلاش میں لگا دیا تھا مگر اس کا

کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ پھر اگلا دن بھی گزر گیا۔ رات ہو گئی اور ہم دونوں مجبور ہو کر آپ کے پاس آ گئے۔“ ——— لاشاما نے ساری تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”کیوں شیاؤ۔ لاشاما نے جو کہا ہے۔ وہ ٹھیک کہا ہے۔“ ——— شنگورا نے لاشاما کی باتیں سن کر شیاؤ کی طرف غضبناک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”ج۔ جی آقا۔ مجھ سے بھول ہو گئی تھی آقا۔ مم۔ مجھے معاف کر دیں۔ مجھ پر رحم کریں آقا۔ مم۔ میں۔ میں۔“ ——— شیاؤ نے خوف کی شدت سے لرزتے ہوئے کہا۔

”معافی۔ رحم۔ تم شیطانی ذریت ہو کر معافی اور رحم کی بات کر رہی ہو اور وہ بھی مجھ سے۔ ہونہہ۔ تم دونوں نے مجھے بہت بڑی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اب میں کیا کروں۔ مہا شیطان اور شلمل پجاری نے مجھے صرف چار راتیں دی تھیں اور میں نے لاشاما تم پر بھروسہ کر کے سب کچھ تم پر چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ تم میرا یہ چھوٹا سا کام ایک ہی رات میں کر دو گے۔ مگر تم نے اور تمہاری اس شیاؤ نے سوائے وقت برباد کرنے کے اور کچھ نہیں کیا ہے۔ اب یہ آخری رات ہے اور اس رات کے ختم ہونے میں بھی بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ صرف چند گھنٹے باقی ہیں۔ اگر آج بھی میرا کام نہ ہوا تو میں ہر بازی ہار جاؤں گا۔ میری صدیوں کی پوجا اکارت ہو جائے گی اور میں نے جس طرح مہا شیطان کی جگہ حاصل

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

کرنے کی کوشش کی تھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکوں گا۔ جس کے نتیجے میں مہا شیطان مجھے فوراً ہلاک کر دے گا اور وہ میری روح پر قبضہ کر لے گا۔ اس کے بعد وہ تاریکیوں میں لے جا کر میرا اس قدر بھیانک حشر کرے گا جس کے تصور سے ہی مجھے خوف آ رہا ہے۔ یہ سب تم دونوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ صرف تم دونوں کی وجہ سے۔ اب میں چاہوں بھی تو نہ تمہیں کوئی عذاب دے سکتا ہوں اور نہ فنا کر سکتا ہوں۔ میرے ہلاک ہوتے ہی تم بھی فنا ہو جاؤ گے اور مہا شیطان جس قدر مجھے عذاب دے گا اسی قدر وہ تم پر بھی قہر توڑے گا۔ تم دونوں نے میرا سب کچھ ختم کر دیا ہے۔ سب کچھ۔'' ــــــ شنگورا غصے، پریشانی اور خوف کے عالم میں کہتا چلا گیا۔

''نن۔ نہیں۔ نہیں آقا۔ ہم نہ خود فنا ہونا چاہتے ہیں اور نہ آپ کی ہلاکت چاہتے ہیں۔ آپ مہان ہیں آقا۔ آپ کے پاس زبردست طاقتیں ہیں۔ کچھ کریں آقا۔ کسی طرح خود کو اور ہمیں بچالیں۔ ہم مہا شیطان کے عذاب برداشت نہیں کر سکتے۔'' ــــــ لاشاما نے جیسے شنگورا کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہوئے کہا۔

''اب کچھ نہیں ہو سکتا لاشاما۔ اگر تم سب کچھ ایک رات پہلے مجھے آ کر بتا دیتے تو میں دوسری شیطانی ذریتوں کو بلا لیتا اور تمہیں ان کی مدد دے دیتا۔ ان سے تم زیاگو کو زمین کے نیچے سے بھی نکال لانے میں کامیاب ہو جاتے۔ مگر اب آخری رات کے دو پہر گزر چکے ہیں۔ اب میں کسی بھی شیطانی ذریت یا اپنی کسی طاقت کو نہیں بلا سکتا۔'' شنگورا نے تاسف بھرے انداز میں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ مہا شیطان اب ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ اذیت ناک اور دردناک عذاب ہم پر مسلط کر دیئے جائیں گے اور ہم ہمیشہ کے لئے ان عذابوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ یہ سب کچھ شیاؤ کی وجہ سے ہوا ہے۔ شیاؤ۔ اس سب کی تم ذمہ دار ہو۔ صرف تم۔'' لاشاما نے حسرت زدہ انداز میں روتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے بھول ہو گئی آقا۔ بہت بڑی بھول۔'' ــــــ شیاؤ کی بھی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔ پھر وہ دونوں چیخ چیخ کر اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ شنگورا خاموشی سے ان کے رونے کی آوازیں سن رہا تھا۔ اس نے انہیں چپ کرانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ مہا شیطان کے ہاتھوں دردناک عذاب بھگتنے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریکیوں میں جانے کے خیال سے اس کا جسم خشک پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

''آقا۔ آپ کسی دوسری ذریت اور طاقت کو تو نہیں بلا سکتے۔ مگر آپ اگر کوشش کریں تو باہر کی دنیا میں ضرور جھانک سکتے ہیں۔'' اچانک لاشاما نے کہا تو شنگورا چونک پڑا۔

''ہاں۔ کیوں۔'' ... شنگورا نے کہا۔

''آپ گیان کریں آقا۔ ہو سکتا ہے آپ کو زیاگو کہیں نظر آ جائے۔ وہ آپ کو اگر نظر آ گیا تو مجھے اور شیاؤ کو اس جگہ پہنچنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگے گی اور پھر اس بار کچھ بھی ہو جائے ہم دونوں اسے ہر صورت یہ کام کرنے پر مجبور کر دیں گے۔ اگر اس نے ہماری

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

بات نہ مانی تو ہم اس کے سامنے اس کے دوستوں اور عزیزوں کو لے جائیں گے۔ جب زیاگو کے سامنے اس کے دوستوں اور عزیزوں کی حقیقتاً گردنیں کٹیں گی تو وہ یقینی طور پر ہماری بات ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ میں نے اس کے بارے میں معلوم کیا ہے۔ وہ بے حد نرم دل انسان ہے۔ بے گناہ لوگوں کی ہلاکت وہ کبھی نہیں برداشت کر سکتا۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے چونک کر کہا۔

"جلدی کریں آقا۔ ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ اگر وہ آپ کو نظر آجائے تو ہمیں فوراً اس کے بارے میں بتا دیں۔ میں اس بار اپنے ساتھ کلیائی بدروح کو لے جاؤں گا۔ زیاگو کے پاس اگر مقدس کتاب بھی ہوئی تو وہ تب بھی اس کے سامنے سے نہیں ہٹے گی۔ ایسا کرنے سے وہ فنا ضرور ہو جائے گی مگر اس سے ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔" لاشاما نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ رکو۔ میں معلوم کرتا ہوں۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا اور پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحے وہ کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں کی سرخی پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"وہ مجھے نظر آ گیا ہے۔ وہ مجھے نظر آ گیا ہے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ۔ جلدی بتائیں آقا۔ ہم اس تک پہنچنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے۔"۔۔۔۔۔ لاشاما کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہ۔ وہ۔ قفقار کے قریب ہے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

"قفقار کے قریب۔ اوہ۔ کس قفقار کے قریب ہے وہ آقا۔ کیا آپ ہمیں اس کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔ شیاؤ نے بھی انتہائی بے چینی سے کہا۔ جیسے وہ جلد سے جلد عمران تک پہنچ جانا چاہتی ہو۔

"وہ اپنے دو سیاہ فام ساتھیوں جوزف اور جوانا کے ساتھ اسی قفقار کے قریب جھاڑیوں سے اٹے ایک میدان میں ہے جس قفقار میں تم اسے پہلی بار لے گئے تھے۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

"جوزف، جوانا۔ وہ دونوں زندہ ہیں۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے جیسے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ زندہ ہیں اور زیاگو کے ساتھ ہیں۔"۔۔۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

"اوہ۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو انہیں سینکڑوں فٹ نیچے گہری کھائی میں پھینک دیا تھا۔ میں تو سمجھ رہا تھا کہ کھائی میں گر کر ان کے ٹکڑے اڑ گئے ہوں گے۔ مگر۔"۔۔۔۔۔ لاشاما نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم پتہ نہیں کیا کرتے رہے ہو۔ میں ان دونوں کو زندہ دیکھ رہا ہوں۔ بہرحال جاؤ جلدی جاؤ۔ اور جیسے بھی ہو انہیں قابو کر لو۔ ہمارے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاس وقت بہت کم ہے۔ اور اس کم وقت میں ہمیں ہر حال میں زیاگو کو مجبور کرنا ہے۔ اسے مجبور کرنے کے لئے اب تمہیں کچھ بھی کرنا پڑے تو کر گزرو۔ اپنے ساتھ جاسوسوں کو لے جاؤ اور زیاگو سے کہنا کہ اگر اس نے تمہاری بات نہ مانی تو تم ان جاسوسوں کو شہر میں بھیج دو گے اور وہ شہر میں جا کر بے گناہ اور معصوم لوگوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیں گے۔"۔۔۔ شنگورا نے کہا۔

"جو حکم آقا۔ اب زیاگو کو وہی کرنا پڑے گا جو میں کہوں گا۔ میں اپنے ساتھ سو جاسوسے لے جاؤں گا۔ اگر زیاگو نے اب بھی میری بات نہ مانی تو میرے سو جاسوسے لمحوں میں جا کر سارے شہر کے انسانوں کا خاتمہ کر دیں گے۔"۔۔۔ لاشاما نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جاؤ۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ۔"۔۔۔ شنگورا نے چیخ کر کہا تو اچانک زائیں زائیں کی تیز آوازیں سنائی دیں اور شنگورا کے جسم سے ہوا کے تیز جھونکے سے ٹکراتے ہوئے گزر گئے۔

"ہونہہ۔ رات گزرتی جا رہی ہے۔ وقت بے حد کم ہے۔ مجھے بھی ان دونوں کی مدد کے لئے ان کے ساتھ جانا چاہیے۔ ایسا نہ ہو وہ دونوں پھر کوئی حماقت کر بیٹھیں اور ان کی حماقت کا خمیازہ مجھے بھگتنا پڑے۔ اس بار میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ قطعی نہیں۔"۔۔۔ شنگورا نے فیصلہ کن لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے کوئی منتر پڑھا اور وہ اچانک چٹان سے غائب ہو گیا۔

اس سے پہلے کہ ٹیکسی کھائی میں جا گرتی۔ اچانک ٹیکسی کا سٹیرنگ تیزی سے دائیں طرف گھوم گیا۔ ساتھ ہی ٹیکسی مڑی اور پھر کھائی کے کنارے کنارے اس کے ٹائر پتھر اور دھول اڑاتے ہوئے مڑتے چلے گئے اور ٹیکسی گھوم کر کھائی کے مخالف سمت دوڑتی چلی گئی اور پھر ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی۔ جوانا ٹیکسی کو اس طرح مڑتے کھائی کے قریب سے گزرتے اور پھر واپس میدان میں آ کر رکتے دیکھ کر حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ یقینی موت سے اس طرح بھی بچ کر نکل سکتا ہے۔ لاشاما اس کے ہاتھوں سے جیسے اچانک غائب ہو گیا تھا اور ٹیکسی جس تیزی سے کھائی کی طرف بڑھتی جا رہی تھی جوانا کو زندہ بچنے کا ایک فیصد بھی چانس نظر نہیں آ رہا تھا۔ مگر اس کے باوجود نہ صرف وہ بلکہ جوزف بھی زندہ تھا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

جوانا نے پلٹ کر جوزف کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور اس کے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ نظر آ رہی تھی۔

"جوزف۔ یہ تو معجزہ ہو گیا ہے۔ ہم دونوں یقینی موت کے منہ میں جانے سے بچ گئے ہیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود لاشاما کی میں نے گردن پکڑ رکھی تھی لیکن اس کے باوجود وہ غائب ہو گیا اور ٹیکسی برق رفتاری سے کھائی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ ٹیکسی ہوا میں بلند ہو کر سیدھی کھائی میں جا گرتی اچانک اس کا سٹیرنگ خود بخود گھوم گیا اور ٹیکسی بالکل کھائی کے کناروں سے گزرتی ہوئی دوبارہ میدان کی طرف گھوم گئی اور پھر یہاں آ کر ایک جھٹکے سے رک گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نادیدہ ہاتھوں نے اس ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہو۔" جوانا نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں۔" ——— جوزف نے مسکرا کر کہا۔

"جانتا ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا جانتے ہو تم۔" ——— جوانا نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ یہ ٹیکسی موت کے منہ سے نکل کر اس طرف کیسے مڑ گئی تھی۔" ——— جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

"کیسے۔ اور تم۔ تم کیسے جانتے ہو۔" ——— جوانا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹیکسی میں نے روکی ہے۔" ——— جوزف نے کہا اور جوانا چونک کر اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے جوزف کی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

دماغی حالت پر شک ہونے لگا ہو۔

"ٹیکسی۔ تم نے روکی تھی۔" ——— جوانا نے جیسے ایک ایک لفظ رک رک کر کہا۔

"ہاں۔ میں سمجھ گیا تھا کہ لاشاما ہمیں کسی جادوئی عمل کے بغیر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ ٹیکسی یہاں لایا تھا۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ ٹیکسی کو نہایت تیز رفتاری سے کھائی کی طرف لے جائے گا اور پھر وہ کھائی کے قریب آتے ہی غائب ہو کر ٹیکسی سے نکل جائے گا اور ٹیکسی سیدھی کھائی میں جا گرے گی۔ لاشاما نے ٹیکسی کو اپنے کنٹرول میں لینے کے لئے ایک پراسرار عمل کیا تھا۔ میں اس عمل کو توڑنا چاہتا تھا اور اس عمل کو توڑنے کے لئے مجھے دھیان باندھنا تھا۔ چنانچہ میں نے دھیان باندھا اور پھر میں نے اپنی پراسرار صلاحیتوں کو جگا کر اس ٹیکسی کا کنٹرول سنبھال لیا۔ لیکن اس ٹیکسی کو میں صرف اسی صورت میں روک سکتا تھا جب لاشاما یہاں نہ ہوتا۔ مجھے یقین تھا کہ عین آخری لمحات میں وہ ٹیکسی سے غائب ہو جائے گا اور ایسا ہی ہوا جیسے ہی لاشاما غائب ہوا میں نے بر وقت ٹیکسی موڑ دی۔" ——— جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جوانا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بدستور اس کی طرف آنکھیں پھاڑے یوں دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔

"اوہ۔ تو یہ سب تم نے کیا تھا۔" ——— جوانا نے جیسے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو لاشاما اب تک ٹیکسی اس کھائی میں گرا چکا ہوتا اور اس قدر گہری کھائی میں شاید کسی کو ہمارے ٹکڑے بھی نہ ملتے۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن وہ اب ہے کہاں۔'' جوانا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون لاشاما۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ اگر وہ دوبارہ یہاں آ گیا تو وہ پھر ٹیکسی کھائی کی طرف لے جائے گا۔ اس بار تو تمہاری پراسرار طاقتوں سے بچ گئے۔ لیکن اگلی بار شاید وہ ٹیکسی کھائی میں گراتے ہوئے غائب ہو۔ اس لئے میں تو کہتا ہوں ہمیں فوراً اس ٹیکسی سے باہر نکل جانا چاہیے۔ نہ ہم ٹیکسی میں ہوں گے اور نہ وہ ہمیں کھائی میں گرا پائے گا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف ہنس پڑا۔

''کیا تم اس سے ڈر رہے ہو۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں ڈرتا نہیں۔ چونکہ میرا پہلے کبھی ایسے حالات سے واسطہ نہیں پڑا تھا اس لئے میں پریشان ضرور ہو رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے صاف گوئی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ پریشان کر دینے والے حالات ہی ہیں۔ اس بار ان حالات سے نمٹنے کے لئے مجھے بھی بہت سوچ سمجھ کر اور احتیاط سے قدم اٹھانے پڑ رہے ہیں۔ اگر فادر جوشوا میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں ان

شیطانوں کے خلاف شاید کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''بہرحال۔ مجھے کہنا پڑے گا کہ تم اس بار میرے لئے حیرت انگیز ثابت ہو رہے ہو۔ تمہارے بارے میں مجھے بہت کچھ معلوم تھا مگر یقین نہیں تھا کہ تم واقعی اس قدر گہرے ہو سکتے ہو۔ تمہارے پاس اس قدر حیرت انگیز اور پراسرار صلاحیتیں ہیں جنہیں اگر خود میں نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیا ہوتا تو شاید کبھی یقین نہ کرتا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے اس کی طرف تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا اب باتیں چھوڑو اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔ ہمیں واپس جانا ہے۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے سر جھٹک کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بتا دو۔ اب وہ شیطان دوبارہ تو واپس نہیں آ جائے گا۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے جو عمل کیا ہے اس سے اسے بھی یہی یقین ہو گیا ہو گا کہ وہ ہمیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ وہ اب ہمارے سامنے نہیں آئے گا۔''۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ اس بار دروازہ آسانی سے کھل گیا تھا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولا اور سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیا اب ماسٹر کی بھی اس سے جان چھوٹ جائے گی۔''۔۔۔۔۔ جوانا نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا جو رکتے ہی بند ہو گئی تھی۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''شاید۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے دوبارہ سوچ میں پڑتے ہوئے کہا۔

''شاید سے تمہاری کیا مراد ہے اور تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ ماسٹر ہے کہاں۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔ اس نے ٹیکسی آگے بڑھائی ہی تھی کہ جوزف نے اچانک اسے روک دیا۔

''ایک منٹ رک جاؤ جوانا۔''۔۔۔۔۔۔ اس نے کہا تو جوانا نے ٹیکسی روک دی۔

''کیوں۔ اب کیا ہوا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کار سے نکلو۔ جلدی۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور خود اپنا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ جوانا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور پھر وہ بھی باہر آ گیا۔

''کیا مسئلہ ہے۔ باہر کیوں آ گئے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

''ذرا صبر کرو۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔ وہ اس پہاڑی کی طرف دیکھ رہا تھا جہاں سے ایک کچی سڑک مڑ کر اس طرف آتی تھی۔ جوانا نے اس طرف دیکھا مگر وہاں کچھ نہیں تھا۔

''وہ کیا دیکھ رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس آ رہا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا اس کی بات سن کر بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس نے پھر مڑ کر پہاڑی راستے کی طرف دیکھا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ مکمل خاموشی تھی۔

''ماسٹر یہاں آ رہا ہے۔ مگر۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے مزید حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ دیکھو۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا نے پھر مڑ کر دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ پہاڑی سے گھوم کر آنے والی سڑک پر دھول اڑ رہی تھی اور اس دھول میں سرخ سپورٹس کار تیزی سے اس طرف آتی دکھائی دے رہی تھی۔

''ماسٹر۔ یہ تو واقعی ماسٹر کی کار ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے جیسے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں سپورٹس کار ان کے نزدیک پہنچ گئی۔ کار میں عمران ہی تھا۔

''تو تم دونوں یہاں ہو۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کار سے نکلتے ہوئے کہا۔

''یس ماسٹر۔ مگر تم یہاں کیسے آ گئے۔ کیا تمہیں معلوم تھا کہ ہم یہاں ہیں۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''باس یہاں خود نہیں آیا۔ اسے یہاں فادر جوشوا نے بھیجا ہے۔'' جوزف نے کہا تو جوانا چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''فادر جوشوا۔''۔۔۔۔۔۔ جوانا کے منہ سے نکلا۔

''ہاں۔ مجھے اسی نے یہاں کا راستہ دکھایا تھا۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ وہ غلیظ بدروح۔ شیاؤ۔ کیا اس نے تمہاری جان چھوڑ دی ہے۔''۔۔۔۔۔۔ جوزف نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''ہاں۔ تمہارے فادر نے اس بدبخت سے میری جان چھڑا دی ہے۔ ورنہ وہ تو میری جان چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔'' عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میں جانتا تھا۔ فادر جوشوا عظیم ہے۔ وہ تمہاری مدد ضرور کرے گا۔ وہ مجھے بھی تمام حالات سے باخبر رکھے ہوئے تھا۔'' ——— جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ یہ سب باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ تم دونوں میرے ساتھ کار میں بیٹھو۔ ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے۔'' ——— عمران نے کہا۔

''یس باس۔'' ——— جوزف نے فوراً ہی سر ہلا کر کہا۔

''لیکن ماسٹر۔'' ——— جوانا نے کچھ کہنا چاہا۔ وہ شاید عمران اور جوزف کی باتوں پر اب تک حیرت زدہ تھا۔

''لیکن ویکن کچھ نہیں۔ تم اس ٹیکسی کو موڑ کر کھائی میں پھینک دو۔ جلدی کرو۔ ہمیں ابھی بہت دور جانا ہے۔'' ——— عمران نے کہا۔ تو جوانا نے اثبات میں سر ہلایا اور ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیکسی کو کھائی کی طرف موڑا اور اسے لے جا کر کھائی میں دھکیل دیا۔ ٹیکسی کھائی میں گرتی چلی گئی اور پھر انتہائی گہرائی میں گر کر وہ ایک دھماکے سے پھٹی اور چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر گئی۔

پھر جوانا عمران کی سپورٹس کار میں آ گیا جس میں عمران اور جوزف بیٹھ چکے تھے۔ سپورٹس کار ٹو سیٹر تھی۔ مگر جوزف اور جوانا ایک سیٹ پر

پھنس پھنسا کر بیٹھ ہی گئے تھے۔ ان کے بیٹھتے ہی عمران کار وہاں سے نکال لے گیا۔

''جانا کہاں ہے باس۔'' ——— جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کسی ایسی جگہ جہاں لاشاما، شیاؤ اور ان کے آقا شگورا کا خیال بھی نہ پہنچ سکے۔'' ——— عمران نے کہا۔

''تو ان کے بارے میں جانتے ہو۔'' ——— جوزف نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تمہارے فادر جوشوا نے مجھے سب کچھ بتا دیا تھا۔ شیاؤ اور لاشاما نے میرا ذہن معطل کر رکھا تھا۔ مگر جوشوا نے نہ صرف میرے بند ذہن کو کھول دیا تھا بلکہ اس نے مجھے شعور کو لاشعور سے الگ کر کے دماغ استعمال کرنے کے لئے کہا تھا۔ جس پر عمل کرتے ہوئے میں شیاؤ جیسی شیطانی بدروح کو بھی چکمہ دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ میرے لاشعور میں سب کچھ موجود تھا۔ میں نے جوشوا کے کہنے پر مقدس آیات کا ورد شروع کر دیا تھا جس سے شیاؤ جیسی بدروح مجھے چھوڑ کر فوراً بھاگ جانے پر مجبور ہو گئی تھی۔

تمہارے فادر جوشوا نے ہی مجھے بتایا تھا کہ شیاؤ مجھے کسی بھی صورت میں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ کیونکہ اس کے آقا شگورا کا شیطانی کام صرف میں ہی کر سکتا ہوں۔ البتہ وہ مجھے ڈرانے دھمکانے کے لئے میرے سامنے کرتب ضرور دکھا سکتی ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تھا۔ وہ میرے سامنے جادوئی تماشے کر رہی تھی جو صرف میری نظروں کا دھوکہ تھا اور کچھ نہیں تھا۔ بہرحال تمہارے فادر جوشوا نے مجھے بتایا تھا کہ لاشاما تم دونوں کو کہاں لے گیا ہے اور اس نے تم دونوں کو یقینی موت سے بچانے کے لئے کیسے جوزف کی مدد کی تھی۔ اسی نے مجھے یہاں آنے کے لئے کہا تھا اور مجھے یہ مشورہ دیا تھا کہ میں تم دونوں کو لے کر ایک ایسی جگہ چلا جاؤں جہاں شیطان اور شیطانی ذریات چاہیں بھی تو ہمیں تلاش نہ کر سکیں۔ ہمیں اس خفیہ مقام پر تین دن اور دو راتیں گزارنی پڑیں گی۔ اس نے مجھے راستے میں یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس پراسرار اور خوفناک معاملے کو مجھے کیسے سنبھالنا ہے۔''۔۔۔۔ عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے انہیں شیاؤ کے بارے میں بھی بتا دیا۔

''حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ یہ سب عجیب و غریب اور پراسرار معاملات سن کر اور دیکھ کر میری تو عقل دنگ رہ گئی ہے۔'' جوانا نے کہا۔

''تم پہلی بار اس پراسرار معاملے میں شامل ہوئے ہو۔ اس لئے تمہارے لئے واقعی یہ سب حیرت ناک ہی ہونا چاہیے تھا۔ بہرحال گھبراؤ نہیں۔ اس شیطانی معاملے کا انجام اب قریب آ گیا ہے۔ اب ان کا انجام تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گے۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''لیکن باس۔ ہم جا کہاں رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے جہاں لاشاما، شیاؤ اور شنگورا کو ہمارے بارے

میں علم نہ ہو سکے۔''۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''کیا تمہارے فادر نے تمہیں نہیں بتایا''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے نہیں بتایا۔ تم بتا دو''۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے۔ جہاں جانے سے شیطانی ذریات ہمارے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکتیں۔'' عمران نے کہا۔

''ایسی تو بہت سی جگہیں ہیں باس۔ کوئی مقدس مزار یا مسجد بھی ہو سکتی ہے۔ شیطانی ذریات کسی مسجد یا مقدس مزار میں جھانکنے کی ہمت نہیں کر سکتیں۔ ایسا کرنے سے وہ اندھی ہو جائیں گی۔''۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ ہم نور پور بستی کی طرف جا رہے ہیں۔ وہاں ایک بڑی اور قدیم مسجد ہے جس کا نام نورانی مسجد ہے۔ اس مسجد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ جب سے اس مسجد کو تعمیر کیا گیا ہے۔ اس وقت سے اب تک تمام نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہی ہیں اور کوئی نماز قضا نہیں ہوئی جبکہ شہری اور دیہی بعض مسجدیں عموماً تعمیرات اور دوسری کئی وجوہات کی بنا پر بند ہوتی رہی ہیں۔ ہم ان مسجدوں میں بھی پناہ لے سکتے تھے مگر بہتر مسجد نورانی ہی ہے۔ ہمیں اس مسجد میں تین دن اور دو راتیں گزارنی ہیں۔''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''تین دن اور دو راتیں۔ مگر ماسٹر جوزف تو بتا رہا تھا کہ شنگورا کو مہا شیطان نے چار راتیں دی تھیں۔''۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

"ہاں۔ مگر وہ ایک دن اور ایک رات ضائع کر چکا ہے۔" عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"اس حساب سے تو آگے تین دن اور تین ہی راتیں بنتی ہیں۔ پھر دو راتوں کا کیا مطلب ہوا۔" ——— جوانا نے کہا۔

"چوتھی اور آخری رات ان شیطانوں کے انجام کی رات ہے۔ جو ڈارک نائٹ ہے۔ انتہائی تاریک اور ان شیطانوں کی تباہی کی رات۔" عمران نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں۔" ——— جوانا نے کہا۔

"سب سمجھ جاؤ گے۔ آنے والی اس ڈارک نائٹ کا انتظار کرو بس۔" ——— عمران نے کہا تو جوانا خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ پھر عمران انہیں نور پور بستی کی نورانی مسجد میں لے گیا۔ تین دن اور دو راتیں انہوں نے مسجد میں گزاریں اور پھر عمران تیسرے دن انہیں وہیں چھوڑ کر خود کہیں چلا گیا اور شام کو واپس آ گیا اور چوتھی رات آتے ہی وہ مسجد سے باہر آ گئے۔ اور پھر عمران ان دونوں کو لے کر اسی قبرستان کے قریب جھاڑیوں بھرے میدان میں پہنچ گیا۔ جہاں اسے شیاؤ اور ناشاما کے جاسوس لے گئے تھے۔

رات واقعی بے حد تاریک اور سرد تھی اور اس رات دھند بھی پورے عروج پر تھی مگر اس کے باوجود عمران انہیں اس جھاڑیوں بھرے میدان میں لے آیا تھا۔ خالی احاطے میں عمران نے کار روکی اور کار کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ جوزف اور جوانا بھی کار سے نکل آئے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

تھے۔ جوزف اور جوانا نے عمران سے لاکھ پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ دن کہاں گزار کر آیا ہے مگر عمران نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔

"اب تو بتا دو ماسٹر۔ ہمیں کیا کرنا ہے۔" ——— جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب تمہیں سب کچھ بتانے کا وقت آ گیا ہے۔" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں بتانا شروع کر دیا کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں اور انہیں کیا کرنا ہے۔

"کیا یہ سب کچھ تمہیں فادر جوشوا نے بتایا ہے باس۔" ——— جوزف نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ وہ ان شیطانوں کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔" عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی۔" ——— جوانا نے سر جھٹک کر کہا۔

"کیا سمجھ میں نہیں آ رہی۔" ——— عمران نے اس سے پوچھا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ جوزف جسے فادر جوشوا کہتا ہے وہ کب کا ہلاک ہو چکا ہے۔ اگر وہ واقعی ہلاک ہو چکا ہے تو پھر اس کی روح زمین پر کیا کر رہی ہے اور اگر وہ واقعی روح ہے تو پھر وہ تمہارے اور جوزف کے ذہن میں آ کر یہ ساری باتیں کیسے بتا دیتی ہے۔" جوانا نے کہا۔

"تمہیں کس نے کہا ہے کہ فادر جوشوا ہلاک ہو چکا ہے اور وہ روح

ہے۔''——— جوزف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں تو شروع سے ہی یہی سنتا آیا ہوں۔''——— جوانا نے فوراً کہا۔

''نہیں۔ یہ غلط ہے۔ فادر جوشوا زندہ ہے۔''——— جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔

''زندہ ہے۔ اوہ۔ مگر تم خود ہی کہتے ہو کہ تمہارے پاس فادر جوشوا کی روح آتی ہے۔''——— جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی سچ ہے۔''——— جوزف نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اگر فادر جوشوا زندہ ہے تو تمہارے پاس اس کی روح کیسے آسکتی ہے۔''——— جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ جوانا کی بات کا جواب تم دو تو یہ زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ جائے گا۔''——— جوزف نے کہا۔

''میں نے اسے جواب دے دیا تو یہ سر پکڑ کر ساری عمر روتا رہے گا۔ تم خود ہی بتا دو اسے۔''——— عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ تم کہتے ہو تو میں ہی بتا دیتا ہوں۔''——— جوزف نے کہا اور پھر جوانا سے کہنے لگا۔

فادر جوشوا کو میں اپنا باپ مانتا ہوں۔ افریقہ کے گھنے جنگلوں میں اس نے مجھے پال پوس کر بڑا کیا تھا۔ اس نے مجھے بے شمار قدیمی علوم سکھائے تھے۔ ایسے علوم جسے تم مسمریزم، ٹیلی پیتھی، چہرہ شناسی، دست شناسی، ہپناٹائزم کے نام دے سکتے ہو۔ وہ ان تمام علوم کا بہت

بڑا استاد ہے۔ یہ علوم اس کی طاقت اور اس کی پراسرار صلاحیتیں تھیں جن کے بل بوتے پر وہ بہت کچھ کر سکتا تھا۔ لیکن فادر جوشوا ایک نیک اور رحمدل انسان ہے۔ اس نے اپنی طاقتوں کا کبھی غلط استعمال نہیں کیا اور نہ ہی اس نے کبھی اپنی طاقتوں پر زعم کیا ہے۔

وہ ان علوم کے ساتھ اور بھی بہت کچھ جانتا ہے۔ وہ نیک روحوں کو بلا کر ان سے باتیں بھی کر سکتا ہے۔ اس نے خود کو نیکی اور انسانوں کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ افریقہ کے قبیلے والوں نے اسے دیوتا سمجھ کر اس کی پوجا کرنی شروع کر دی تھی جس سے نالاں ہو کر وہ ان سب کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا تھا۔ وہ کہاں چلا گیا تھا اس کے بارے میں آج تک کسی کو بھی معلوم نہیں ہو سکا اور نہ ہی اس نے کسی سے رابطہ کیا تھا۔ وہ مجھے بھی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ میرا باپ بنا ہوا ہے اس لئے وہ میری خبر گیری ضرور کرتا رہتا ہے اور اکثر مجھ سے اکیلے میں یا پھر خواب میں ملنے آتا رہتا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہے اور قبیلے والے اسے بھول چکے ہیں۔ لیکن وہ حقیقت میں زندہ ہے۔ اسی لئے جب بھی باس اور میں کسی شیطانی معاملے میں الجھ جاتے ہیں تو وہ ظاہری اور باطنی حالت میں ہماری مدد کرنے پہنچ جاتا ہے اور اس کے لئے وہ ظاہر ہے ایسے پراسرار علوم کو استعمال کرتا ہے جس کے بارے میں تمہیں میں بتا چکا ہوں۔ وہ میرے بے حد قریب رہتا ہے۔ اس لئے مجھے اس کی آواز بھی سنائی دیتی ہے۔ اس کی پراسرار

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

صلاحیتیں بھی ایسے معاملات میں میری رہنمائی کرتی رہتی ہیں۔ اس کا نام جوشوا ہے۔ میں اسے باپ مانتا ہوں۔ اسی لئے میں اسے فادر جوشوا کہتا ہوں۔ وہ خیالات، احساسات اور دلی کیفیات کی حد تک میرے اندر رہتا ہے۔ اس لئے میں ان احساسات کو روح کا نام دیتا ہوں اور باس تمہیں بتا چکے ہیں کہ فادر جوشوا خود ان کے سامنے نہیں آیا تھا بلکہ اس نے باس کے دماغ سے رابطہ کیا تھا۔'' ـــــــ جوزف جیسے رکے بغیر کہتا چلا گیا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مگر میں ان تمام باتوں کو تمہاری ذہنی اختراع اور جھوٹ ہی سمجھتا رہتا تھا۔'' ـــــــ جوانا نے کہا۔

''یہ جھوٹ نہیں ہے۔ اگر تم میرے ساتھ افریقہ کے جنگلوں اور قبیلوں میں پلے بڑھے ہوتے تو یہ سب باتیں تمہیں خود ہی معلوم ہو جاتیں۔'' ـــــــ جوزف نے منہ بنا کر کہا۔

''سوری جوزف۔ میں نادانستگی میں تمہارا اور تمہارے فادر جوشوا کا مذاق اڑاتا رہا تھا۔ اگر ان باتوں کا مجھے پہلے علم ہوتا تو میں تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے فادر جوشوا کی بھی عزت کرتا۔'' ـــــــ جوانا نے کہا۔

''اب تو معلوم ہو گیا ہے نا تمہیں سب کچھ۔'' ـــــــ جوزف نے اسی انداز میں کہا۔

''اب اگر تم دونوں کی باتیں ختم ہو گئیں ہوں تو آگے چلیں۔'' عمران نے جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا کہا۔

''اوہ۔ لیس باس۔ چلو۔'' ـــــــ جوزف نے فوراً کہا۔

''لیکن ماسٹر۔ تم نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تم دن کو کہاں گئے تھے۔ اور صبح سے شام تک تم نے خود کو ان شیطانوں سے کیسے بچا کر رکھا تھا۔'' ـــــــ جوانا نے کہا۔

''ان شیطانوں سے بچنے کے لئے میں مسلسل کلام پاک کا ورد کرتا رہا ہوں۔ اور صبح سے شام تک مجھے چند ضروری کام کرنے تھے۔ جس طرح ان شیطانوں نے ہمارے گرد جال پھیلایا تھا اسی طرح میں نے بھی ان کو انجام تک پہنچانے کے لئے ایک جال پھیلا دیا ہے۔ جس میں پھنس کر وہ اب نہیں بچ سکیں گے۔'' ـــــــ عمران نے کہا۔

''کیسا جال ہے وہ۔'' ـــــــ جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

''خود ہی دیکھ لینا۔ بہرحال اب تم دونوں کو وہی کرنا ہے جیسا میں نے تمہیں سمجھایا ہے۔ اب چلو۔'' ـــــــ عمران نے کہا اور پھر وہ تینوں میدان کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں ہر طرف خودرو جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ وہ تینوں انتہائی تاریکی میں جھاڑیوں سے بچتے ہوئے یوں آگے بڑھتے جا رہے تھے جیسے انہیں سب کچھ صاف دکھائی دے رہا ہو۔ کافی دیر وہ اسی طرح چلتے رہے۔ پھر عمران نے انہیں ایک جگہ رکنے کے لئے کہا تو وہ دونوں رک گئے۔

''باس۔'' ـــــــ جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''خاموش۔ اب تم دونوں میں سے کوئی نہیں بولے گا۔ سمجھے تم۔'' عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ پھر چند ہی لمحے گزرے ہوں گے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

کہ اچانک وہاں تیز اور خوفناک غراہٹوں کی آوازیں سنائی دیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے گرد سینکڑوں خوفناک بھیڑیے اکٹھے ہو گئے ہوں۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

جولیا کی آنکھیں کھلیں تو اس نے خود کو ٹھوس زمین پر پڑے پایا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ چند لمحے وہ اسی طرح لاشعوری کیفیت میں پڑی رہی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح ابھرنے لگا۔

اسے یاد آ گیا کہ وہ سب کھانا کھانے کے لئے ہوٹل مالا بار کے پرائیویٹ کیبن میں تھے اور آپس میں ہلکی مذاق کر رہے تھے۔ پھر تنویر لنچ کا آرڈر دینے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ چوہان اور صدیقی نے اسے غائب ہوتے دیکھا تھا۔ جس پر ان سب نے ان کا مذاق اڑایا تھا۔ مگر پھر اچانک اس کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا کیپٹن شکیل غائب ہو گیا تھا اور پھر جیسے اس کے ساتھیوں نے واقعی جادو کے زور سے وہاں سے غائب ہونا شروع کر دیا۔ اور آخر میں جولیا کو اچی

آنکھوں کے سامنے بھی تاریکی پھیلتی معلوم ہوئی تھی اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر کسی گہرے اور انتہائی تاریک کنویں میں اچھال دیا ہو۔ وہ بری طرح ہاتھ پیر مارتی اور چیختی ہوئی نیچے ہی نیچے گرتی چلی جا رہی تھی۔ پھر اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے احساسات ختم ہو گئے تھے۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بدستور اندھیرا تھا۔

''یہ۔ یہ سب کیا تھا۔ کک۔ کیا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں''۔ جولیا کے منہ سے حیرت زدہ آواز نکلی۔

''مس جولیا۔ کیا آپ بھی یہیں ہیں''۔۔۔۔۔۔ جولیا کو اچانک صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ تو تم بھی یہیں ہو''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''نہ صرف میں۔ بلکہ سیکرٹ سروس کے سارے ممبران یہیں ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہیں سب''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''وہ سب بے ہوش پڑے ہیں۔ میرے پاس ایک لائٹر تھا۔ میں نے اسے جلا کر سب کو دیکھا تھا۔ مگر پھر لائٹر اچانک خود بخود بجھ گیا۔ میں نے اسے کئی بار جلانے کی کوشش کی مگر لائٹر جلنے کا نام ہی نہیں لے رہا''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ مگر یہ کون سی جگہ ہے اور ہم سب ایک ساتھ یہاں کیسے

آ گئے''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے جیسے کھوئے کھوئے سے لہجے میں کہا۔

''یہ ایک پہاڑی غار ہے۔ ہم سب اس غار میں ہیں اور غار کا دہانہ کسی بھاری پتھر سے بند کر دیا گیا ہے''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''غار''۔۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے دہانے پر موجود پتھر کو چیک کیا تھا وہ بے حد بھاری ہے۔ اگر ہم سب مل کر کوشش کریں تب بھی ہم اس پتھر کو یہاں سے نہیں ہٹا سکیں گے''۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔ اسی لمحے انہیں کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یہ اندھیرا۔ میں کہاں ہوں''۔۔۔۔۔۔ خاور کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور پھر اس کے بعد باقی سب کو بھی باری باری ہوش آتا چلا گیا۔ ان سب کی حالت بھی ہوش میں آنے کے بعد جولیا سے مختلف نہیں ہوئی تھی۔

''ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم ایک بار پھر کسی ماورائی چکر میں پھنس گئے ہیں۔ ورنہ اس طرح ریسٹورنٹ سے ایک ایک کر کے غائب ہونا اور اب سب کا اس غار میں قید ہونے کا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیپٹن شکیل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ جس طرح ہم ریسٹورنٹ سے غائب ہو رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی جادو کی چھڑی گھما گھما کر ہمیں غائب کر رہا تھا''۔۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

''لیکن ہمیں اس طرح غائب کر کے یہاں لا کر قید کرنے کا کسی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو ہمیں وہی بتا سکتا ہے جس نے ہمیں غائب کیا اور یہاں لا کر قید کیا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"یہ سارے پراسرار اور ماورائی چکر ہمارے ساتھ ہی کیوں ہوتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ہم بدی کے خلاف کام کرتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ لیکن اس بار ہمارے ساتھ یہ پراسرار کھیل کون کھیل رہا ہے۔ شدکارہ اور اناتا جیسی بدروحیں تو ہلاک ہو چکی ہیں۔ پچھلے دنوں عمران صاحب نے جوزف اور جوانا کے ساتھ مل کر ابلاشا کو بھی فنا کر دیا تھا۔"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"شاید ان کی ہلاکتوں کا بدلہ لینے کے لئے ان کی رشتہ دار بدروحیں آ گئی ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب مسکرا دیئے۔

"اگر ایسا ہے تو انہیں ہم سے پہلے عمران صاحب، جوزف اور جوانا سے انتقام لینا چاہئے تھا۔ ہمیں اس طرح یہاں لا کر قید کرنے سے ان کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"پہلے تو ہمیں یہ سوچنا ہے کہ یہ پہاڑی غار ہے کہاں۔ کہیں ایسا تو نہیں شدکارہ جیسی بدروح نے ایک بار پھر ہمیں پاکیشیا سے غائب کر

کے افریقہ کے گھنے اور پراسرار جنگلوں میں پہنچا دیا ہو۔ کیونکہ ایسی بدروحوں کا تعلق ایسے ہی علاقوں سے ہوتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ شدکارہ نے بھی تو ہمیں اسی طرح لمحوں میں غائب کر کے افریقہ کے گھنے اور پراسرار جنگلوں میں پہنچا دیا تھا۔" تنویر نے کہا۔

"صفدر بتاؤ۔ غار کا دہانہ کس طرف ہے۔ جہاں تمہارے کہنے کے مطابق بھاری پتھر رکھا ہوا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھہرو۔ میں ایک بار پھر لائٹر جلانے کی کوشش کرتا ہوں۔" صفدر نے کہا اور پھر انہیں ٹک ٹک کی آواز سنائی دی۔ شاید صفدر لائٹر جلانے کی کوشش کر رہا تھا مگر لائٹر نہیں جل رہا تھا۔

"ایک منٹ۔ میرے پاس بھی لائٹر ہے۔ میں جلاتا ہوں۔" صدیقی نے کہا اور پھر وہ بھی لائٹر جلانے لگا مگر اس کا لائٹر بھی نہیں جل رہا تھا۔

"حیرت ہے۔ آخر ہمارے لائٹر جل کیوں نہیں رہے۔"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لگتا ہے یہاں ہمیں لانے والے جادوگر یا بدروح نے کوئی چکر رکھا ہے۔ آگ اس کے لئے خطرناک ہو سکتی ہے۔ اسی لئے یہاں لائٹر نہیں جل رہے۔"۔۔۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ یہ عین ممکن ہے۔"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہم یہاں تنہا نہیں ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ چوہان نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لگ تو ایسا ہی رہا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

''ایک منٹ۔'' ——— جولیا نے کہا اور وہ سب خاموش ہو گئے۔ ان کے خاموش ہوتے ہی غار میں اب ان کے سانسوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ وہاں اندھیرا اس قدر زیادہ تھا کہ کسی کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اپنے سانسوں کی آوازیں سن کر انہوں نے سانسیں بھی روک لیں مگر انہیں وہاں دوسری کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''یہاں تو کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی ہے۔'' ——— تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ تنویر۔'' ——— جولیا نے کہا اور تنویر پھر خاموش ہو گیا۔

''کون ہے یہاں۔'' ——— جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

''خاموش کیوں ہو۔ جواب دو۔ ہم جانتے ہیں تمہارا تعلق ماورائی طاقتوں سے ہے۔ تم جو کوئی بھی ہو ہمارے سامنے آ جاؤ اور ہمیں بتاؤ کہ تم ہمیں یہاں کیوں لائے ہو۔'' ——— جولیا نے دوبارہ کہا مگر پھر بھی کوئی آواز نہ آئی۔

''لگتا ہے۔ یہاں ہمارے سوا کوئی نہیں ہے۔'' ——— کرانلی نے کہا۔

''تو پھر اٹھو صفدر۔ ہم سب ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر دہانے کی طرف چلتے ہیں۔ کوشش کرنے سے انسان پہاڑوں کو بھی ہلا کر رکھ دیتے ہیں اور دہانے پر تو محض ایک پتھر ہے۔ اگر ہم سب مل کر کوشش کریں تو اس پتھر کو دہانے سے ہٹا سکتے ہیں۔'' ——— جولیا نے ٹھوس

لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔'' ——— نعمانی نے کہا اور پھر ان سب نے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لئے اور صفدر انہیں دہانے کی طرف لے گیا جہاں واقعی ایک گول چٹان جیسا بھاری پتھر تھا۔ پتھر کو غار کے دہانے پر اس انداز میں رکھا گیا تھا کہ وہاں ایک معمولی سی جھری بھی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

''چلو۔ سب مل کر زور لگا کر اسے باہر کی طرف دھکیلو۔'' ——— جولیا نے کہا تو وہ سب پھیل گئے۔ انہوں نے پتھر پر ہاتھ ٹکائے اور اسے زور لگا کر باہر کی طرف دھکیلنے کی کوشش کرنے لگے۔ مگر پتھر بے حد بڑا اور بھاری تھا۔ دہانے سے ہٹانا تو ایک طرف وہ اس پتھر کو ایک انچ بھی نہ سرکا سکے تھے۔

''یہ تو ایسا لگ رہا ہے جیسے اس پتھر کو باقاعدہ دہانے پر فلسڈ کر دیا گیا ہے۔ یہ تو ہلنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔'' ——— نعمانی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''کسی نے یہاں ہمیں سوچ سمجھ کر ہی قید کیا ہے۔'' ——— صفدر نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے مس جولیا۔'' ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیسی ترکیب۔'' ——— جولیا نے چونک کر کہا۔

''ہمارے پاس واچ ٹرانسمیٹر ہیں۔ کیوں نہ ہم چیف یا عمران

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

صاحب سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم پاکیشیا میں کہیں موجود ہیں تو ان سے آسانی سے رابطہ ہو جائے گا اور ہم کم از کم عمران صاحب کو اپنی مدد کے لئے یہاں بلا ہی سکتے ہیں۔“ ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ واقعی یہ عمدہ ترکیب ہے۔“ ——— صفدر نے کہا۔

”لیکن اگر ہمارا کسی سے رابطہ نہ ہوا تو۔“ ——— کراسٹی نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

”پھر سوائے صبر شکر کرنے کے اور کیا کر سکتے ہیں۔“ ——— صدیقی نے کہا۔

”میں پہلے عمران سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔“ ——— جولیا نے کہا۔ اس نے کلائی پر بندھی ہوئی رسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچا مگر واچ پر کوئی روشنی نہ جلی۔

”اوہ۔ واچ ٹرانسمیٹر بھی آن نہیں ہو رہا۔“ ——— جولیا نے بار بار ونڈ بٹن کو اپ ڈاؤن کرتے ہوئے کہا۔

”میں دیکھتا ہوں۔“ ——— صفدر نے کہا۔ اس نے بھی کوشش کی مگر اس کا واچ ٹرانسمیٹر بھی آن نہ ہوا۔ پھر باری باری سب نے اپنے ٹرانسمیٹر چیک کئے مگر کسی کو بھی کامیابی نہیں ملی۔

”اوہ۔ اب کیا کیا جائے۔ اس پراسرار طاقت نے تو ہمیں بالکل ہی بے دست و پا کر دیا ہے۔“ ——— کراسٹی نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

”دیواروں کو ٹٹولتے ہوئے ہم عقبی سمت میں چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے دوسری طرف سے ہمیں باہر نکلنے کا کوئی راستہ مل جائے۔“ ——— خاور نے کہا۔

”مجھے نہیں لگتا کہ ہم یہاں سے آسانی کے ساتھ نکل سکیں گے۔“ جولیا نے کہا۔

”کیوں۔“ ——— صالحہ نے کہا۔

”یہاں نہ لائٹر کام کر رہے ہیں نہ واچ ٹرانسمیٹر۔ کوششوں کے باوجود ہم دہانے پر رکھے ہوئے بھاری پتھر کو ایک انچ بھی ہلا نہیں سکے۔ جس کسی نے بھی ہمیں یہاں قید کیا ہے۔ وہ بھلا ہمیں کسی بھی طرف سے باہر نکلنے کا راستہ کیسے دے سکتا ہے۔“ ——— جولیا نے کہا۔

”تو کیا کریں۔ کیا اب ہم اسی طرح ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔“ ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پھر تم ہی بتاؤ۔ اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم ساری کوششیں تو کر چکے ہیں۔“ ——— صالحہ نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ایک منٹ۔ خاموش ہو جاؤ سب۔“ ——— اچانک جولیا نے ایک بار پھر انہیں خاموش ہونے کو کہا۔

”کیوں۔ کیا ہوا۔“ ——— تنویر نے کہا۔

”خاموش۔ اوہ۔ اوہ۔ باہر سے ہمیں کوئی آوازیں دے رہا ہے۔ سنو۔ غور سے سنو۔“ ——— جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب ایک بار پھر خاموش ہو گئے اور پھر واقعی انہیں باہر سے ایک آواز

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

سنائی دی۔ آواز بے حد کم تھی مگر ان سب نے وہ آواز پہچان لی تھی۔ آواز عمران کی تھی جو انہیں زور زور سے پکار رہا تھا۔

''یہ۔ یہ آواز۔ اوہ۔ یہ تو عمران کی آواز ہے۔''۔۔۔۔۔ تنویر نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

''خاموش۔ وہ کچھ کہہ رہا ہے۔''۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر انہوں نے عمران کی آواز پر کان لگا دیئے۔

''جولیا۔ تنویر۔ صفدر۔ میں جانتا ہوں تم سب اس غار میں قید ہو۔ گھبراؤ نہیں میں یہاں پہنچ چکا ہوں۔ تم سب اگر میری آواز سن رہے ہو تو سب دہانے سے جس قدر پیچھے ہٹ سکتے ہو ہٹ جاؤ۔ میں دہانے پر رکھے ہوئے پتھر پر ہینڈ گرنیڈ لگا رہا ہوں۔ یہ بہت بڑا اور بھاری پتھر ہے جسے میں نہیں ہٹا سکتا۔''۔۔۔۔۔ عمران ان سے مخاطب ہو کر کہہ رہا تھا۔ وہ سب تیزی سے پتھر کے قریب آئے اور انہوں نے چیخ چیخ کر عمران کو اپنے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تم سب کی آوازیں سن رہا ہوں۔ جلدی کرو پیچھے ہٹ جاؤ اور دیواروں کی جڑوں سے لگ کر لیٹ جاؤ۔ میں نے دہانے پر دو ہینڈ گرنیڈ رکھ دیئے ہیں۔ اب میں پیچھے جا کر اس پر فائر کروں گا۔''۔۔۔۔۔ باہر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ جلدی کرو۔ پیچھے ہٹ جاؤ سب۔ اور دیواروں کی جڑوں سے چپک جاؤ۔''۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے اور پھر وہ تمام احتیاط بالائے طاق رکھ کر سائیڈوں کی

دیواروں کی جڑوں میں لیٹ گئے۔ باہر سے عمران گنتی گن رہا تھا تاکہ انہیں دہانے سے ہٹنے کا پورا پورا موقع مل جائے۔ پھر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ یکبارگی انہیں دیواریں اور زمین لرزتی ہوئی محسوس ہوئی اور پھر اچانک جیسے غار میں تیز روشنی کا سیلاب امڈ آیا۔ انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو دہانے سے تیز روشنی اندر آ رہی تھی اور چھوٹے بڑے پتھر اڑتے دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا تم میں سے کوئی زندہ بچا ہے یا سب کے سب اگلے جہان سدھار گئے ہو۔''۔۔۔۔۔ باہر سے اچانک انہیں عمران کی آواز سنائی دی تو ان کے چہروں پر مسرت آ گئی۔

''فی الحال تو ہم سب ہی زندہ اور خیریت سے ہیں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہیں۔''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اٹھ کر اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ یہ تو کیپٹن صاحب کی آواز ہے۔ میں تو سب سے پہلے کپتانی صاحبہ کی آواز سننے کا خواہاں تھا۔''۔۔۔۔۔ باہر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

''میں بھی ٹھیک ہوں۔''۔۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے جو دھول اور مٹی سے اٹ گئے تھے۔

''زندہ ہو تو تنویر کی لاش اٹھا کر باہر آ جاؤ۔ میں کب سے یہ منظر دیکھنے کے لئے ترس رہا ہوں۔''۔۔۔۔۔ عمران کی شوخ آواز سنائی دی

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

تو وہ سب ہنستے ہوئے دہانے کی طرف بڑھنے لگے۔ باہر عمران موجود تھا اور ان کی طرف دیکھ کر آنکھیں ٹپٹپا رہا تھا۔

''ارے۔ باپ رے۔ مم۔ میں تو سمجھ رہا تھا اندر میرے ساتھی ہیں۔ مگر یہ تو غار سے بھوت باہر آ رہے ہیں۔''۔۔۔۔۔ عمران نے بوکھلا کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''تو پھر بھاگیں یہاں سے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سب بھوت آپ سے چمٹ جائیں۔''۔۔۔۔۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک آدھ بھوت، میرا مطلب ہے بھوتنی چمٹ جائے تو ٹھیک ہے۔ باقی بھوت خاص طور پر اگر تنویر بھوت مجھ سے چمٹ گیا تو کیا ہوگا۔''۔۔۔۔۔ عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''تو سب سے پہلے میں تمہارا خون پیوں گا۔''۔۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ خود کو آزاد فضاؤں میں پا کر اس پر بھی خوشگوار اثر پڑا تھا۔ اس لئے وہ عمران کی باتوں پر غصہ کرنے کی بجائے مسکرا رہا تھا۔

''یعنی مرنے کے بعد تم خون آشام بدروح بن گئے ہو۔'' عمران نے کہا۔

''یہ فضول باتیں چھوڑو اور ہمیں بتاؤ یہ کیا چکر ہے۔''۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''چکر۔ کون سا چکر۔ مجھے تو یہاں کوئی چکر دکھائی نہیں دے رہا۔ سوائے تنویر گھن چکر کے۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار

پھر ہنس دیئے۔

''عمران صاحب۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم یہاں اس غار میں قید ہیں۔''۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہاں سے نکلو۔ اگر لاشاما یہاں آ گیا تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی۔''۔۔۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''لاشاما۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے ہم واقعی کسی ماورائی چکر میں پھنسے ہوئے تھے۔ یہ نام کسی انسان کا تو نہیں ہو سکتا۔''۔۔۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

''ہاں۔ صرف تم ہی نہیں، میں بھی جنوں، بھوتوں اور بدروحوں کے چکروں میں پھنسا ہوا ہوں۔ تم سب یہ لوح قرآنی اپنے پاس رکھ لو۔ اس کی موجودگی میں تم بھی میری طرح ان شیطانی [illegible] جاؤ گے اور اب چلو یہاں سے مجھے تم سب [illegible] ہے۔''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے جیب سے [illegible] قرآنی نکال کر ان کی طرف بڑھا دیں۔ ان سب نے ایک ایک لوح قرآنی اپنے پاس محفوظ کر لی۔

پھر وہ سب عمران کے ساتھ ایک طرف چل پڑے۔ یہ [illegible] پہاڑی علاقہ تھا۔ پہاڑی علاقے سے نکل کر وہ دوسری طرف [illegible] پر آ گئے جہاں ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی۔ وہ سب اسٹیشن ویگن میں سوار ہوئے اور پھر عمران ان سب کو لے کر وہاں سے روانہ ہو [illegible]

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

اچانک ایک تیز زناٹے دار آواز ابھری اور پھر وہاں غراہٹوں کی آوازیں معدوم ہو گئیں۔

''اچھا ہوا تم خود یہاں آ گئے ہو زیاگو۔ کہاں غائب ہو گئے تھے تم۔''۔۔۔۔۔۔اچانک شیاؤ کی آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

''اس بات کو چھوڑو۔ تم یہ بتاؤ۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں یہاں ہوں۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''میں بتاتا ہوں۔''۔۔۔۔۔۔اچانک اندھیرے میں لاشاما کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

''تو تم بھی یہیں ہو۔ اچھا تم بتا دو۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا۔

''آقا شنگورا نے تمہارے بارے میں بتایا تھا کہ تم اپنے ان دو سیاہ

فام ساتھیوں کے ساتھ اس میدان میں ہو۔ لیکن مجھے حیرانی ہو رہی ہے کہ یہ دونوں زندہ کیسے بچ گئے۔ میں نے تو انہیں گہری کھائی میں پھینک دیا تھا۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان کی آوازیں سن کر جوزف اور جوانا نے غیر محسوس انداز میں ان کی طرف بڑھنا شروع کر دیا تھا۔

''تمہارے سوالوں کے جواب میں بعد میں دوں گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم اپنے ساتھ اتنے جاسوسوں کو کیوں لائے ہو۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہمارے ساتھ یہاں جاسوسے بھی آئے ہیں۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے چونک کر کہا۔

''تم دونوں کے آنے سے پہلے میں نے یہاں غراہٹوں کی آوازیں سنی تھیں۔ یہ غراہٹیں ان جاسوسوں جیسی ہی تھیں جو مجھے پہلی بار یہاں لائے تھے۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ بہرحال تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ہم یہاں اکیلے نہیں ہیں۔ تم اور تمہارے یہ دونوں ساتھی اس وقت سینکڑوں جاسوسوں کے گھیرے میں ہیں۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے کہا۔

''کیا ان سب کو تم مجھے ڈرانے کے لئے لائے ہو۔''۔۔۔۔۔۔عمران نے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو۔''۔۔۔۔۔۔لاشاما نے جواب دیا۔

''لاشاما۔ باتوں میں وقت ضائع کیوں کر رہے ہو۔ ہمارے پاس

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

وقت کم ہے جو کرنا ہے جلدی کرو۔"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے لاشاما سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ہاں۔ زیاگو بتاؤ۔ تم نے اپنا فیصلہ بدلا ہے یا نہیں۔" لاشاما نے چونک کر عمران سے مخاطب ہو کر انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"ابھی تک تو میں اپنے اسی ارادے پر قائم ہوں۔ تم میرے ارادے بدل سکتے ہو تو بدل دو۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دیکھو زیاگو۔ ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم ہماری بات مان جاؤ۔ اور ہمارا کام کر دو۔"۔۔۔۔۔۔ شیاؤ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم مجھے سمجھا رہی ہو یا ڈرانے کی کوشش کر رہی ہو۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"فی الحال تو تمہیں سمجھا رہی ہوں۔ لیکن اگر تم نہ سمجھے تو پھر۔" شیاؤ نے غرا کر کہا۔

"تو پھر۔ پھر کیا۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے پاس صرف آج کی تاریک رات کا وقت ہے زیاگو اور آج کی رات میں ہمیں ہر حال میں اپنے آقا کا حکم بجا لانا ہے۔ اور اس کے لئے ہم کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے غضبناک لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں جوزف اور جوانا کھسکتے ہوئے شیاؤ اور لاشاما سے ایک مخصوص حد کے فاصلے پر رک گئے تھے۔ اب جیسے انہیں عمران کے اشارے کا انتظار تھا۔ ان دونوں کا انداز ایسا

تھا جیسے وہ اچانک اچھل کر ان پر حملہ کر دیں گے۔

"ایسا شاید تم ان جاسوسوں کی وجہ سے کہہ رہے ہو۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے لاشاما سے کہا۔

"ہاں۔ یہ غلط نہیں ہے۔ ہم جاسوسوں کو ایک خاص مقصد کے لئے ساتھ لائے ہیں۔ اگر تم ہماری بات مان جاؤ گے تو ٹھیک ہو گا ورنہ میرے حکم پر سارے جاسوسے شہر کی طرف چلے جائیں گے اور پھر یہ شہر میں جا کر لوگوں کے گھروں میں داخل ہو جائیں گے اور جو ان کے سامنے آئے گا یہ اس کے ٹکڑے اڑا دیں گے۔ چاہے وہ کوئی مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا بچہ۔ ہمارے ایک جاسوسے میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ایک لمحے میں دس انسانوں کو ہلاک کر سکتا ہے اور ہم یہاں ایک سو جاسوسے لائے ہیں جو اگلے دو گھنٹوں میں تمہارے شہر کے ایک ایک انسان کو ہلاک کر سکتے ہیں۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ پاکیشیا ہے لاشاما۔ اور پاکیشیا میں رہنے والے اقلیتی گھروں کو چھوڑ کر تمام گھروں میں مقدس کتاب اور کلام ہوتا ہے۔ کیا تمہارے جاسوسے ایسے گھروں میں داخل ہو سکتے ہیں جہاں مقدس کتاب اور مقدس کلام موجود ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم شاید بھول رہے ہو زیاگو۔ جہاں تم رہتے تھے وہاں بھی مقدس کتاب اور مقدس کلام موجود تھے۔ مگر اس کے باوجود شیاؤ تم تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ جانتے ہو کیوں۔"۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا۔

"تم بتا دو۔"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''جس کمرے میں تم سو رہے تھے وہاں ایک بت موجود تھا جسے تم نے ڈیکوریشن کے طور پر رکھا ہوا تھا اور ایک ایسی کتاب موجود تھی جسے تم پڑھتے پڑھتے سو گئے تھے۔ اس کتاب میں بتوں کی مورتیاں اور انسانی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرانی ہو گی کہ جس کمرے میں بت اور انسانی تصویریں موجود ہوں۔ وہاں ہم شیطانی ذریتوں کی رسائی بہت آسان ہو جاتی ہے اور پاکیشیا کا شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جہاں بت اور دیواروں پر تصویریں نہ لگی ہوں۔ ان جاسوسوں کو ایک انسانی تصویر بھی مل گئی تو انہیں وہاں پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔'' لاشاما نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ واقعی جس کمرے میں بت اور کسی انسان کی تصویر نمایاں ہو اس کمرے میں تو ہم مسلمان عبادت نہیں کر سکتے۔'' عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے انکار کی وجہ سے تمہارے ملک میں ہر طرف قتل و غارت اور طوفان گری پھیل جائے۔ اگر ایسا ہوا تو ہزاروں لاکھوں بے گناہ انسان مارے جائیں گے۔ جن کی ہلاکت کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔ صرف تم پر۔'' ـــــــ لاشاما نے کہا۔

''نہیں۔ تم دونوں ایسا کچھ نہیں کرو گے۔'' ـــــــ عمران نے غرا کر کہا۔

''تو پھر ہماری بات مان جاؤ۔ ہمارا چھوٹا سا کام کر کے لاکھوں انسانوں کو بے موت مرنے سے بچا لو۔'' ـــــــ لاشاما نے کہا۔

''نہیں۔ میں کسی شیطانی معاملے میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔'' عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

''ایک بار پھر سوچ لو زیاگو۔ لاشاما کے کہنے پر یہ جاسوس اگر ایک بار یہاں سے چلے گئے تو پھر تمہارے شہر میں قیامت برپا کئے بغیر واپس نہیں آئیں گے۔'' ـــــــ اچانک شیاؤ نے زخمی ناگن کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا مگر عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش رہا۔

''تم شاید ہماری باتوں پر یقین نہیں کر رہے۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔ اسے دیکھ کر شاید تمہارے ہوش اڑ جائیں اور تم ہمارا کام کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔'' ـــــــ لاشاما نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا دکھانا چاہتے ہو تم مجھے۔'' ـــــــ عمران نے چونک کر کہا۔ اس نے کلائی پر موجود ریسٹ واچ کی طرف دیکھا جس پر رات کے دو بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ ادھر جوزف اور جوانا بھی انتہائی بے تاب دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ پریشان ہوں کہ عمران انہیں اشارہ کیوں نہیں دے رہا۔ عمران نے انہیں سختی سے ہدایات دی تھیں کہ وہ اس وقت تک خاموش رہیں گے جب تک وہ ان دونوں کو کوئی حکم نہیں دے گا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا۔ وہ سب کہاں غائب ہو گئے ہیں۔'' اچانک

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

لاشاما کی پریشانی سے بھرپور آواز سنائی دی۔

''کون۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ کن کی بات کر رہے ہو تم۔''
شیاؤ کی آواز ابھری۔

''کچھ نہیں۔ رکو ذرا۔'' ——— لاشاما نے کہا۔ عمران کی نظریں مسلسل چمکدار ڈائل پر گھڑی کی سوئیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

''ذرا تم۔ پلٹ کر دیکھو۔'' ——— اچانک لاشاما نے چیختے ہوئے کہا تو عمران تیزی سے پلٹا۔ دوسرے لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس کے عقب میں کافی فاصلے پر ہلکی ہلکی سرخ روشنی سی ہو رہی تھی اور اس سرخ روشنی میں اسے دس بارہ افراد صاف دکھائی دے رہے تھے جن کے جسم آدھے سے زیادہ زمین میں دھنسے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا تھا وہ کوئی اور نہیں اس کے ساتھی سیکرٹ سروس کے ممبران تھے جن میں صالحہ اور کراسٹی بھی تھیں۔ ان کے قریب ہی سیاہ لباسوں والے چند سائے کھڑے تھے۔ جو سائیوں جیسے نظر آ رہے تھے ان کے پاس تلواریں تھیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ یہ یہاں کیسے آ گئے۔'' عمران نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے چہرے خوف و دہشت سے بری طرح بگڑے ہوئے تھے اور وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے اپنے ارد گرد کھڑے تلوار بردار سایوں کو دیکھ رہے تھے۔

''ہاں۔ یہ سب تمہارے ساتھی ہیں۔ انہیں میں نے اسی خاص

وقت کے لئے اغوا کیا تھا۔ اب بتاؤ۔ اب اگر میں تمہارے سامنے انکی گردنیں اڑا دوں تو کیسا رہے گا۔'' ——— لاشاما کی کڑکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''خبردار لاشاما۔ اگر تم نے انہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔'' ——— عمران نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر ہماری بات مان جاؤ۔'' ——— لاشاما نے بغیر کسی تردد کے کہا۔

''نہیں۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔'' ——— عمران نے غصے سے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر دیکھو اپنے ساتھیوں کی موت کا تماشہ۔'' ——— لاشاما نے جواباً غرا کر کہا۔ اسی لمحے اچانک اس نے جیسے کوئی اشارہ کیا۔ اسی وقت ایک جاسوسے نے تلوار چلائی اور چوہان کی گردن کٹ کر دور جا گری۔ چوہان کی اس طرح گردن کٹتے دیکھ کر سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔ جوزف اور جوانا کی آنکھیں بھی چوہان کو بلاوجہ ہلاک ہوتے دیکھ کر حیرت اور غصے سے پھیل گئی تھیں۔ ادھر چوہان کی کٹی ہوئی گردن سے خون فوارے کی طرح اچھل رہا تھا۔ اس کا سر کٹا دھڑ چند لمحے زور زور سے ہاتھ ہلاتا رہا پھر یکلخت ساکت ہو گیا۔

''تت۔ تم۔ تم نے چوہان کو ہلاک کر دیا۔ میرے ایک ساتھی کو

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

ہلاک کر دیا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا لاشاما۔ اب تمہارا انجام عبرتناک ہو گا بے حد عبرتناک۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے غصے سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اپنا فیصلہ بدل رہے ہو یا نہیں۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما کی پرسکون آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ کبھی نہیں۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے غرا کر کہا۔ اسی لیے کچھ کچھ کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے صفدر، کیپٹن شکیل اور صدیقی کی گردنیں ان کے تنوں سے جدا ہو کر اڑتی دیکھیں۔ سیکرٹ سروس کے باقی افراد یہ دیکھ کر بری طرح سے چیخ پڑے تھے جبکہ تنویر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خون اگلتی لاشوں کو دیکھ رہا تھا۔

''اب کیا کہتے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو عمران کا جیسے غیظ و غضب سے برا حال ہو گیا تھا مگر اس بار وہ خاموش تھا۔

''ٹھیک ہے۔ تینوں لڑکیوں کی گردنیں بھی اڑا دو۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے عمران کو خاموش دیکھ کر اونچی آواز میں کہا۔ فوراً ہی جاسوموں کی تلواریں چلیں اور جولیا، کراسٹی اور صالحہ کی گردنیں بھی کٹ کر اچھلیں اور دور تک زمین پر لڑھکتی چلی گئیں۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔''۔۔۔۔۔۔ اچانک تنویر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ شاید جولیا کی گردن کٹتی دیکھ کر وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا تھا۔ وہ بری طرح سے تڑپ رہا تھا اور زمین سے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کامیاب

نہ ہو پا رہا تھا۔

''اسے بھی ہلاک کر دو۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کہا تو جاسومے نے تلوار کا ایک زور دار ہاتھ مار کر تنویر کی گردن بھی کاٹ دی۔

اب وہاں ٹائیگر، صدیقی، خاور اور نعمانی باقی بچے تھے۔ جن کے چہروں پر خوف و دہشت کے سائے جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔ عمران اپنی جگہ خاموش کھڑا بری طرح سے پیچ و تاب کھا رہا تھا اور جوزف اور جوانا عمران کو اس طرح خاموش کھڑا دیکھ کر غصے سے کھول رہے تھے۔ وہ حیران تھے کہ آخر عمران یہ سب کس طرح اور کیوں برداشت کر رہا ہے۔ اس کے ساتھیوں کی گردنیں کٹ کٹ کر گر رہی ہیں اور وہ سوائے پیچ و تاب کھانے کے اور کچھ نہیں کر رہا۔

''تم بے حد سخت دل ہو زیاگو۔ تمہارے سامنے تمہارے ساتھیوں کی گردنیں کاٹی جا رہی ہیں اور تمہیں جیسے ان کی کوئی پرواہ ہی نہیں۔ اب صرف تمہارے چار ساتھی باقی بچے ہیں۔ ان چاروں کے بعد جوزف اور جوانا کو بھی ہلاک کر دوں گا۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''لاشاما۔ ہم اس وقت تمہارے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ وقت زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہے گا۔ ایک بار بازی میرے ہاتھ میں بھی آئے گی اور پھر میں تمہارا جو حشر کروں گا تم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ اب بازی تمہارے ہاتھ کبھی نہیں آئے گی زیاگو۔ یہاں

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

ہر طرف جاسوسے پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی موجودگی میں تم اب کچھ بھی نہیں کر سکتے۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے غرا کر کہا۔

''تمہارا یہ شیطانی چکر میرے ساتھ ہے۔ جو کچھ کرنا ہے میرے ساتھ کرو۔ میرے ساتھیوں کو کیوں ناحق قتل کر رہے ہو۔ انہیں جانے دو یہاں سے۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اب یہ ممکن نہیں۔ میں اب تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں۔ مان جاؤ میری بات۔ ورنہ تمہارے باقی ساتھی بھی ہلاک ہو جائیں گے اور پھر سارے جاسوسے یہاں سے شہر کی طرف چلے جائیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوگا یہ تمہیں بتایا جا چکا ہے۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے کرخت لہجے میں کہا۔

''بس بہت ہو گیا۔ میں الٹی گنتی شروع کر رہا ہوں۔ اس کے بعد تمہارا برا وقت شروع ہو جائے گا لاشاما۔ تیار ہو جاؤ۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے جیسے اس کی بات پر توجہ دیئے بغیر کہا جبکہ اس کی بات سن کر جوزف اور جوانا کے اعصاب تن گئے تھے۔

''برا وقت میرا نہیں۔ تمہارا شروع ہو چکا ہے۔ ترپاکر۔ اڑا دو ان کے باقی ساتھیوں کی گردنیں۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور ماحول اچانک تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ صدیقی، نعمانی، خاور اور ٹائیگر جاسوسوں کی تلواریں اٹھتی دیکھ کر خوف کی شدت سے بری طرح سے چیخ رہے تھے مگر پھر ان کی چیخیں راستے میں ہی دم توڑ گئیں۔ جاسوسوں کی تلواریں حرکت میں آئیں اور ان چاروں کی گردنیں بھی

ان کے دھڑوں سے جدا ہو کر دور جا گریں۔ یہ دیکھتے ہی عمران نے الٹی گنتی شروع کر دی۔

''سات۔ چھ۔ پانچ۔ چار۔''۔۔۔۔۔۔ اس کی آواز خاصی اونچی تھی۔

''ہونہہ۔ یہ تم گنتی کیوں گن رہے ہو۔''۔۔۔۔۔۔ لاشاما نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر عمران نے گنتی جاری رکھی اور اس نے لاشاما کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

''تین۔ دو۔ ایک۔ الٹیک۔''۔۔۔۔۔۔ عمران نے اچانک حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ جیسے ہی عمران نے الٹیک کہا جوزف اور جوانا برق رفتاری سے حرکت میں آئے اور انہوں نے بیک وقت اس طرف چھلانگیں لگا دیں۔ جہاں لاشاما اور شیاؤ کھڑے تھے اور پھر اچانک فضا لاشاما اور شیاؤ کی تیز اور کربناک چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ دونوں بیک وقت اچھلے تھے۔ جوزف نے شیاؤ سے ٹکرا کر ایک لمحے میں اس کی گردن دبا دبوچ لی تھی اور ساتھ ہی اس نے ایک انگلی اکڑا کر شیاؤ کی ایک آنکھ میں مار دی تھی جبکہ جوانا نے لاشاما سے ٹکرا کر اسے نیچے گرا لیا تھا اور اس کی کمر پر سوار ہو کر اس نے لاشاما کے بال پکڑ لئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان دونوں کی بے اختیار تیز اور کربناک چیخیں نکل گئی تھیں۔ جوزف نے شیاؤ کی دوسری آنکھ میں انگلی مار کر اسے اور زیادہ تیز چیخنے پر مجبور کر دیا۔ اب شیاؤ جوزف کے بوجھ تلے پڑی بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ ادھر جوانا نے بھی لاشاما کے سر کے بالوں کو پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا تو اس کے بال اکھڑ کر جوانا کے ہاتھ میں آ گئے۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

جونہی بال اکھڑ کر جوانا کے ہاتھ میں آئے لاشاما کی کھوپڑی کسی ڈھکن کی طرح کھل گئی اور اس کی دردناک چیخوں سے ماحول بری طرح سے لرزنے لگا۔ پھر آہستہ آہستہ ان دونوں کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں۔ جیسے ہی ان کی چیخیں ختم ہوئیں اچانک ہر طرف سے بے ہنگم دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"فائر۔"۔۔۔۔ عمران نے ان دوڑتے قدموں کی آوازیں سن کر چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک جیسے میدان میں ہر طرف شور کی تیز آواز کے ساتھ آگ اور چنگاریاں سی بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ اور ان چنگاریوں کی تیز روشنی سے میدان جیسے جگمگا اٹھا۔ تیز روشنی میں ہر طرف سیاہ لبادوں والے جاسوسے دکھائی دے رہے تھے۔ آگ اور چنگاریوں کے بلند ہوتے ہی انہوں نے خوفزدہ ہو کر چیختے ہوئے ادھر ادھر بھاگنا شروع کر دیا مگر زمین سے نکلنے والی چنگاریاں اڑ اڑ کر ان پر گر رہی تھیں اور جیسے ہی کوئی چنگاری کسی جاسوسے پر گرتی اچانک اس کے لبادے میں آگ لگ جاتی اور وہ بری طرح سے چیختا ہوا آگ کا شعلہ بن کر ناچنے لگتا۔ آگ چاروں طرف سے جھاڑیوں سے نکل رہی تھی جس سے وہاں تیز روشنی ہو گئی تھی۔

آگ اور اڑتی ہوئی چنگاریوں سے بچنے کے لیے جاسوسے پاگلوں کی طرح چیختے چلاتے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے مگر اس وقت جیسے سارا میدان آگ اگل رہا تھا اور ان جاسوسوں کو اس آگ سے بچنے کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں مل رہی تھی۔ جاسوسے آگ کے بڑے بڑے

شعلوں میں گھرے چیختے، ناچتے اور بھاگتے پھر رہے تھے اور پھر وہ خشک پتوں کی طرح جل جل کر گرنے لگے۔ جوزف اور جوانا کے قریب سیاہ رنگ کی جلی ہوئی دو لاشیں پڑی تھیں جن میں سے ایک لاشاما کی اور دوسری شیاؤ کی لاش تھی۔ زمین سے آگ نکلتے اور جاسوسوں کو اس طرح جل جل کر ہلاک ہوتے دیکھ کر جوزف اور جوانا بھاگ کر عمران کے قریب آ گئے اور پھر مختلف جھاڑیوں کے پیچھے چھپے ہوئے سیکرٹ سروس کے ممبران بھی نکل کر ان کی طرف آ گئے۔

سیکرٹ سروس کے ممبران کو زندہ سلامت دیکھ کر جوزف اور جوانا کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"باس۔ یہ سب۔ یہ سب زندہ ہیں اور یہ آگ۔ یہ سب کیا ہے باس۔"۔۔۔۔ جوزف نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر جلتے ہوئے جاسوسوں کو دیکھ رہے تھے۔ آگ نے وہاں موجود ایک ایک جاسوسے کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا۔ اب وہ زمین پر پڑے جل رہے تھے۔ زمین سے نکلنے والی آگ آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی۔

"عمران۔ یہ سب کیا تھا۔ تم نے یہاں کیوں بلایا تھا۔ یہ سب اور"۔۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ ذرا۔ ابھی کھیل ختم نہیں ہوا۔"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اب کیا باقی ہے۔"۔۔۔۔ جولیا نے حیرانگی سے

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا اچانک ایک زور دار کڑاکا ہوا۔ آسمان سے جیسے بجلی کی ایک لمبی لکیری آ کر زمین پر گری۔ دھواں اٹھا اور وہاں ایک لمبا مگر بے حد دبلا پتلا ہڈیوں کا ڈھانچہ سا بوڑھا نمودار ہو گیا۔ اس بوڑھے نے صرف ایک لنگوٹ باندھ رکھا تھا۔ اس کا چہرہ سفید بالوں میں چھپا ہوا تھا۔

''تو تم نے یہ سارا کھیل لاشاما، شیاؤ اور جاسوسوں کو فنا کرنے کے لئے کھیلا تھا''۔۔۔۔۔۔ بوڑھے نے عمران کی طرف سرخ سرخ آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم کون ہو''۔۔۔۔۔۔ عمران نے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

''شنگورا۔ میں شنگورا ہوں۔ شیطانوں کا شیطان۔ اور ان کا آقا'' بوڑھے نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے اچانک زمین پر پاؤں مارا۔ یکلخت ایک زور دار دھماکہ ہوا اور زمین یوں لرز اٹھی جیسے وہاں کوئی طاقتور بم پھٹ گیا ہو۔ زمین پر پاؤں مارتے ہوئے شنگورا نے ایک ہاتھ کی ہتھیلی اٹھا کر عمران کی طرف کر دی۔ زور دار دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی یوں اچھل کر اڑتے ہوئے دور جا گرے تھے جیسے ان سب کو بیک وقت کسی نے اٹھا کر پیچھے پھینک دیا ہو مگر عمران بدستور اپنی جگہ پر تھا۔ شاید شنگورا نے ہاتھ اس کی طرف کر کے اسے گرنے سے روک لیا تھا۔

''اوہ۔ تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ تم تو تاریک جنگلوں میں تھے''۔ عمران نے جیسے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے شک تھا کہ تم یہاں جس طرح اپنے دو سیاہ فام ساتھیوں کے ساتھ آئے ہو۔ کچھ نہ کچھ ضرور کرو گے۔ اس لئے میں ان سب کے ساتھ ہی یہاں آ گیا تھا اور خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ مگر افسوس۔ میں کوشش کے باوجود یہ نہیں دیکھ سکا کہ تم یہاں صرف ان دو سیاہ فاموں کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ آئے ہو اور ان کی مدد سے تم نے ساری جھاڑیوں میں آگ اگلنے والے بڑے بڑے انار چھپا رکھے ہیں۔ تم بار بار اپنی گھڑی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ مجھے اس کی بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ مگر اب میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ تم رات کے بڑے پہر کا انتظار کر رہے تھے اور تم نے یہ سب کچھ عین اسی وقت کیا تھا جب پہلی بار شیاؤ تمہارے پاس پہنچی تھی''۔ شنگورا غضبناک انداز میں کہتا چلا گیا۔

''ہاں۔ یہ سارا کھیل رات دو بجے شروع ہوا تھا اور اب جیسے ہی دو بجے تھے۔ میں نے سب کچھ ختم کر دیا۔ لاشاما، شیاؤ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے تمہارے سینکڑوں جاسوسوں کو بھی فنا کر دیا ہے شنگورا۔ مجھے معلوم تھا کہ شیاؤ کی جب تک آنکھیں نہ پھوڑ دی جائیں یہ فنا نہیں ہو سکتی۔ مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ شیاؤ اندھیرے میں مجسم حالت میں نمودار ہوتی ہے اور لاشاما نے ایک انسان کے جسم پر قبضہ کر کے اپنی ساری طاقتیں اپنے نقلی بالوں میں چھپا لی تھیں۔ اگر اس کے سر کے بال اس کے سر سے الگ کر دیئے جائیں تو یہ بھی ایک لمحے میں فنا ہو جائے گا۔ میرے دونوں ساتھی میرے اشارے کے منتظر تھے۔ جیسے ہی

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

میں نے انہیں حکم دیا۔ یہ شیاؤ اور لاشاما پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے انہیں حکم دیا تھا۔ اور تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ میں نے سارے میدان میں جھاڑیوں کے اندر بڑے بڑے انار چھپا دیئے تھے۔ یہ سارا کام میں نے دن کے اجالے میں یہاں آ کر کیا تھا۔ میں اپنے ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا تھا اور انہیں اس میدان کی گھنی جھاڑیوں میں چھپے رہنے کی ہدایات دی تھیں۔ ان کے پاس مقدس کلام کے نسخے تھے جن کی وجہ سے تمہیں اور تمہارے شیطان چیلوں کو ان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہو سکا تھا۔ زمین میں چھپے ہوئے اناروں کو میں نے چھوٹے چھوٹے بلاسٹرز سے منسلک کر دیا تھا جن کے کنٹرول میرے ساتھیوں کے پاس تھے۔ میرے حکم پر انہوں نے جونہی ٹریگر دبائے بلاسٹرز سے میدان میں سارے انار ایک ساتھ پھوٹ پڑے اور ان اناروں کی اگلتی ہوئی آگ اور چنگاریوں نے تمہارے جاسوسوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔'' ——— عمران نے کہا۔

اتنی دیر میں عمران کے ساتھی جو گرنے کے بعد اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ وہ آگے آنا چاہتے تھے مگر عمران نے اشارے سے انہیں وہیں رکنے کو کہا۔ وہاں ہر طرف جھاڑیاں جل رہی تھیں۔ جس سے وہاں کا ماحول اور زیادہ بھیانک اور پر ہول دکھائی دے رہا تھا۔ شنگورا عمران کے بالکل سامنے کھڑا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''ہونہہ۔ تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ سب کچھ کر کے تم نے میرا سب کچھ ختم کر دیا ہے۔'' ——— شنگورا نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ اب تمہارے پاس کچھ نہیں ہے شنگورا۔ تم تاریکی سے نکل کر روشنی میں آ گئے ہو۔ اب تم چاہو بھی تو کچھ نہیں کر سکتے۔ تمہاری ساری طاقتیں ختم ہو چکی ہیں۔'' ——— عمران نے کہا۔

''بھول ہے تمہاری مورکھ۔ میں ابھی بھی شکتی شالی ہوں۔ تم نے دیکھا نہیں۔ میں نے کس طرح تمہارے ساتھیوں کو یہاں سے اچھال کر دور پھینک دیا تھا۔ میں چاہوں تو ابھی اور اسی وقت ان سب پر کڑکتی بجلیاں گرا سکتا ہوں۔ جس سے تم اور تمہارے سبھی ساتھی ایک لمحے میں جل کر راکھ بن جائیں گے۔'' ——— شنگورا نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔'' ——— عمران نے اس کی بات سن کر یکلخت پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ دیکھو۔'' ——— شنگورا نے کہا۔ اس نے دونوں ہاتھ اکڑا کر یکلخت اوپر اٹھا دیئے۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ اوپر کئے اوپر جیسے زور زور سے بجلیاں سی کڑکنے لگیں۔ ہر طرف بجلیوں کی لہروں کا جال سا چمکتا ہوا دکھائی دینے لگا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بجلیاں۔ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ روشنی میں آتے ہی تمہاری ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔'' ——— عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ جوزف جوانا اور سیکرٹ سروس کے ممبران بھی چونک کر اوپر دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی ان بجلیوں کو دیکھ کر پریشانی چھانے لگی تھی۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

''میرے بارے میں تمہیں جس نے بھی بتایا تھا غلط بتایا تھا۔ میں اب بھی شکتی شالی ہوں۔ تم اور تمہارے ساتھیوں کو مجھے جلا کر راکھ کرنے میں ایک لمحے کا بھی وقت نہیں لگے گا۔''______ شنگورا نے کہا۔

''اوہ۔اوہ۔ بھول ہو گئی۔ مجھ سے بہت بڑی بھول ہو گئی۔ مجھے یہاں اپنے ساتھیوں کو نہیں بلانا چاہئے تھا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم بھی یہاں آ سکتے ہو تو یہ سارا معاملہ میں خود سنبھال لیتا۔''______ عمران نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''دیکھو زیاگو۔ اب تمہیں اگر میری طاقتوں کا یقین آ گیا ہے تو میری بات مان جاؤ۔ میرا چھوٹا سا کام کر دو تو میں تمہاری دنیا بدل دوں گا۔ تم اور تمہارے سارے ساتھی محفوظ رہیں گے ۔ میں کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔''______ شنگورا نے کہا۔

''کیا مطلب ۔ کیا چاہتے ہو تم۔''______ عمران نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''وہی۔ قبر سے دھاگہ نکالو اور اس دھاگے کو لے جا کر اپنی بوڑھی ماں کے ہاتھ پر باندھ دو۔'' ... شنگورا نے کہا۔

''مگر۔''______ عمران نے کہنا چاہا۔

''اب تمہارے پاس اگر مگر کا وقت نہیں ہے۔ اشنا نے تمہارے سامنے تمہارے ساتھیوں کے روپ میں گرین کے ساتھیوں کی گردنیں اڑائی تھیں۔ مگر اب یہاں تمہارے اصلی ساتھی موجود ہیں۔ ان کے پاس مقدس کلام ضرور ہیں۔ مگر میں نے اگر ان پر یہ بجلیاں گرا دیں تو

ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچ سکے گا۔''______ شنگورا نے کہا۔

''وہ سیاہ دھاگہ میں نے قبر سے نکال لیا ہے شنگورا۔ مگر اس دھاگے کو میں اپنی اماں بی کے ہاتھ پر کیسے باندھ سکتا ہوں۔ تم نہیں جانتے ۔ اگر میں نے اس دھاگے کو لے جا کر اپنی اماں بی کے ہاتھ پر باندھنے کی کوشش کی تو میرا شمار بھی شیطانوں میں کیا جائے گا اور روشنی کے نمائندے مجھے کسی بھی حالت میں زندہ نہیں رہنے دیں گے۔'' عمران نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس کے ساتھی دور کھڑے ان کی باتیں بخوبی سن رہے تھے۔ عمران انہیں بے حد ڈرا ہوا ، پریشان اور خوفزدہ دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا نے غصے میں آ کر عمران کی طرف بڑھنا چاہا مگر فوراً ہی جوزف نے اشارے سے اسے روک دیا۔

''تم ڈرو نہیں۔ میں تمہاری مدد کروں گا زیاگو۔ بس مجھے ایک بار مہا شیطان کی جگہ لے لینے دو۔ پھر کوئی تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ میں تمہیں بھی شکتی شالی بنا دوں گا۔''______ شنگورا نے کہا۔ عمران نے جیب سے ایک سیاہ دھاگہ نکال لیا تھا جو اس کی انگلیوں میں لٹک رہا تھا۔ اس دھاگے پر تین گرہیں لگی ہوئی تھیں اور وہ خاصا بوسیدہ اور پرانا دھاگہ دکھائی دے رہا تھا۔

''اوہ۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو۔ کیا تم واقعی مجھے شکتی شالی بنا دو گے۔'' عمران نے جیسے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔''______ شنگورا نے جیسے عمران کو راضی ہوتے دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

"نہیں۔ ایسے نہیں۔ مجھ سے ہاتھ ملاؤ۔ تب مجھے تمہاری بات پر یقین آئے گا۔ ہاتھ ملا کر وعدہ کرو مجھ سے۔" ــــــ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ضرور۔ لو۔ میں تم سے ہاتھ ملا کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں مہا شیطان بنتے ہی تمہیں شیطانوں کا خاص نمائندہ اور شکتی شالی بنا دوں گا۔ یہ شنگورا کا وعدہ ہے۔" ــــــ شنگورا نے خوش ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے عمران کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران کی یہ باتیں سن کر سیکرٹ سروس کے ممبران غصے سے دانت پیس رہے تھے۔ جوانا اور جوزف کا چہرہ بھی بگڑتا جا رہا تھا جیسے وہ عمران کو شیطان سے ہاتھ ملانے کا سن کر غصے سے کھول رہے ہوں اور ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ کسی طرح اسے روک سکیں۔

شنگورا جیسے ہی آگے آیا اور پھر وہ ہو گیا جس کا شاید کسی کو تصور بھی نہیں تھا۔ شنگورا کا ہاتھ عمران کے ہاتھ کے قریب تھا۔ دوسرے لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سیاہ دھاگہ بجلی کی سی تیزی سے اس کے ہاتھ پر چڑھا دیا اور خود تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس نے شنگورا کے ہاتھ پر سیاہ دھاگہ چڑھایا۔ آسمان پر کڑکنے اور چمکنے والی بجلیاں یکلخت غائب ہو گئیں اور ماحول میں یکلخت گہری خاموشی چھا گئی۔ دھاگہ ہاتھ پر چڑھتے دیکھ کر شنگورا گھبرا کر پیچھے ہٹا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ دھاگہ۔ اوہ۔ اوہ۔ تت تم نے دھاگہ میرے ہاتھ پر باندھ دیا ہے۔" ــــــ شنگورا نے خوف کی شدت سے

لرزتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آسمان سے کڑکتی ہوئی بجلی کی ایک لہر سی نمودار ہو کر نیچے آئی اور سیدھی شنگورا پر آ گری۔ فضا یکبارگی تیز اور دردناک چیخ سے گونج اٹھی جو شنگورا کے حلق سے نکلی تھی اور پھر شنگورا لمحوں میں کوئلہ بن کر وہاں گرتا چلا گیا۔

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

میٹنگ ہال میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبران جوزف، جوانا اور ٹائیگر سمیت موجود تھے اور عمران انہیں اس پراسرار اور شیطانی چکر کی تفصیلات بتا رہا تھا۔ یہ شاید پہلا موقع تھا کہ ایکسٹو نے اس کیس کی تفصیلات خود بتانے کی بجائے عمران کو بتانے کو کہا تھا اور ٹائیگر بھی شاید پہلی مرتبہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ وہاں موجود تھا۔

شنگورا کی ہلاکت کے بعد عمران نے ان سب کو دانش منزل کے میٹنگ ہال میں آنے کے لئے کہا تھا کہ وہ وہاں ان سب کو تفصیلات سے آگاہ کرے گا۔ یہ سارا معاملہ اس قدر حیرتناک، پراسرار اور خوفناک تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کا بے چینی سے برا حال ہو رہا تھا اور وہ مقررہ وقت سے پہلے ہی میٹنگ ہال میں پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور پھر عمران آیا تو وہ سب اس کے پیچھے پڑ گئے اور عمران سنجیدگی سے انہیں شیطان اور ان کی کارگزاریوں کی تفصیل بتانے لگا۔

”اس سارے معاملے میں میری زیادہ مدد جوزف کے فادر جوشوا نے کی تھی۔ اس کے کہنے پر میں جوزف اور جوانا کو لے کر نور پور بستی کی نورانی مسجد میں چلا گیا تھا۔ وہاں میں نے دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔ مسجد کے پیش امام صاحب جو کہ انتہائی نیک اور اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ ان سے میں نے اس معاملے پر تفصیل سے بات کی تھی اور اس سلسلے میں انہوں نے میری بے پناہ معاونت کی تھی۔ انہوں نے ہی مجھے اس سارے معاملے کو سمجھنے کا طریقہ بتایا تھا۔ حالانکہ جوزف کے فادر جوشوا نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں تین دن اور تین راتیں اگر کسی مقدس جگہ رہ کر خود کو ان شیطانوں سے پوشیدہ کر لوں گا تو یہ معاملہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ مگر پیش امام صاحب نے کہا کہ اگر اس معاملے کو میں خود ختم کروں اور شیطان شنگورا اور اس کی ذریتوں کو میرے اور میرے ساتھیوں کے ہاتھوں نقصان پہنچے تو اس کا اثر سب سے زیادہ شیطان پر ہوگا۔ اسے شدید اور ناقابل برداشت زخم لگیں گے۔ اور وہ ان زخموں سے مدتوں تڑپتا رہے گا۔

پیش امام صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ لاشاما کی طاقت اس کے بالوں میں ہے۔ شیاؤ کی طاقت اس کی آنکھوں میں ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہی مجھے بتایا تھا کہ لاشاما اور شیاؤ اس بار اکیلے نہیں آئیں گے وہ اپنے ساتھ بے شمار شیطانی ذریات لائیں گے اور یہ ذریات چونکہ تاریکی کی پیداوار ہیں اور آگ سے ڈرتی ہیں۔ اس لئے

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

جب تک ان پر آگ نہیں پھینکی جائے گی وہ فنا نہیں ہوں گی۔ اسی لیے میں نے اس میدان کا انتخاب کیا تھا۔ ایک تو یہ میدان جھاڑیوں سے اٹا ہوا ہے اور دوسرے اسی قبرستان کے قریب ہے اور شنگورا یا کسی ذریت کو مجھ پر شک نہیں پڑے گا۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ شنگورا سفلی علوم میں کمال کی حد تک مہارت رکھتا ہے۔ اس لئے مجھے اس کے ہاتھ پر دھاگہ باندھنے کے لئے حکمت عملی اور حاضر دماغی سے کام لینا ہوگا ورنہ پانسہ پلٹ بھی سکتا ہے جو انتہائی خطرناک ہوگا۔ وہ سیاہ دھاگہ بھی انہوں نے ہی مجھے دم کر کے دیا تھا۔ اسی طرح مجھے کسی بھی عورت کی قبر کھولنے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔

چنانچہ پیش امام صاحب کے زیرِ اثر اور ان کی دعاؤں کے سائے میں آخری رات آنے سے قبل ہی میں اس میدان میں انتظام کرنے کے لئے آ گیا۔ اس کے لئے میں نے بازار سے آتش بازی کا بہت سا سامان خریدا تھا جو انگارے برسانے والے اناروں کی شکل میں تھا۔ میں نے تم سب کی مدد سے پورے میدان میں وہ انار چھپا دیے تھے اور ان پر ریموٹ کنٹرول بلاسٹر لگا دیئے تھے تاکہ سب انار ایک ساتھ اور ایک وقت میں پھوٹ پڑیں۔ اس کے لئے ظاہر ہے میں نے تم سب کو میدان میں چھپے رہنے کو کہا تھا۔ جوزف اور جوانا کے ذریعے میں چونکہ لاشاما اور شیاؤ کو قابو کرنا چاہتا تھا اس لئے انہیں بھی میں نے ساری باتیں سمجھا دی تھیں۔ یہ میرے اور لاشاما کی باتوں کے دوران غیر محسوس انداز میں ان دونوں کے قریب پہنچ گئے تھے اور پھر انہوں نے

ویسا ہی کیا تھا جیسا میں نے انہیں سمجھایا تھا۔ مجھے بس رات کے دو بجنے کا انتظار تھا۔ اگر ساری کارروائی میں پہلے کر لیتا تو لاشاما اور شیاؤ فوراً وہاں سے غائب ہو جاتے۔ دو بجے رات کی تاریکی درمیانی حصے میں آ جاتی ہے اور اس وقت چند لمحوں کے لئے شیطانی کام رک جاتے ہیں۔ شیطانی ذریات کے ذہن ماؤف ہو جاتے ہیں اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتے۔

چنانچہ اس وقت کے آتے ہی جوزف اور جوانا نے ان پر حملہ کیا اور انہیں چند لمحوں میں فنا کر دیا اور تم نے عین وقت پر سارے انار چلا کر وہاں موجود شیطانی جاسوسوں پر قیامت برپا کر دی جس سے وہ سب جل مرے۔ پھر وہاں شنگورا آ گیا۔ میں جانتا تھا کہ شنگورا بے پناہ طاقتوں کا مالک ہے۔ اس نے جس طرح تم سب کو ہاتھ لگائے بغیر اٹھا کر دور پھینک دیا تھا اور فضا میں بجلیاں پیدا کی تھیں۔ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔ اس لئے میں اس کے رنگ میں رنگ گیا اور میں نے اس کے سامنے جان بوجھ کر خوفزدہ اور اس سے مرعوب ہونے کی اداکاری شروع کر دی۔ پیش امام صاحب کا دم کیا ہوا وہ دھاگہ موقع ملتے ہی میں نے شنگورا کے ہاتھ پر چڑھا دیا۔ جس سے شنگورا کو ہلاک ہونے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

عمران یہ سب کہہ کر خاموش ہو گیا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران حیرت سے بت بنے آنکھیں پھاڑے اور منہ کھولے یہ عجیب و غریب پراسرار

محمد ندیم پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

اور ہوشربا باتیں سن رہے تھے۔

''حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ یہ شیطانوں کی دنیا میں بھی ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے کے لئے کھیل کھیلے جاتے ہیں اور وہ بھی اس قدر خوفناک۔''——— صفدر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس بار چونکہ خود مہا شیطان کے سر پر بن آئی تھی۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر شنگورا کے سامنے یہ شرط رکھ دی تھی کہ میں اپنی مرضی سے قبر سے وہ سیاہ دھاگہ نکالوں اور اسے لے جا کر اماں بی کے ہاتھ پر باندھوں۔''——— عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اور شیطان جانتا تھا کہ تم سب کچھ کر سکتے ہو مگر یہ گھناؤنا کام نہیں کر سکتے۔''——— جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے۔''——— عمران نے کہا۔

''اگر تم ہمیں پہلے ہی نہ بتا چکے ہوتے کہ اس سے شیطان کو شدید زخم لگتے ہیں اور اس کا شدید ترین نقصان ہوتا ہے تو ہم بھی جوانا کی طرح یہی سمجھتے کہ تم نادانستگی میں ہی سہی مگر شیطان کی مدد کر رہے ہو۔''——— تنویر نے کہا۔

''مجھے بھی اس بات کے بارے میں جوزف کے فادر جوشوا اور نورانی مسجد کے پیش امام صاحب نے بتایا تھا۔ اسی لئے میں نے یہ سب کیا تھا ورنہ شاید میں ایسا کچھ نہ کرتا۔''——— عمران نے کہا۔

''لیکن لاشاما نے جنہیں ہماری شکل میں ہلاک کرایا تھا وہ کون تھے اور آپ نے انہیں کیوں ہلاک ہونے دیا تھا۔''——— صفدر نے کہا۔

''لاشاما نے اپنی طاقتوں سے وہاں فوراً گرین کے ساتھیوں کو بلا لیا تھا۔ وہ شیطانی طاقت تھی۔ نظروں کا فریب کرنا اسے آتا تھا۔ اس نے ان سب کو تمہارے روپ دے دیئے تھے۔ میں بھی جان بوجھ کر اس کے سامنے یہی ظاہر کر رہا تھا جیسے تم سب کو ہلاک ہوتا دیکھ کر میں غصے سے پاگل ہو گیا ہوں۔ اور گرین اور اس کے ساتھی چونکہ پیشہ ور مجرم تھے اس لئے مجھے ان کے ہلاک ہونے کی بھلا کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔''——— عمران نے کہا۔

''اور سلیمان۔ اس کے بھی تو آپ نے سامنے کسی شیشے کے ستون میں ٹکڑے کئے گئے تھے۔''——— نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ وہ بھی محض ایک ڈرامہ تھا۔ سلیمان کے روپ میں کوئی مجرم ہی تھا جسے انہوں نے اسی قبرستان سے پکڑا تھا۔ وہ وارداتیں کر کے اسی قبرستان میں آ جاتا تھا۔ سلیمان تو ان دنوں اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا تھا اور میں شیطانی شیاؤ کے زیر اثر آ چکا تھا اس لئے مجھے اس کا دھیان خیال بھی نہیں آیا تھا۔''——— عمران نے کہا۔

''لیکن لاشاما نے ہمیں پہاڑی غار میں کیوں قید کیا تھا اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس پہاڑی غار میں قید ہیں۔''——— صفدر نے عمران سے پوچھا۔

''لاشاما۔ تم سب کو ایک جگہ جمع رکھنا چاہتا تھا تاکہ وہ مناسب وقت

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام

پر تم سب کو میرے سامنے لا کر مجھے دھمکا سکے۔ اس کا خیال تھا کہ میں تم سب کو ہلاک ہوتے دیکھ کر گھبرا جاؤں گا اور اس کی ہر بات مان جاؤں گا اور اس نے تم سب کو جس پہاڑی میں قید کیا تھا اس کے بارے میں بھی ٹیلی پیتھی سے قادر جوشوا نے ہی مجھے بتایا تھا۔ ویسے بھی اس شیطانی ذریت کے پاس کسی انسان کو ہلاک کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ اسی لئے اس نے گرین کے ساتھیوں کو بھی جاسوسوں سے ہلاک کرایا تھا''۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''حیرت انگیز۔ واقعی اس قدر عجیب وغریب اور ناقابل یقین باتیں ہم نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ آخری لمحات میں ہی سہی۔ اگر ہم نے اس معاملے میں شرکت نہ کی ہوتی تو شاید ہمیں آپ کی کسی بات پر یقین نہ آتا''۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

''اب تو یقین آ گیا ہے نا''۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب جب سب کچھ ہمارے سامنے ہوا تھا تو ہم بھلا کیوں یقین نہیں کریں گے''۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''شکر ہے کسی نے میری بات پر یقین کیا۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ شیطان سے ہاتھ ملانے کا کہنے پر تم سب مجھے دھنک کر رکھ دو گے اور میرا سر گنجا کر دو گے''۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''مجھے بھی مس جولیا نے اور مس جولیا کو جوزف نے اگر روک نہ دیا ہوتا تو ہمارے ہاتھوں تمہارا حشر برا ہی ہونا تھا''۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

''یعنی ایک شیطان سے بچ کر میں دو شیطانوں کے ہاتھوں پٹنے والا تھا''۔۔۔۔۔ عمران نے بوکھلا کر کہا تو اس کی بات سن کر وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ جبکہ تنویر اور جولیا شیطان کہنے پر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگے۔

ختم شد

محمد ندیم
پاکستانی پوائنٹ
ڈاٹ کام